

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَجَزِّهِمْ

سکون اللہ

تحقیق حق

(جلد نمبر 1)

ولایت علی ابن ابی طالب

تالیف

محقق ڈوٹاں ظہور اختر خان روکھڑی (ایم اے)  
ضلع میانوالی

ہدیہ

-270 روپے

بیت اللہ پبلیکیشنز گلبرگ

Cell: 0333-3360786



یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں  
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

Presented by: Rana Jabir Abbas



۷۸۶

۹۲-۱۱۰

یا صاحب الزماں اور کئی



# لبیک یا حسینؑ

نذر عباس  
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

## اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad  
Sindh, Pakistan.

[www.sabelesakina.page.tl](http://www.sabelesakina.page.tl)

[sabelesakina@gmail.com](mailto:sabelesakina@gmail.com)

Contact : [jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

<http://fb.com/ranajabirabbas>

NOT FOR COMMERCIAL

[www.ziaraat.com](http://www.ziaraat.com)



ولا یتہ علی ابن ابی طالب حصنی فمن  
دخل حصنی امن من عذابی.

”ولایت علی ابن ابی طالب میرا قلعہ ہے۔ جو اس میں داخل ہو گیا  
میرے عذاب سے امان پا گیا۔“ (کلیات حدیث قدسی)

سید علی اللہ

(جلد نمبر 1)

تحقیق حق

ولایت علی ابن ابی طالب

تالیف

محقق ذہرا ظہور اختر خان روکھڑی (ایم اے)  
ضلع میانوالی

پبلیکیشنز گلبرگ

Cell: 0333-3360786



## جلد حقوق حق ناشر محفوظ ہیں

تحقیق حق (جلد اول)

نام کتاب

ظہور اختر خان روکھڑی (میانوالی)

تالیف

محمد عون عباس خان روکھڑی (میانوالی)

اہتمام اشاعت

240

صفحات

جنوری 2014ء

سن اشاعت

Murshad Graphics

ٹائٹل ڈیزائننگ

Khushi Graphics

کمپوزنگ

270 روپے

ہر

بقیہ اللہ پہلی کیشنز گجرات

ناشر

### ملفوظ کا پتہ

☆ افتخار بک ڈپو لاہور۔ القائم بک ڈپو چکوال۔ ☆ رحمت اللہ بک ایجنسی میٹھا در کراچی

☆ القائم بک ڈپو کربلا گامے شاہ لاہور۔ ☆ اسد بک ڈپو قدم گاہ مولاعلیٰ حیدر آباد

☆ ضامن بک ڈپو کربلا گامے شاہ لاہور۔ ☆ محفوظ بک ڈپو مارٹن روڈ کراچی۔

☆ محسن چوہان بک ڈپو درباری بی پاک دامن لاہور۔

☆ العباس کتب لائبریری روکھڑی ضلع میانوالی۔

☆ بخاری بک ڈپو کروڑ محل عین 0306-8668516

## فہرست

4	☆	ناؤ علیؑ
5	☆	ضروری اعلان
6	☆	ولایت علیؑ
7	☆	دُعائے معرفت امام زمانہؑ
8	☆	نذرانہ عقیدت
9	☆	انتساب
10	☆	تقریظ 1
13	☆	تقریظ 2
17	☆	ابتدائیہ
20	☆	ضروری گزارش
28	☆	قرآن اور ولایت علیؑ
77	☆	کتب اربعہ اور شہادت ثالثہ
89	☆	احادیث قدسی اور محمدؐ و آل محمدؑ کے فرمودات
		اور ولایت علیؑ اور آئمہ طاہرینؑ
124	☆	شہادت ثالثہ فی الصلوٰۃ اور مجتہدین عظام
147	☆	انتقامیہ
162	☆	حوالہ جات (اصل کتب اتوضیح المسائل)



نَادِ عَلِيًّا مِنْهُمْ الْعَجَائِبِ تَجِدُهُ  
عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ كُلِّ  
هَمٍّ وَغَمٍّ سَيُنَجِّلِي بِعَلِيٍّ بِعَلِيٍّ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

## ضروری اعلان

”یہ کتاب صرف اور صرف اُن لوگوں کے لئے ہے جنکا تعلق  
مذہب شیعہ خیر البریہ امامیہ اثنا عشریہ سے ہے دوسرے مذاہب  
کے لئے نجات نہیں۔“

مسلم رہے گا لاکھ نمازیں قضا سہی  
کافر ہے جو نماز ولایت قضا کرے

ذیہ سرپرستی

مخدوم سید محمد مرتجز بخاری  
سجادہ نشین آستانہ عالیہ بلوٹ شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

سب درباب مدینتہ العلم

ظہور اختر خان روکھڑی، ایم۔ اے



## ولایت علیؑ

سرکار ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰؐ کی رحلت کے بعد سب سے پہلی ضرب ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ پر لگائی گئی اور اس کا انکار کیا گیا اور یہی انکار آل نبیؑ کی ساری مظلومیت اور مصائب کی بنیاد بنا۔

اگر رسول اکرمؐ کے بعد ولایت علیؑ کو تسلیم کر لیا جاتا تو نہ مسجد کوفہ میں امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کو ضرب لگتی،

اور نہ ہی درپاک بی بی فاطمہ الزہراءؑ بنت رسولؐ جلتا۔

نہ مولا امام حسنؑ کے جنازہ پر تیر چلتے

نہ کربلا آل نبیؑ کے خون سے رنگین ہوتی اور نہ کوفہ و شام کے بازاروں میں رسولؐ کی پاک بیٹیوں کو ننگے سر خطبے پڑھنے پڑتے۔

کرب و بلا میں جا کے صدائے امامؑ سن

کتنی حقیقتیں ہیں اس ایک راز میں

نام علیؑ جزو عبادت نہیں تو پھر

کیا فرق ہے تیری اور شمر کی نماز میں

### خاکروب درباب مدینۃ العلم

محمد عون عباس خان (روکھڑی، ضلع میانوالی)

# دُعائے معرفتِ امام زمانہ عجل اللہ فرجه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَرَفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنَّمَا  
تُعَرِّفُنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِيَّكَ  
اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي نَبِيَّكَ فَإِنَّكَ إِنَّمَا تَعْرِفُنِي  
نَبِيَّكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي  
حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنَّمَا تَعْرِفُنِي حُجَّتَكَ  
مَلَكَتُ عَنْ دِينِي

اللهم

ترجمہ: ”اے اللہ! تو مجھے اپنی ذات کی پہچان عطا فرما پس اگر تو نے اپنی  
ذات کی پہچان عطا نہ کی تو میں نبیؑ کو پہچان نہیں سکوں گا۔ اے اللہ مجھے  
اپنے نبیؑ کی پہچان عطا کر پس اگر تو نے مجھے اپنے نبیؑ کی معرفت عطا نہ  
کی تو میں تیری حجت (امام مہدیؑ) کو نہیں پہچان سکوں گا۔ اے اللہ! مجھے  
اپنی حجت (امام مہدیؑ) کی معرفت عطا فرما پس اگر تو نے مجھے اپنی حجت  
کی معرفت عطا نہ کی تو میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔“

## نذرانہ عقیدت

انہیں یہ ضد ہے خدا سے مانگو ہمیں یہ دھن ہے علیؑ سے لیں گے  
وہ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں ہم اپنے حق پر کھڑے ہوئے ہیں  
جو کفر و شرک و منافقت کو باہم کرو تو بنے مقصر  
یہ تین تالے ہیں اُس کے دل پر جو بن کے لعنت پڑے ہوئے ہیں

## کلام

میر احمد نوید (کراچی)

دل پاک اے جسم پلید ہوئے ہووے جا پاک تے شئے ناپاک نہ رکھ  
اسلام اے دین صداقت دا اتھاں کوڑے گاں اڈراک نہ رکھ  
جے نماز ناویگھی رب دی اے تاں سجدہ کر کہیں ٹھیکوی تے  
جس دا ناں نماز وچ نہیں چیندا اُس دے پڑ دے شہر دی خاک نہ رکھ  
کنیز بتول

والدہ محمد عون عباس خان

## انتساب

میں اپنی اس پہلی کاوش کو ولایت علیؑ کی راہ کی پہلی شہیدہ دختر رسولؐ سیدہ حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا۔ اور ولایت علیؑ کے راستے کے پہلے شہید حضرت محسنؑ اور اولادِ زہراؑ کے پندرہویں صدی کے اُس عظیم مجاہد کے نام نذر کر رہا ہوں جس کے دن رات صرف اور صرف ولایت علیؑ اور عزاداری حسینؑ کے لئے وقف ہیں میری مراد باواسید قمر رضا بخاری علو والی (میانوالی) ہیں جن کی زندگی کا مقصد صرف آلِ محمدؑ کے مذہب کی تبلیغ و ترویج ہی ہے خالق رب العزت بحق محمدؑ و آلِ محمد سید قمر رضا بخاری کا سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے اور ہمیں کما حقہ اُنکی سرپرستی میں مذہبِ حقہ کی حقانیت بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے میری اس سعی کو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اپنی بارگاہِ اقدس میں قبول فرمائیں۔

ظہور اختر خان (ایم۔ اے)

موبائیل 0333-4953414

## تقریظ

تمام حمد ہے اُس اللہ کی جس نے محمد و آل محمد علیہم السلام کو لوگوں کی ہدایت کے لئے اس دُنیا میں بھیجا عرصہ ہوا وطن عزیز کی پر بہار اور وافر فضا و جمیع میں چند عاقبت نا اندیش، نام نہاد علماء نے مسموم انتشار پھیلا رکھی ہے مجھے معلوم ہے ان کا ذاتی کردار میں جانتا ہوں ان کے سزبست اسرار میں دیکھ رہا ہوں ان کی اندرونی اور بیرونی سرگرمیاں ان کا علمی احاطہ ان کا علمی حدود اربعہ اور روزمرہ کا مطالعہ تاریخ و حدیث ان کا انداز تعلیم و تدریس ان کی افکار کی پرواز ان کے انجام کا آغاز سب کچھ میری نگاہوں میں ہے۔ ان بے حییت افراد نے سر پر عمامے بدن پر قبائیں ماتھے پر محراب جہاں کھے ہیں کھلوانے کو یہ علماء ہیں مگر در حقیقت ان میں پانچ منٹ تک بیٹھنے والا معمولی سمجھ بوجھ کا انسان یہی نتیجہ لے کر نکلتا ہے کہ یہاں جہالت کے ہوا کچھ بھی نہیں یہ لکیر کے فقیر، لوگوں کی اصلاح کرتے کرتے قوم کو انتشار کے حوالے کر بیٹھے اور انہیں اپنی غلطی کا احساس تک نہیں تو حید کے پردے میں نبوت اور نبوت کے پردے میں ولایت و امامت کی توہین ان کا محبوب مشغلہ ہے اصلاح کے نام پر عزاداری میں کیڑے نکالنا، منبر حسینؑ پر بیٹھ کر امام حسینؑ کی توہین کرنا اور یزید کی وکالت کرنا، سادات کی تحقیر کرنا، فضائل آل محمدؐ میں شک کرنا ان کا پسندیدہ عمل ہے اس سے بڑھ کر نا انصافی کیا ہوگی تم اور نجف سے طالب علمی کا شہر یہ لیتے ہیں اور قوم سے پرنسپلی کی تجوہ کیا اب بھی عدالت مشکوک نہ ہے کیا اب بھی آپ کی نمازیں دُرست نہ ہوں گی افسوس کی بات ہے جس ولایت علیؑ کے بغیر اللہ کسی عمل کرنے والے کا کوئی عمل بھی قبول نہیں کرتا نہ نماز نہ روزہ نہ کوئی اور عبادت (فرمان مصوم) اُسی ولایت کو مکمل نماز کہہ رہے ہیں۔ یہ

دُشمنانِ آلِ رسولِ سقیفہ کے پیر و کاروں کے پیچھے نماز پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں لیکن ولایت کا اقرار کرنے والوں کے پیچھے ان کی نماز نہیں ہوتی حالانکہ وسائلِ الشیعہ میں امام کا فرمان موجود ہے کہ سوائے اہلِ ولایت کے کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو حق تو یہ تھا اپنی نمازوں کی قضا پڑھتے مگر اہلِ ولایت کی نمازوں کو باطل کہا اب تو الحمد للہ پاکستان کے ہر شہر میں ولایت علیؑ درتہد نماز پڑھی جا رہی ہے اور ایران کے بھی تمام مراجع تحریر کر چکے ہیں اور لائقِ صد تحسین ہیں وہ علماء کرام جنہوں نے مقصرین کی پرواہ کئے بغیر اس کے وجوب کا فتویٰ صادر کیا جیسے علامہ غلام رضا باقری نجفی نے اپنی کتاب انوار الہدایہ صفحہ 345 پر تحریر فرمایا کہ شہادتین (دو گواہیوں) کے ساتھ ولایت علیؑ کی گواہی دینا واجب ہے اور یہ دو گواہیوں کے ساتھ لازم و ملزوم ہے۔ اسی طرح آغا خونی کا فتویٰ صراطِ الحجۃ جلد اول میں موجود ہے کہ اگر کوئی شخص اسے واجب سمجھ کر پڑھتا ہے یا مستحب یا نہ جانتے ہوئے کہ واجب ہے یا مستحب لیکن تشہد میں اس کی گواہی دیتا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے۔ صراطِ الحجۃ جلد اول۔ طبع قم۔ تالیف آغا خونی اسی طرح علامہ عباس قمی ہاشمی لکھتے ہیں کہ درتہد نماز واجب است کہ انسان شہادت بولایت علیؑ و اولاد علیؑ بدھید۔ (مشائخ امیر المومنین صفحہ 102) طبع ایران۔ علامہ قاضی سعید الرحمن علوی فرماتے ہیں جو پیش نماز ولایت کی گواہی نہ دے تو اسے اپنی مسجد میں نہ رکھیں کیونکہ وہ بچوں کے عقیدے خراب کر دے گا۔ علامہ ثار عباس جہادی اپنی کتاب اکمال الدین میں فرماتے ہیں ولایت علیؑ کی گواہی تشہد میں واجب ہے اس کے بغیر جب رسول کی رسالت قبول نہیں تو مولویوں کی نمازیں کیسے قبول ہوں گی۔ علامہ اعظم عباس حیدری صاحب نے بھی تشہد میں علیؑ ولی اللہ کو واجب تحریر فرمایا ہے اور کم از کم چار معصوم اماموں سے تشہد میں علیؑ ولی اللہ نقل کیا ہے اور 58 مجتہدین کے فتاویٰ تحریر کیے ہیں۔ ہمیں نے خود نماز جمعہ صغریہ میں 92 حوالہ جات قرآن حدیث اور تفسیر



کے علاوہ علماء مجتہدین کے حوالہ جات تحریر کیے ہیں اور میرے استاد محترم علامہ سید فضل عباس نقوی جو کہ جامع صاحب الزمان گلگشت کالونی ملتان کے پرنسپل ہیں آپ نے بھی ایک نایاب کتاب ”شہادت ولایت علیؑ ناقابل تردید حقیقت“ میں ولایت علیؑ در تشہد نماز واجب تحریر کیا اور استاذی المکرم علامہ السید محبت حسین نقوی نے ہمارا مشن میں شہادت ثالث کو تشہد نماز میں واجب تحریر کیا۔ اب بھی میرے سامنے مختلف علماء کرام کی 110 کتب پڑی ہیں جن میں تشہد میں شہادت ثالث موجود ہے۔ کسی نے ذکر، لکھا کسی نے سنت، کسی نے مستحب، کسی نے جزو تشہد کسی نے واجب و لازم لکھا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بحق محمد و آل محمدؐ محترم ظہور خان صاحب کی اس تحقیق اور علمی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اس کتاب میں محترم خان صاحب نے احکامات دین کی مختصر مگر جامع وضاحت تحریر کی ہے تاکہ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو یہ موجودہ وقت کی ایک اہم ضرورت تھی کہ جس کی تکمیل کے لئے امام زمانہؑ نے محترم خاں صاحب کا انتخاب کیا اور انہیں آپ تک ولایت علیؑ کی کتاب پہنچانے کی سعادت عظیم بخشی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم ظہور خان صاحب کی توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے اور ہمارے آقا و مولا سرکارِ ولی العصر عجّل اللہ فرجہ الشریف کا جلد ظہور فرمائے تاکہ مولا امیر کائنات علیؑ و مولا ولی کی ولایت کا اعلان عام ہو خانہ کعبہ کے محراب سے لے کر ہر مسجد منبر سے علیؑ ولی اللہ کی صدا آئے۔

العجل العجل یا عظم آل محمدؐ العجل

دعا گو۔۔۔

علامہ زوار محمد اکبر قریشی۔ فاضل قم

خطیب جامع مسجد و امام بارگاہ سجاد یہ کوٹ محمد ذریہ غازی خان

# 0302-8821214, # 0342-8894212

# تقریظ

باواسید قمر رضا بخاری سربراہ ماتمی سنگت غلامان سجاد میا نوالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہے چہارہ معصومینؑ کے خالق کیلئے۔ جس نے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کو ولایت عطا فرما کر اپنے گھر کعبہ میں نازل فرمایا۔ درود سلام ہے۔ مقصد خلقت کائنات سرکار محمد مصطفیٰؐ اور انکی طیب و طاہر حضرت پر۔ سلام ہو کر بلا کے شہداء، خاندانِ تطہیر اور صالحین پر۔ کتاب مستطاب ”شہادت ثالثہ در صلوة“ پیارے بھائی ظہور اختر خان کی خاندانِ تطہیر سے موذت کامنہ بولنا ثبوت ہے۔

روز اُلت جن ارواح نے ولایت امیر المومنینؑ کو قبول کیا۔ بقول حضرت باقر العلوم علیہ السلام وہ خوش بخت ہیں۔ ظہور اختر خان بھی اُن خوش نصیب موالیوں میں سے ایک ہیں۔ زندگی کی پہلی ملاقات 1979ء میں گورنمنٹ ڈگری کالج میا نوالی میں ہوئی۔ پہلی ہی ملاقات میں ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ کا جو ہر اصول موتی ظہور اختر خان کی دل کی دھڑکن سے نکل کر زبان سے ظاہر ہو رہا تھا۔ انہی ملاقاتوں کے دوران ظہور اختر خان نے مجھے 20 سوالات لکھ کر دیئے جو کہ مجھے آج تک یاد ہیں۔ کہ ان سوالات کے جوابات چاہیں۔ وہ سوالات ولایت امیر المومنینؑ کے حوالہ سے تھے۔ دن گزر رہے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ مجالس سننے اور پڑھنے کا سلسلہ بڑھتا گیا کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید ظہور اختر خان عقائد کے حوالہ سے قمر رضا بخاری سے متاثر ہے۔ لیکن خدا گواہ

ہے۔ خود مجھے عقائد میں پچھلی اور مشن کی کاوشوں میں ظہور اختر خان کی ذات سے ڈھارس ملی۔

ولایت امیر المومنین اصول دین سے ہے۔ اعلان ولایت پر بقول قرآن کریم دین کی تکمیل ہوئی۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی محنت کو سر ثقیلیٹ ملاحت ایسی مکمل ہوئی۔ بغیر اعلان ولایت اللہ کے محبوب اور مقصد خلقت کائنات کی 23 سال کی محنت اور تبلیغ دین سے خالق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی نہیں۔

جو یہ کہہ دیتے ہیں کہ مصومین نے شہادت ثالثہ کو پڑھا ہے۔؟ تو ظہور اختر خان نے ثبوت کے طور پر ڈھیر لگادیے ہیں۔ جب ہمارے لئے ”لقد کان لکم فی رسول اللہ اُمر وہ حسنہ“ کے مصداق نے اپنے والدین جیسی شخصیات کو اپنے مزارات سے اٹھا کر اعلان ولایت کے لئے کہا ابھی تو خم غدیر کا واقعہ ہی نہ ہوا تھا۔

(منہجی الاعمال۔ شیخ عباس قمی۔ ترجمہ: احسن المقال، علامہ صدر حسین نجفی جلد اول)  
سرکار حسن مجتبیٰ اس دایرہ فانی سے رخصت ہوئے تو آخری الفاظ میں اللہ وحدہ لا شریک کی توحید سرکار مصطفیٰ کی نبوت اور امیر المومنین کی ولایت کی گواہی دی۔

(معالی السبطین)  
جب خدا۔ محسن انبیاء سرکار امام حسین علیہ السلام کے مایہ ناز مجاہد اور وکیل شہید کوفہ واقعہ کربلا کے پہلے شہید حضرت امیر مسلم نے مولا کی وکالت کرتے ہوئے عبید اللہ ابن زیاد کے دربار میں زنجیروں میں پابند ہوتے ہوئے۔ سر پر لٹکتی تلواریں کے سایہ میں سراونچا کر کے توحید۔ رسالت اور ولایت علی ابن ابی طالب کی بہ آواز بلند گواہی دی۔ (مقتل حسین ابی جعفر جلد اول) مقتل کی ابتدائی اور مستند کتب میں سے ہے کبھی سوال ہوتا ہے۔ قرآن سے ثبوت دو۔ کبھی فرمان مصوم۔ کتب اربعہ کبھی کسی

عالم دین مجتہد کی توضیح المسائل کا حوالہ مانگا جاتا ہے۔ تو اس حوالہ سے قرآن کی آیات۔ احادیث رسولؐ۔ فرامینِ آئمہ اطہارؑ۔ مذہبِ حقہ کی مستند کتب۔ کتبِ اربعہ۔ اہل سنت کی مشہور کتب کے بے شمار حوالہ جات اس کتاب میں موجود ہیں جب علماء دین اور مجتہدین کا سوال ہوتا ہے۔ تو 30 مجتہدین کے فتاویٰ کی نقولات شامل کر کے اس بات کو بھی توجہ نہیں چھوڑا گیا۔

دن رات کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔ جو عشقِ ولایت میں سرشار ہونے کا ثبوت ہے سلام ہے اُن لوگوں کی محنتوں کو جنہوں نے مشکل ترین حالات میں پیغامِ حق و لاہجہ امیر المومنینؑ کو ہمارے تک پہنچایا۔ 40 ہجری امیر المومنینؑ کی شہادت ہوئی اور 130 ہجری ہارون الرشید عباسی کے دور میں صرف 90 سال کے بعد حالتِ یہ تھی کہ قبرِ امیر المومنینؑ کی نشاندہی کرنا واجبِ القتل جرم تھا۔

نوے سالہ بزرگ ہارون الرشید عباسی سے کہتا ہے کہ سامنے موجود ٹیلے کی حقیقت بتاؤں تو مجھے قتل تو نہیں کیا جائے گا۔ ان حالات سے گزر کر مشنِ ولایت و عزاداری ہم تک پہنچانا معمولی کام نہ تھا۔ جو یہ کہتے ہیں کہ دورِ مصومینؑ میں۔ بیاگ دہل پڑھا جاتا تھا۔ ان حالات میں کیسے ممکن تھا۔ تقاریر کے ذریعے اور ملاقاتوں میں ولایت امیر المومنینؑ بیان کرنا بلاشبہ جہاد اور ثوابِ عظیم ہے۔ لیکن تحریر کی شکل میں آنے والی نسلوں تک اس مقدس مشن اور پیغام کو پہنچانا ایک ضروری عمل ہے۔ جس کو ادا کرنے کی سعادت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہورِ اختر خان کو نصیب ہوئی ہے۔ جو آئندہ نسلوں کی راہنمائی کرتی رہے گی۔ انشاء اللہ۔

ظہورِ اختر خان نے خالصتاً سنی محبوبِ کبریا اور سنی مصومین پر عمل کیا ہے۔ عبد اللہ ابن مسعود کو سرکارِ رسالت نے فرمایا۔ جس طرح علی ابن ابی طالبؑ پر میری رسالت کا

اقرار اللہ کی طرف سے واجب ہے اُسی طرح مجھ ذاتِ مصطفیٰ پر ولایت امیر المومنین کا اقرار واجب ہے۔ اور صادق آل محمد کا فرمان ہے کہ مجھے اولاد علیؑ ہونے سے زیادہ ولایت علیؑ علیہ السلام پر قائم ہونے پر فخر ہے۔ کیونکہ اولاد علیؑ علیہ السلام ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف مجھ پر انعام ہے اور ولایت علیؑ کا اقرار اللہ کی طرف سے مجھ پر واجب ہے۔ یعنی اس اقرار کا اظہار و تبلیغ سنتِ مصطفیٰؐ سنتِ آئمہ معصومینؑ ہے۔

خداوند کریم ظہور اختر خان کی اس عظیم محنت کو قبول فرمائے۔

ذاتِ مصطفیٰؐ۔ ذاتِ امیر المومنینؑ۔ (چہارہ معصومینؑ) بالخصوص سرکارِ حجۃ کے حضور اس کاوش کو شرفِ قبولیت نصیب ہو۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ظہور اختر خان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور دیگر کتب عزاداری مظلوم کربلا اور حرمتِ سادات سے جو تحریر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اُن میں کامیاب فرمائے۔ اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ عمرِ دراز عطا فرمائے۔ اور محسنِ عباس خان کو باپ کے نقشب قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دُعا گو: سید قمر رضا بخاری علو والی (میانوالی)



## بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے وقت اب بھی کر لے ولائے علی قبول  
شاید تیری یہ سانس کہیں آخری نہ ہو

حمد و ثنا ہے اس خدائے لم یزل بزرگ برتر عزوجل کی جس نے اپنی قدرت کا بلبلہ  
سے کائنات کو خلق فرمایا اور انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔ درود سلام ہے محمد و آل محمد کے  
لئے جو خلق کائنات کا سبب بنے۔

قرآن سے لیکر فرمانِ معصوم اور اخبار سے لیکر تفسیر تک نیز کتب اربعہ سے لیکر نوح  
البلاغہ تک یہ بات روزِ روش کی طرح عیاں ہے کہ محمد و آل محمد کی مودت و معرفت تحقیق  
سے زیادہ توفیق کی مرہونِ منت ہے۔ جیسا کہ باب مدینۃ العلم نے نوح البلاغہ  
میں فرمایا۔

لیس العلم بکثرة التعلم العلم نور یقذفہ اللہ فی قلب  
من یشاء۔ (حضرت علیؑ - نوح البلاغہ)

ترجمہ۔ علم زیادہ پڑھنے سے نہیں آتا علم ایک نور ہے اللہ تعالیٰ جس کے دل میں چاہتا ہے  
ڈال دیتا ہے۔



بہت عرصہ پہلے کی بات ہے کہ ایک روز روکھڑی بعد از اختتام مجلس عزاء قبلہ سید امیر عباس نقوی خلیب توت پٹری کھپ نے فرمایا کہ ظہور عباس خان آپ کے پاس کتب کا کافی ذخیرہ ہے کچھ وقت نکال کر ولایت علیؑ اور یا علیؑ مدد پر ایک کتاب لکھنی چاہیے۔ میں نے عرض کی قبلہ میں حاضر ہوں آپ یہ کام کریں میں کتب اور حوالہ جات آپ کو فراہم کروں گا شوی قسمت قبلہ سید امیر عباس نقوی کی یہ خواہش اچانک بیماری کے لاحق ہونے کی وجہ سے پوری نہ ہو سکی اور وہ ہمیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئے۔

خدائے لم یزل بحق محمد و آل محمدؐ قبلہ سید امیر عباس نقوی کو سایہ لوائے حمد نصیب فرمائے اور اُن کے فرزند سید مرید عمران نقوی کو اپنے والد محترم کے نقش قدم پر چلنے اور اُن کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب جبکہ قبلہ سید قمر رضا بخاری کے بار بار حکم سے سرکار امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خاص تائید سے بندہ ناچیز نے اس کام کا آغاز شروع کر دیا ہے تو یقیناً چودہ مصومین اپنے اس حقیر کی نصرت فرمائیں گے۔

کتاب کنز العمال حدیث نمبر 28,951 جو شخص مجھ سے ایک علمی بات یا میری ایک حدیث تحریر کرے گا تو جب تک وہ علم اور حدیث باقی رہیں گے اُس کے لئے اجر لکھا جاتا رہے گا۔

کتاب بحار الانوار جلد نمبر 198 فرمان صادق آل محمدؐ ہے کہ جب کوئی مومن مرنے جائے اور ترکہ میں کوئی ایسا کاغذ چھوڑ جائے جس پر عملی بات تحریر ہو تو بروز قیامت وہی کاغذ اس کے اور جہنم کے درمیان پردے کا کام دے گا خدا وچہ کریم اُسے اُس کاغذ پر لکھے ہوئے ہر ایک حرف کے بدلے بہشت میں ایک گھر عطا فرمائے گا جس کی وسعت اس دُنیا سے سات گناہ زیادہ ہوگی۔

کتاب عوالم العلوم جلد 3 صفحہ نمبر 294 طبع ایران۔

عالم کے لئے بہترین علم روزِ آخرت کے لئے یہ ہے کہ وہ ہمارے محب مومن کو دشمن خدا اور رسول ناموسی سے بچالے ایسے عالم کو فرشتے روزِ محشر اپنے پروں پر اٹھا کر کہیں گے مرجا مرجا تیرے لئے خوشخبری ہے کہ تو نے ایک نیک اور سادہ لوح مومن کو کتوں سے بچالیا۔ انہی حقائق اور احکامات کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ کیا کہ درج ذیل موضوعات پر قلم اٹھائی جائے۔

- (1) ولایت علیؑ شہادتِ ثالثہ
  - (2) عظمتِ سادات
  - (3) یا علیؑ مدد
  - (4) عزاداری امام حسینؑ و ماتم امام حسین علیہ السلام
  - (5) معجزہ اور محمدؐ و آلِ محمدؐ
- اس وقت تحقیق حق کی جلد نمبر 1، عنوان شہادتِ ثالثہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔



## ضروری گذارش

خالق کائنات اپنی بے عیب کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۱۵

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ -

ترجمہ:- اور کوئی بوجھ اٹھانے والا (فلس) دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔

ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے عقل سلیم سے نوازا اور عبادت فرض بھی عاقل و بالغ پر کی تاکہ بالغ و عاقل اپنی عقل سے حکم خدا کے مطابق دین میں تدبیر اور سمجھ بوجھ حاصل کرنے کے بعد خالق حقیقی کی عبادت کرے۔

### عبادت کیا ہے

عبادت فی لغت اطاعت و اطاعتہ فی لغت عبادت۔

عبادت کے معنی لغت میں اطاعت کے ہیں اور اطاعت کے معنی لغت میں عبادت کے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے خلق فرمایا۔ اور قرآن مجید میں خلقت پر مکتو کرتے ہوئے فرمایا سورت الذریات آیت نمبر 56۔

ما خلقت الجن والانس الا ليعبدون۔

”میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اور صرف عبادت کے لئے خلق کیا۔“

## عبادت

علماء کا اتفاق ہے کہ اپنی چاہت کو انسان ترک کر کے جب اللہ کی چاہت کے مطابق زندگی گزارے تو اسے عبادت کہتے ہیں۔

## عبادت کی شرائط

عبادت کی صرف ایک ہی شرط ہے کہ جب تک عابد کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا خالق و معبود کون ہے تو وہ عبادت کو انجام دینے کی اہلیت نہیں رکھ سکتا لہذا سب سے پہلا فریضہ یہ ہے کہ ہر عابد بلکہ ہر انسان اپنے رب حقیقی کی معرفت حاصل کرے۔

## علم اور معرفت میں فرق

الحلم ادراک حقیقۃ الشی -

ترجمہ: علم کے معنی ہیں کہ کسی چیز کی حقیقت کو جاننا اور معرفت المعرفۃ ادراک حقیقۃ الشی بآثارہ۔ معرفت کا مطلب ہے کسی چیز کی حقیقت کو اس کے اسباب (نشانیوں) سے جاننا۔ کسی اثر کی وجہ سے حقیقت کا علم حاصل کرنا۔ اب انسان میں اتنی اہلیت کہاں کہ وہ اپنے رب کی معرفت کلی حاصل کر سکے۔  
رب ذوالجلال کی کونہ حقیقت تک کونہ رسائی ممکن بھی نہیں۔

علامہ محمد باقر مجلسیؒ اپنے رسالہ اعتقاد لیسلیہ میں رقم طراز ہیں کہ وان لا یسکن الوصول الی کنہ ذاته او صفاته۔ خدائے لم یزل و بزرگ و برتر کی ذات اور صفات کی اصل حقیقت تک رسائی ممکن ہی نہیں ہے۔ بلکہ رسالہ اعتقاد یہ میں علامہ شیخ بہائیؒ لکھتے ہیں وان کنہ ذاته مما لا تصل الیہ العقول و

الافکار۔ خداوند عالم کی کنہ ذات تک عقول و افکار کی رسائی نہیں ہو سکتی۔

قرآن مجید میں ارشاد رب العزت ہے کہ لا یحیطون بہ علماً۔  
لوگ خداوند کریم کی کنہ ذات کا احاطہ علمی نہیں کر سکتے۔

سرکار محمد مصطفیٰؐ و مابین کے مصداق نبی فرماتے ہیں کہ ان اللہ  
اختجب عن العقول کما احتجب عن الابصار و ان الملا  
علی یطلبونہ کما تطلبون۔ اللہ تعالیٰ کی ذات عقل و فہم سے اس طرح بچا  
اور پوشیدہ ہے جس طرح آنکھوں سے مخفی ہے اور عالم ہالا کی مخلوق بھی اُسے اسی طرح تلاش  
کرتی ہے جس طرح تم اُسے تلاش کرتے ہو۔

سرکار حضرت امام محمد باقرؑ کتاب شرح اصول کافی میں ارشاد فرماتے ہیں کہ۔

ان کل ما تصورہ احد فی عقلہ او وہمہ او خیالہ فا  
اللہ سبعانہ غیرہ و ورائہ لائہ مخلوق و المخلوق لایکون  
من صفات الخالق۔

ترجمہ:- جو شخص اپنے عقل و فہم یا خیال میں خدا کی ذات کا کوئی خیالی تصور قائم کرے تو  
اُسے سمجھ لینا چاہیے کہ خدا اُس کے علاوہ کچھ اور ہے کیونکہ جو کچھ اُس کے ذہن میں آجائے  
وہ اس کے ذہن کی مخلوق ہے مگر خدا خالق ہے مخلوق نہیں ہے۔

معرفت خداوندی حاصل کرنے سے مراد یہ ہے کہ طاقت بشری کے مطابق  
اُس کی صفات و کمالات پر اطلاع حاصل کی جائے لیکن جہاں تک اُس کی اصل ذات کی  
حقیقت معلوم کرنے کا تعلق ہے اس میں غیر تو غیر خود ملائکہ مقررین اور انبیاء مرسلین بھی  
اس کا دعویٰ نہیں کر سکتے خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہم خدائے ذوالجلال کی معرفت کا حق ادا  
نہیں کر سکتے۔

آب ذرا غور کیجئے کہ ہم سب کی خلقت کا مقصد صرف اور صرف عبادت ہے و ما خلقت الجن والانس الا ليعبدون۔ عبادت معرفت خداوندی کے بغیر ہو نہیں سکتی۔ تو ہم کیا کریں۔

قرآن مجید کا واضح حکم ہے کہ

فصلوا اهل الذکرہ۔ سوال کرنا ہے تو اہل ذکر سے کرو۔

آؤ اہل کراہی ذکر تلاش کرتے ہیں۔ تفاسیر آئمہ سے لیکر اہلسنت والجماعت کی تفاسیر تک ہر کسی نے آل محمدؐ کو ہی اہل ذکر کہا ہے۔

جب ہم اہل ذکر کی طرف رجوع کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ و ما خلقت الجن والانس الا ليعبدون۔ کا مطلب ہی معرفت حاصل کرنا ہے۔

### حوالہ جات

(1)۔ تفسیر البرہان جلد 2 صفحہ نمبر 52

(2)۔ اصول کافی کتاب التوحید جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 196

(3)۔ تفسیر عیاشی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 42

(4)۔ بحار الانوار جلد نمبر 19 صفحہ نمبر 63

(5)۔ تفسیر الصافی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 628

(6)۔ تفسیر مرآۃ الانوار صفحہ نمبر 22

محمد بن یعقوب عن الحسن بن محمد الا شعری و  
محمد بن یحییٰ جمیعاً عن احمد بن محمد بن یحییٰ عن  
اسحق بن سعد ان بن سلم عن معاویہ بن عمار عن ابی عبد  
اللہ فی قول اللہ عزوجل۔



وَاللّٰهُ اِلٰهَ سَمَاءِ الْحَسَنِ فَادْعُوْهُ بِهَا قَالَتْ نَحْنُ وَاللّٰهُ اِلٰهَ سَمَاءِ الْحَسَنِ الَّتِي لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الْعِبَادِ اِلَّا بِمَعْرِفَتِنَا هـ ۔

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ خداوند کا قرآن مجید کریم میں ارشاد ہے اور اللہ کیلئے ہیں اسماء الحسنیٰ (خوبصورت نام) اللہ کو نیکانا ہو تو اُن کے ذریعے پکارو اللہ کی قسم ہم اسماء الحسنیٰ ہیں۔ ہماری معرفت کے بغیر اللہ کسی کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا۔

کتاب بحار الانوار میں حضرت امام محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا۔

بِتَا عَرَفَ اللّٰهُ وَبِتَا وَحْدَ اللّٰهُ وَبِتَا عَبْدَ اللّٰهِ ۔

ہمارے ہی ذریعہ سے خدا کی معرفت ہوئی ہمارے ہی ذریعہ خدا کی توحید بیان ہوئی اور ہمارے ہی ذریعہ خدا کی عبادت عام ہوئی ۔

## نتیجہ

خداوند عالم نے (وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ) انسانوں کو فقط معرفتِ مصومین کے لئے خلق فرمایا ہے۔

اگر ہمیں ان ہستیوں یعنی آلِ محمدؑ کی کما حقہ معرفت ہے تو پھر ہمارا ہر عمل ہمارا خداوندی میں قابلِ قبول ہے بصورتِ دیگر سب اعمال رائیگاں ہیں۔

اس دعوتِ فکر کیساتھ گزارشِ عبد علیؑ اختتام کو پہنچی ہے کہ غور کرو، تدبیر حاصل کرو الٰہی ذکر سے پوچھو۔

(1) کتاب جواہر السینہ شیخ خزعلی صفحہ 524

(2) کواکب معینہ محمد حسین ذکوی صفحہ (حدیث قدسیہ) 480

(3) کشف المحجبین علامہ حلی صفحہ 82

(4) تفسیر کشاف

(5) انوار القرآن سید راحت حسین سہارنپوری

(6) المشارق الانوار الحقین حافظہ جب علی البسری صفحہ اردو 152 عربی صفحہ 145

(7) کوكب ذری، صالح محمد کشتی حنفی صفحہ 163

(8) درج بالا کتب کے علاوہ اکمال الدین بولایہ امیر المومنین الطوبی سید ابو محمد نقوی۔

تفسیر حدی المصنفین وغیرہ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

### حدیث قدسی

عن الرب العلی انه قال لا دخل الجنته من اطاع

علیا وان عصانی ولا دخل النار من عصاء وان اطاعنی -

ترجمہ:- میں اُسے جنت میں داخل کروں گا جو علیؑ کا اطاعت گزار ہو۔ میرا چاہے گنہگار

ہی کیوں نہ ہو۔ اور میں جہنم میں داخل کروں گا اُسکو جو میرا چاہے اطاعت گزار ہو لیکن علیؑ

”کا دشمن ہو۔“

کتاب القطرہ 1 جلد صفحہ 165

حضرت ابن عباسؓ رسول خداؐ سے روایت کرتے ہیں۔

لا بعدب الله هذا الخلق الا بذنوب العلماء الذين

يكتسبون الحق من فضل علي وعترته -

ترجمہ:- خداوند تعالیٰ مخلوق پر عذاب اُن علماء کے گناہوں کی وجہ سے نازل کرتا ہے جو علیؑ

”اور اولاد علیؑ کے فضائل کو چمپاتے ہیں۔“

کتاب ثواب الاعمال وعقاب الاعمال۔ شیخ صدوق (طبع ایران) صفحہ نمبر

453 حدیث نمبر 17۔

فرمان امام محمد باقر علیہ السلام۔

يقول ان عدو علي لا يخرج من الدنيا حتى يجمع  
جرعته من الجهيم وقال سواء علي من خالف هذا الامر  
صلى اوزنى۔

جونہی دشمن علیؑ دنیا سے جاتا ہے تو اُسے جہنم کے کھولتے ہوئے پانی کا گھونٹ  
پلایا جاتا ہے۔

دشمن علیؑ کے لئے فرق نہیں ہے کہ وہ نماز پڑھے یا نہ کرے۔

## منکران ولایت کی طرف سے اعتراضات

ولایت علیؑ کی کواہی۔ تشہد نماز میں چودہویں صدی کے چند شریعتی مفسرین  
اختراع ہے اس کا کہیں کوئی وجود نہیں۔

## اہل عقل کو دعوت فکر

کسی بھی اسلامی دینی مسئلہ کو سمجھنے کے لیے کیا بھی چند اصول نہیں ہیں۔

(1) قرآن مجید سے تلاش کیا جائے کہ اللہ کی بے عیب کتاب کا دعویٰ ہے

ولا رطب ولا يابس الا في كتاب مبين۔

(2) حدیث قدسی ہو۔

(3) حدیث رسولؐ میں ہو۔

(4) مذاہب کی بنیادی کتابیں مثلاً اہلسنت کے لیے صحاح ستہ اور شیعہ اثنا عشری کے لیے کتب اربعہ۔

(5) آئمہ جو بھی جس فقہ مذہب کے ہیں ان کا حکم تلاش کیا جائے۔

(6) فقہ کی کتابوں میں یعنی شیعہ اثنا عشریہ کے لیے توضیح المسائل۔ مجتہدین کے رسائل۔ اخبار اور مسائل کی کتابوں میں ہو۔

## ضروری بات

فیصلہ آپ کے ہاتھوں آپ کا اپنا یا کتاب کے معنف پر اعتراض کر کے اُسے مذاہب کا حصہ نہ مانو یا اگر معنف کتاب آپ کے مذاہب کا ستون اور اہم ہے تو اسکی بات مانو۔



# قرآن اور ولایت علیؑ

آیت نمبر 1۔

فاذن مؤذن بینہم ان لعنتہ اللہ علی الظالمین۔ ا  
لذین یصدون عن سبیل اللہ ویبغون ما عوجا وہم با  
لاخرة کفرون۔ (سورہ اعراف آیت ۳۵-۳۴)  
ترجمہ:-

ایک ہد کرنے والا اُن کے درمیان میں یہ ہد کرے گا کہ خدا کی لعنت ہو  
خالموں پر (ایسے خالم) جو لوگوں کو خدا کے راستے سے روکتے ہیں اور (اُن کے دلوں میں  
شہوات ڈال کر اس (راستے) کو ٹیڑھا دکھاتے ہیں اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔  
تفسیر نمونہ جلد 6 صفحہ نمبر 161 تا 162 جن علماء مجتہدین نے یہ تفسیر لکھی۔

(1) حجتہ الاسلام والمسلمین آقائے محمد رضا آشتیانی

(2) حجتہ الاسلام والمسلمین آقائی محمد جعفر امامی

(3) حجتہ الاسلام والمسلمین آقائی داؤد والہامی

(4) حجتہ الاسلام والمسلمین آقائی اسد اللہ ایمانی

(5) حجتہ الاسلام والمسلمین آقائی عبدالرسول حسنی

(6) حجتہ الاسلام والمسلمین آقائی سید حسن شجاعی

(7) حجتہ الاسلام والمسلمین آقائی سید نور اللہ طباطبائی

(8) حجت الاسلام والسلمين آقائي محمود عبداللهي

(9) حجت الاسلام والسلمين آقائي محسن قراشي

(10) حجت الاسلام والسلمين آقائي محمد عري

(11) استاذ محقق آيت الله مير مكارم شيرازي۔

## تفسير

### يہ ندا کرنے والا کون ہے

يہاں پر ايك سوال پيدا ہوتا ہے کہ يہ مؤذن (ندا کرنے والا) جو اس طرح سے ندا کرے گا کہ اس کی آواز سب اہل محضر سن لیں گے اور اس طرح تمام اہل محضر پر اس کا تفوق و برتری ظاہر ہوگی۔  
کون ہے۔

آيت سے تو کچھ نہیں کہتا لیکن اسلامی روایات میں مذکورہ آيت کی تفسیر میں زیادہ یہ وارد ہوا ہے کہ اس سے مراد حضرت امیر المومنین ہیں۔

چنانچہ ابو القاسم حکانی جو اہل سنت کے علماء میں سے ہیں اپنی سند کے ساتھ محمد حنفیہ سے اور وہ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نیز اسی طرح اپنی سند سے ابن عباس سے نقل کرتے ہیں۔

قرآن میں حضرت علیؑ علیہ السلام کے کچھ نام ہیں جن کو لوگ نہیں جانتے ان میں سے ايك نام آپ کا مؤذن بھی ہے جو اس آيت 'فاذن مؤذن بینہم' میں آیا ہے علیؑ علیہ السلام ہیں جو یہ ندا کریں گے اور کہیں گے۔



## الا لعنة الله على الذين كذبوا بولايتي وا

ستخفوا بحقى ۔

اللہ کی لعنت ہو ان لوگوں پر جنہوں نے میری ولایت کو جھٹلایا اور میرے حق کو سبک سمجھا۔ (تفسیر البیان میں بھی ایسی ہی تفسیر ہے)

شیعہ طریقوں سے بھی اس بارے میں متعدد حدیثیں وارد ہوئی ہیں جیسا کہ جناب صدوقؑ نے اپنی سند کے ساتھ امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جنگ نہردان سے واپسی کے موقع پر حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ایک خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا۔

”وہ دنیا و آخرت میں عدا کرنے والا میں ہوں جس کا خدا نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے کہ فاذن مؤذن بیدہم ان لعنتہ اللہ علی الظالمین۔ میں وہ روز قیامت کا مؤذن ہوں نیز اللہ نے فرمایا ہے واذن من اللہ ورسولہ۔ حج کے موقع پر عدا اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ہر ایک کے کان میں پہنچ جائے یہ عدا کرنے والا بھی میرے علاوہ کوئی دوسرا نہ تھا۔

==۲==

من کتاب البرہان فی تفسیر القرآن العلامة السیّد

ہاشم بن السید سلیمان بن سید اسماعیل بن سید عبد الجواد العیسیٰ

البحرانی (1107ء) صفحہ نمبر 17، جلد نمبر 2 کتاب وسائل شیعہ شیخ حر عاملی۔ ترجمہ

مسائل شیعہ محمد حسین ذہکو۔ (سرکودھا)

سعد بن ابی سعید البقیعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو

کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہر نماز کے وقت جب یہ منکر لوگ پڑھتے ہیں تو رحمت کی بجائے ان پر

خدا کی لعنت نازل ہوتی ہے جس نے کہا نہیں آپ پر قربان جاؤں ایسا کیوں ہے فرمایا اس لئے کہ یہ لوگ ہمارے حق کا انکار کرتے ہیں اور ہمیں بھڑلاتے ہیں۔

ابن بابویہ قال حدثنا الوا لعباس محمد بن ابراهيم بن اسحق الطالقاني قال حدثنا عبد العزيز بن يعيسى بالبصرة قال حدثني المغيرة بن محمد قال حدثنا زجاء بن سلمه عن عمرو بن شمر عن جابر الجعفي عن ابي جعفر محمد بن علي صلوات الله عليه قال خطب امير المؤمنين علي بن ابي طالب بالكو فنه منصرفه من النهروان وبلغه ان معويته يبه ويعبيه و يقتل ا معايه فقام خطيب و ذكرنا لفطيته الى ان قال فيها و انا المؤذن في الدنيا والاخرة قال الله عز وجل فاذن مؤذن بينهم ان لعنته الله على الظالمين ان اذ لك المؤذن و قال و اذا ن من الله و رسوله و انا ذالك الاذان.

۲۔ العياشي عن محمد بن العفيل عن ابي الحسن الرضا في قوله فاذن مؤذن بينهم ان لعنته الله على الظالمين قال المؤذن امير المؤمنين.

۳۔ الطبرسی قال روى الحاکم ابو القاسم  
العسکانی با ستادہ عن محمد بن الغفیتہ عن علیؑ انه قا  
ل انا ذالک المودن وقال و با سنا و عزابی صالح  
عن ابن عباس انه قال لعلی فی کتاب اللہ اسمہ لا یعرف  
فیہا الناس قوله فاذن مودن بینہم يقول الا لعنتہ اللہ  
علی الذین کذبوا بولایتی و مستخفوا ابحقی .

(کتاب مزید۔ تفسیر مانی صفحہ 239 جلد نمبر 3۔ محمد بن مرتضیٰ المعروف بہ ملا  
فیض کاشانی)

تفسیر نورالتقلین محدث طلیل الطلاعات الجبر شیعہ عبد علی الجوزی جلد ۳ صفحہ نمبر ۳۷۵  
قرآن مجید۔ علامہ سید ذیشان حیدر جواد صفحہ ۳۳۳۔  
سورۃ اعراف آیت ۲۵۔

الذین یصدون عن سبیل اللہ و یتغونہا  
عوجاہ و ہم بالآخرۃ کفرون۔  
ترجمہ:- وہ لوگ (خالم) جو لوگوں کو سبیل (خدا کے راستے سے) روکتے ہیں اور راستے کو  
غیر حاد کھاتے ہیں اور آخرت کے وہ منکر ہیں۔

تشریح

آیات قرآنی کا اگر تسلسل سے مطالعہ کی جائے تو کچھ یوں ہیں۔ کہ بہت

والے دوزخ والوں سے کہیں گے کہ ہم نے اُس وعدہ کو حق پایا جو اللہ تعالیٰ نے ہم سے کیا تھا تو اس اثنا میں عدا آئے گی۔ کہ خدا کی لعنت ہو ظالموں پر جو لوگوں کو راہِ راست سے (اللہ کی سبیل) روکتے تھے اور اپنی جلیغات سے لوگوں کے عقائد کی جڑوں کو کمزور کر کے اُنکے دلوں میں شک و شبہ ڈالتے تھے۔

اب جبکہ شیخ صدوق سے لیکر ابن عباس تک تفسیر نمونہ سے لیکر تفسیر البرہان۔ صافی۔ کافی۔ مجمع البیان۔ فرات۔ صافی اور معانی الاخبار تک ہر کسی نے یہی کہا کہ عدا کرنے والا علی ابن ابی طالب ہوگا اور حکمِ خدا عدا یہ کرے گا کہ کیا تم نے بھی حق پایا اُس وعدہ کو جو اللہ تعالیٰ نے تم سے کیا تھا۔ تو اسی اثنا میں عدا آئے گی۔

اللہ کی لعنت ہو اُس ظالم پر جس نے مجھ علیؑ ابن ابی طالب کی ولایت کا انکار کیا ہے (مُحَمَّدُ اِیَاہ) اور میرے حق کو سبک سمجھا۔“

اُن کی نشانی کیا ہے کہ وہ دنیا میں لوگوں کو اللہ کی سبیل سے روکتے راستے کو ٹیڑھا کرتے صراطِ مستقیم کی بجائے لوگوں کو اللہ کی سبیل سے دُور کرتے۔ تفسیر فی جلد ۲۔ صادق آل محمدؑ

انما السبیل هو علیؑ و لا یسطیعون الی

ولایتہ علیؑ۔

یعنی سبیل نام ہی علیؑ کا ہے (رسول اللہ کو اذیت پہنچانے والوں سے سبیل چھین لی جاتی ہے)

تفسیر البرہان سید حاشم الحسینی البحرانی مقدمہ تفسیر مرآۃ الانوار، مشکوٰۃ الاسرار طبع ایران قم۔ صفحہ نمبر ۱۸۵

(1)۔ عن الباقرؑ في قوله تعالى ه وصدوا عن سبيل الله قال عن ولايته عليؑ.

ترجمہ: حضرت امام محمد باقرؑ کہ اللہ کا قول جو اللہ کی سبیل سے روکے فرمایا مراد علیؑ کی ولایت ہے روکے۔

(2)۔ وفي تفسير العياشي عن جابر عن الباقرؑ في قوله تعالى ولئن قتلتم في سبيل الله او متم الا يته قال سبيل الله عليؑ وذريته فمن قتل في سبيلهم وفي ولايتهم قتل في سبيل الله ومن مات في ولايتهم مات في سبيل الله وفي كتاب الواحدۃ عن طارق بن شهاب قال عليؑ الا تمه من آل محمد السبيل الى الله والسبيل ه.

تفسیر عیاشی میں جابر بن عبد اللہ امام باقرؑ سے روایت کی کہ آیت اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کیے جاؤ یا مارے جاؤ فرمایا سبیل سے مراد علیؑ اور اولاد علیؑ ہے۔ بس جو بھی ان کی سبیل اور ولایت میں قتل ہوا۔ وہ اللہ کی راہ میں قتل ہوا اور جو ان کی ولایت میں مراد وہ اللہ کی راہ میں مرا۔ طارق بن شہاب نے کہا کہ علیؑ نے فرمایا کہ آل محمد اللہ کی طرف سے سبیل ہیں اور اللہ کی طرف سبیل ہیں۔

(3)۔ وفي تفسير العياشي عن الباقر ان الا تمته هم

## السبيل الاقوم .

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ نے فرمایا کہ آئمہ قوی (عاقبت ور) سبیل ہیں۔

(4)۔ وفي خطبته اللؤلؤة لعلیٰ ان الائمه هم

سبيل الرشاد وهائي في المثل ما يدل على انهم سبيل

الهدى وفي بعض الزيارات انتم السبيل الاعظم و

## السبيل الواضحه .

خطبہ لؤلؤ میں علی علیہ السلام نے فرمایا کہ آئمہ ہدایت کی سبیل یہ بات دلیل ہے کہ یہ سبیل اعظم ہے اور کھلی سبیل ہیں۔

(5)۔ وعن ابی یعسیر عن الباقرؑ فی قوله تعالى ولا

تبعوا السبيل فتفرق بكم عن سبيله قال ان الائمه هم

سبيل الله وصراطه فمن آبا هم سلك السبيل .

آئمہ اللہ کی سبیل ہیں اور انکی صراط ہیں۔ کسی اور سبیل کی پیروی نہ کرو اور نہ ہی کسی اور راستے کا جس نے سبیل کا انکار کیا۔

(6)۔ وفي كتاب المناقب عن الباقرؑ قال فيا قوله

تعالى ان الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله الا انه هم

بنوا امية الذين صدوا عن ولايته على .

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کے قول ان الذین کفرو راں صدان عن سبیلہ سے مراد مکران ولایت علی ہیں جنہوں سے لوگوں کو ولایت علی سے روکا۔

(7)۔ وفي تفسير العياشي عنه الباقر في قوله تعالى  
ويقولون للذين كفروا قال يعني لائمتہ الضلال و  
الدبلة الى النار هو لا اهدى من الذين آمنوا سبيله.  
يعنى من آل محمد و اوليا ئهم الغبره .

ترجمہ: تفسیر عیاشی میں امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کے قول یقولون للذین کفرو سے مراد گمراہ آئمہ ہیں جو لوگوں کو جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور وہ اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ وہ ہم آئمہ ہیں۔

### سورة العنكبوت آیت نمبر ۳۸۔

وزين لهم الشيطان اعمالهم فصدهم عن  
السبيل و كانوا مستبصرين .

شیطان نے ان کے اعمال سجا کر ان کے سامنے پیش کر دیئے انہیں سبیل سے (ولایت علی) سے دھوکا دے دیا حالانکہ وہ صاحبان بصیرت تھے۔

### سورة هود آیت نمبر ۳۔

انا هدینہ السبیل اما شا کرا و اما کفورا ۵.

ہم نے سبیل (ولایت علیؑ) کی ہدایت کر دی اب چاہے شاکر بنو یا کافر بنو۔  
اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے کہ بقول امام محمد باقرؑ "سبیل علیؑ کی ولایت ہے تو ترجمہ و  
تشریح ہوں ہوگی۔

ہم نے آنکھ ولایت علیؑ کی ہدایت کر دی آپ کی مرضی ہے کہ آپ علیؑ کی  
ولایت کی گواہی دل سے دے کر اللہ کا شکر عطا کریں اس نعمت عظمیٰ پر یا پھر انکار کر کے کافر  
ہو جائیں اور شیطان کی مان کر اپنے اعمال کو سچا کر ماقہوں پر عمرائیں بنا کہ لوگوں کو سبیل سے  
یعنی ولایت علیؑ سے روکو باوجود اس کے کہ آپ جانتے ہیں علیؑ کی ولایت کو مگر پھر بھی  
عاملتہ ناصبہ تصلیٰ نازا حامیہ کی تفسیر بکراوندھے منہ جہنم جانا  
چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی۔

### نتیجہ

درج بالا آیات سے یہ بات بالکل روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ سبیل  
اللہ سے مراد علیؑ اور آئمہ طاہرینؑ ہیں اور وہ جنہوں نے لوگوں کو ولایت علیؑ سے روکا اور  
قرآن نے اللہ کی سبیل (علیؑ اور اولاد علیؑ) سے روکنے والوں کو اور روکنے والوں کو  
کافر کہا۔ آخرت پر ایمان نہ لانے والے۔ خسارے والے کہا ہے ذرا سوچئے تو سورہ توبہ کی  
آیت نمبر ۹۔

اشتروا بایات اللہ ثمناً قليلاً فصدوا عن

مسبیلہ انہم ساء ما کانوا یعلمون ۵۔

ترجمہ: لوگوں نے اللہ کی نشانیں (آیات) کو کم قیمت سے بدل ڈالا اور اللہ کی  
سبیل سے لوگوں کو روکتے ہیں وہ جو بھی عمل کرتے ہیں وہ گناہ ہیں۔ (سورہ ہود آیت



## بامحاورہ ترجمہ یوں ہوگا، تفسیر عہدی المتقین صفحہ 288

ترجمہ:- خبردار اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر جو اللہ کی سبیل سے روکتے ہیں اور اُسے ٹیڑھا کرنا چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے مگر ہیں۔ سبیل علیؑ ہیں علیؑ کی ولایت ہے۔ تفسیر صافی سے لے کر تفسیر عسکری تک آیت الکبریٰ علیؑ ہے۔ سبیل ولایت علیؑ ہے۔

اپنے آپ کو محب آل محمدؐ کہنے والو ذرا غور تو کرو کہیں یہ تو نہیں کہ اللہ فرما رہا ہو کہ جو لوگ علیؑ اور اولاد علیؑ کی بجائے کسی اور کی پیروی کرتے ہیں تجت علیؑ اور آئمہ طاہرین کی بجائے کسی اور کو مانتے ہیں اور آل محمدؐ کی بجائے کسی اور کو حجت مان کر لوگوں کو ولایت علیؑ سے روک رہے ہیں اگر ایسا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے اعمال وہ جو بھی کرتے ہیں ولایت علیؑ کے بغیر وہ گناہ ہیں کیونکہ جملہ اعمال میں ولایت علیؑ کی گواہی واجب ہے بلکہ لازمی ہے۔

کتاب الطوبی سید ابو محمد نقوی۔ کتاب کشف الاحکام سید باقر خاں زیدی اور کتاب تنویر الایمان حضرت محمد بن یعقوب کلینیؒ فرماتے ہیں۔

لا تتم اذانکم ولا اقامتکم ولا صلوة تکم ولا صومکم ولا حجکم ولا زکوة کم ولا مبتداکم ولا معادکم الا بل ذکر علی ابن ابی طالبؑ ہ۔

اور یاد رکھو نہ تمہاری اذان مکمل ہوگی نہ تمہاری اقامت نہ نماز نہ روزہ نہ حج نہ زکوة نہ تمہاری ولادت نہ تمہاری موت مگر ذکر علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام سے۔

## آیت نمبر 2۔

سورہ آل عمران آیت نمبر 86 تا 87۔

كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَ  
شَهِدُوا أَنَّا رُسُلُ اللَّهِ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا  
يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ اُولَٰئِكَ جَزَاءُ وَّهُمْ أَن عَلَيْهِمْ  
لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ اُس قوم کو ہدایت کیسے کرے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو  
گئی۔ یہ رسولؐ کے برحق ہونے کی گواہی دیتے ہیں اور ان کے پاس کھلی دلیلیں بھی آئیں  
اور اللہ تعالیٰ ظالمین کو ہدایت ہی نہیں کرتا ان لوگوں کی جزاء (بدلہ) یہ ہے یقیناً اللہ کی ملامت  
کی اور سب انسانوں کی لعنت ہے اُن پر۔

تفسیر آیت۔ تشریح آیت۔

## ایمان علیٰ ابن ابی طالب ہے

اہل سنت کی کتابوں یناصح المودۃ کو کب ذری سے لیکر اہل تشیع کی ہر وہ کتاب  
جس میں جنگ خندق کا ذکر ہے اُس میں یہ واقعہ لکھا ہوا آپ کو ملے گا کہ جنگ خندق میں  
عمرو بن عبدود خندق عبور کر کے رسول اللہؐ کے خیمہ کے سامنے خیزہ نصب کر کے اونچی آواز  
سے کہتا ہے کوئی ہے جو میرے مقابلے میں آئے علیؑ نے کہا میں ہوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا  
بیٹھ جاؤ دوسری مرتبہ تیسری مرتبہ جب اس کافر عمرو ابن عبدود نے پکارا رسول اللہؐ نے کہا

کوئی ہے جو اس کتے کی آواز بند کرے سرکار علیٰ ابن ابی طالب علیہ السلام آئے الحق و دار کیا  
فار کیا۔ ضربت ماری اس ملعون کو واصل جہنم کیا۔ رسولؐ نے فرمایا۔

**برز الايمان كله الى الكفر كله .**

’کُل کا کُل ایمان کُل کے کُل کفر کے مقابلے میں جا رہا ہے یعنی اللہ کی کائنات کا کُل ایمان  
ہے علیٰ ابن ابی طالب علیہ السلام۔

## ایمان کا انکار ولایت علیؑ کا انکار ہے

تفسیر عیاشی، محدث جلیل ابو نضر محمد بن مسعود بن عیاش قمی کوئی سر قندی۔  
ترجمہ، شوکت حسین سندرا الوی۔ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 279۔  
سورہ المائدہ آیت نمبر 5۔

**و من يكفر بالايمان فقد حبط عمله وهو**

**في الاخرة من الخسرين ۝**

ترجمہ :- جو ایمان سے انکار کرے پس اُس کے عمل ضائع کر دیئے جائیں گے  
اور وہ آخرت میں گمناں پانے والوں میں سے ہوگا، کی تفسیر جامد نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ  
السلام سے پوچھا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ”جو ایمان سے انکار کرے اُس  
کے عمل ضائع ہو جائیں گے فرمایا اِس سے مراد علیٰ ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت ہے۔“  
بحار الانوار جلد 53، صفحہ نمبر 369۔

**عن ابی حمزہ قال سالت ابا جعفر فی**

تفسیر صافی بطن القرآن و من یکفر بولایتہ  
علیٰ و علیٰ هو الایمان .

ترجمہ:- جناب مادی آل محمدؐ فرماتے ہیں جس نے بھی ولایت علیؑ کا انکار کیا اُس نے  
ایمان سے انکار کیا۔ علیؑ ہی ایمان مجسم ہیں۔

فرازِ دار پہ میثم بیان دیتے ہیں  
رہے گا ذکر علیؑ ہم زبان دیتے ہیں  
صفیں بناؤ مجھو کہ دار پر میثم  
نماز عشق علیؑ کی اذان دیتے ہیں  
سورۃ آل عمران آیت نمبر ۸۶ اور ۸۷ کی تفسیر کچھ یوں ہوگی۔

کیف یھدی اللہ قوما کفرو بعد ایما لھم اللہ  
تعالیٰ اُس قوم کو ہدایت کیسے کرے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئی اسلام لانے کے بعد  
نہیں ہے ایمان کے بعد ہے اسلام کے بعد کافر اور ہے اور اُس کا ذکر بھی قرآن میں ہے  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا  
سورہ توبہ آیت نمبر ۷۳۔

و یحفلون باللہ ما قالوط و لقد قالو کلمتہ  
الکفر و کفرو بعد اسلامہم۔

میرے رسولؐ یہ طغیانی اُٹھارے ہیں کہ ہم نے نہیں کہا میں اللہ کہتا ہوں انہوں



نے ضرور کہا ہے کلمہ کفر اور اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ لیکن یہ وہ ہیں جو پہلے ایمان والے تھے علی ولی اللہ پڑھتے تھے تب ایمان والے تھے مگر اب انکار کرتے ہیں و شہد و ان الرسول حق۔ یہ جو ایمان کے بعد کافر ہوئے ہیں یہ رسول برحق کی گواہی تو دیتے ہیں ان کی نشانی یہ ہے کہ یہ ایمان کے بعد انکار کرنے والے یہ تو کہتے ہیں کہ ا شہد ان محمد الرسول اللہ۔ صرف یہ نہیں کہتے ا شہد ان علیا ولی اللہ۔ ان کا ٹرم کیا ہے کہ یہ ایمان لانے کے بعد (ولایت علی کی گواہی دینے کے بعد) کافر ہو گئے ہیں حالانکہ و جاہم البیعت۔ ان کے پاس دلیلیں بھی آئیں کہ واللہ لا یهدی القوم الظالمین۔ اللہ تعالیٰ ظالمین کو ہدایت نہیں کرتا۔ کون ہیں ظالمین آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ وہ ہیں ظالم جگے ہارے میں اعراف پر کھڑے ہو کر علیؑ نما کریں گے کہ **الالخبثہ اللہ علی الذین کذبوہو لایتی و استخو ابعتی۔** اللہ کی لعنت ہو ان ظالموں پر جنہوں نے میری ولایت کو جھٹلایا اور میرے حق کو سبک سمجھا۔ کیا قرآن کی آیت **انما ولیکم اللہ۔۔۔۔۔** را کعون۔۔۔ اور قرآن کی آیت **اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول۔۔۔۔۔** مستحکم۔ کے تحت علیؑ کا حق اللہ اور رسولؐ کے حق کے ساتھ ساتھ رسولؐ کے اس فرمان کے مطابق کہ جہاں تم میں سے کوئی **لا الہ الا اللہ محمد رسول کے** فلیقتل علی ولی اللہ (علی امیر المومنینؑ)۔ تو کیا وہ علیؑ کے حق کو سبک (ہٹا) نہیں بھڑھ جڑا شہد ان لا الہ الا اللہ تو کہتے ہیں اور ا شہد ان محمد رسول اللہ۔ تو کہتے ہیں اور ا شہد ان علیا ولی

اللہ نہیں کہتے۔

خداوند لم یزل اُن لوگوں کی سزا بادل رہا ہے جو ایمان تو لے آئے مگر پھر بھی ایمان کا انکار کر رہے ہیں۔

اولئک جزاؤہم ان علیہم لعنتہ اللہ و الملائکۃ و الناس اجمعین ۵۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں گناہوں کیلئے سزا اور نیکیوں کے لئے جزا رکھی ہے یہ یوں لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ کہہ رہا ہے کہ ان کے نیک اعمال کی جزا یہ ہے کہ ان پر اللہ لعنت کرتا ہے ان پر ملائکہ لعنت کرتے ہیں اور تمام انسان ان پر لعنت کرتے ہیں۔

ذرا سوچئے کہ اعمال نیک کی جزا ہوتی ہے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، وغیرہ اور اللہ تعالیٰ کہہ رہا جو بھی ایمان لانے کے بعد پھر انکار کر دے ایمان کا میں اسکی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ جو بھی وہ عمل کرے گا ان پر لعنت کرتا ہوں۔

سرکارِ ختمی المرتبت رسولِ خدا کی حدیث مبارکہ امالی شیخ مفیدؒ میں صفحہ نمبر 144 مجلس نمبر 18 اور حدیث نمبر 3 ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ نے ارشاد فرمایا۔

الشاک فی فضل علی ابن ابی طالب یحشر  
یوم القیامتہ من قبرہ و فی عنقہ طوق من نار فیہ ثلاثۃ  
شعبۃ علی کل شعبۃ منها شیطان یکلع فی وجہہ و  
یتغل فیہ ۵۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل میں شک کرنے والا قیامت والے دن اس حالت میں محسوس ہوگا کہ اس کی گردن میں آگ سے بنا ہوا طوق ہوگا جس کے تین سو گوشے ہوں گے اور ہر گوشے میں ایک شیطان ہوگا جو منہ چڑا کر اس پر حقو کے گا۔  
تو نتیجہ یہ نکلا کہ وہ جولا لا اللہ محمد اللہ علی ولی اللہ پڑھتے ہیں  
وہ قول معصومؑ "لیل علی امیر المؤمنین لازم ہے کہ ساتھ علی ولی اللہ کی گواہی بھی دیں ورنہ ایمان کے بعد کے کافر کی سزا تو معلوم ہوگئی ہے ناں

### آیت نمبر 3

### سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 110

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَوٰتِكَ وَلَا تُخَافُهَا  
وَاتَّبِعْ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا

(اے حبیب) بلند آواز سے نماز میں مت پڑھو (بصلوٰتک ب معنی فی) اور نہ چھپاؤ بلکہ درمیانی آواز میں پڑھو۔

(1)۔ تفسیر نور الثقلین جلد 3 صفحہ 235

(2)۔ تفسیر عیاشی جلد 2 صفحہ 319, 342

(3)۔ بصائر الدرجات صفحہ نمبر 79

(4)۔ تفسیر البرہان جلد 3 نمبر صفحہ نمبر 453, 454

عن جابر ابن ابی جعفرؑ

قَالَ مَسْئَلُهُ عَنْ تَفْسِيرِ هَٰذَا لَا يَتَهَىٰ فِي قَوْلِ

اللہ و لا تجهر بصلواتک و لا تخافت بها و ابتغ بین ذ  
 الک سبیلاً ؕ قال لا تجهر بو لا یتہ علی فہوا الصلوٰ  
 ۃ بما کرمتہ حتی انزل بہ و ذالک قولہ و لا تجهر  
 بصلواتک و اما قولہ و لا تخافت بها فانه یقول و لا  
 تکتم ذالک علیا یقول اعلمہ بما اکرمتہ بہ فاما قولہ  
 و ابتغ بین ذالک سبیلاً قال تسلی ان آذان لسان  
 تجهر بما مر علی بو لا یتہ فاذن لہ باظهار ذالک یوم  
 غدیر خم فہو قولہ یومئذ اللہم من کنت مولاً ہ فعلی  
 مولاء اللہم و ال من و لاء دعا من عاداتہ .

ترجمہ:-

اے حبیب نماز میں ولایت علیؑ کو بلند آواز سے نہ پڑھو لیکن علیؑ سے مت  
 چھپاؤ پس درمیانی آواز سے پڑھو۔ ورنہ کافر ایذا دیں گے حتیٰ کہ اعلان یہ پڑھنے کا جب  
 تک حکم نہ دوں پس یہ اجازت یوم غدیر خم پر مل گئی۔ پس جب رسولؐ نے من کنت  
 مولاً فہذا علیؑ مولا جس کا میں مولا اُس کا علیؑ مولا ہے، کا اعلان کر دیا اور فرمایا کہ  
 اے اللہ! سے دوست رکھ جو اسے دوست (علیؑ) رکھے۔ اسے دشمن رکھ جو اس سے  
 دشمنی رکھے۔



صفحہ 453۔

عن ابی حمزہ الثمالی عن ابی جعفر قال  
 مسئلته عن قول اللہ و لا تجهر بصلاتک و لا تخافت  
 بها دا بتغ بین ذالک سبیلا قال تفسیرها و لا تجهر  
 بولایتہ علی و لا بما اکرمته بہ حتی امرک بذلک و لا  
 تخافت بها یعنی و لا تکھا علیا بما اکرمته .  
 ترجمہ:-

ابی حمزہ ثمالی نے مولا ابو جعفرؑ سے سوال کیا کہ اللہ کا قول و لا تجهر  
 فرمایا اس کی تفسیر یہ ہے ولایت علیؑ کو بلند آواز سے نہ کہو اور نہ ہی اتنا آہستہ پڑھو کہ  
 علیؑ نہ سن پائیں یعنی نہ آہستہ کہو بلکہ درمیانی آواز سے کہو تا کہ علیؑ سنیں (علیؑ سے نہ  
 چھپاؤ)۔

تشریح و تفسیر:-

حضرت جابر انصاریؓ نے سرکار باقر اطومؑ سے سوال کیا کہ آیت جو آپ کے نانا  
 پر نازل ہوئی کہ نماز میں بالآخر نہ پڑھو اور نہ اس کو چھپاؤ بلکہ درمیانی آواز سے پڑھو وہ کیا  
 امر تھا۔ رسول اللہؐ کے لیے امام علیہ السلام فرماتے ہیں۔

یا جابر لا تجهر بولایتہ علیؑ فهو فی الصلوٰۃ ۔ اے

حبیب نماز میں ولایت علیؑ کو بلند آواز سے نہ پڑھو۔ و لا تکم ذالک علیا

لیکن علیؑ سے مت چھپاؤ۔ پس درمیانی آواز سے پڑھو رنہ کافر ایذا دیں گے حتیٰ کہ اعلانیہ پڑھنے کا جب تک حکم نہ دوں۔

فَاَنْتَ لَهٗ بِاَظْهَارِ يَوْمِ غَدٍ بِرْ حَمَّ هٗ۔  
پس یہ اجازت یوم غدیر غم مل گئی اور اللہ تعالیٰ نے اونچی آواز میں علیؑ کی گواہی کی اجازت دے کر اپنے حبیب محمد مصطفیٰؐ کو یہ گارنٹی بھی دی کہ اے میرے حبیب آپ بلا خوف و خطر علیؑ کی گواہی دو میں اللہ = وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔  
سورہ مائدہ آیت نمبر 67۔ اب لوگوں سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں  
میں اللہ کافروں کی ایذا رسانی سے تجھے محفوظ رکھوں گا۔

تفسیر عیاشی اور تفسیر صافی، تفسیر برہان، میں بصلواتک ولا یتہ  
علیٰ بالصلوٰۃ۔ کے الفاظ بھی ہیں اس کے معنی بھی نماز میں ولایت علیؑ کی گواہی کا  
اقرار کرنا ہے کیونکہ با کے معنی فی ہوتا ہے۔ اور تفسیر نور التعلین جلد 3 صفحہ 235 پر لا  
تجہرہ بو لا یتہ علیٰ فہو فی الصلوٰۃ۔ کے لفظ ہیں۔

ذرا سوچیے یہ تھی وہ پہلی نماز اعلان غدیر کے بعد مقام غدیر میں جس میں تفسیر البرہان وغیرہ  
کے مطابق اعلان ہو رہا تھا۔ علیؑ ولی اللہ کا بکھر اونچی آواز سے اب سلیمان ابوذر مقداد بھی  
تھے جو لوگوں کو نکالنا کرتا رہے تھے علیؑ خیر العمل ولایت علیؑ کی طرف بقول شیخ صدوق جی  
علیؑ خیر العمل ولایت علیؑ کی طرف نکالنا ہے کوئی تھا جس نے کہا میں نماز میں بسم اللہ نہیں  
پڑھتا کہ یہ علیؑ کا نام ہے میں وہ نماز کیسے پڑھوں جس میں واضح علیؑ کی ولایت کی گواہی ہو  
وہ امیر شام اکڑتا ہوا منہ موڑ کر چلا میدان غدیر سے کہ نہ پڑھوں گا میں علیؑ کی ولایت والی  
نماز اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی۔

فلا صدق ولا صلی ولكن کذب وتولی ثم ذ  
هب الی اہله یعمطئ اولئ لک فاولئ ثم اولئ لک  
فاولئ.

(سورہ القیامہ آیت نمبر ۳۱ تا ۳۳)

اس نے نہ تو گواہی دی اور نہ نماز پڑھی بلکہ جھٹلایا منہ موڑ کر اپنے گھر کی طرف  
اکڑتا ہوا چلا گیا افسوس پھر افسوس تیرے لیے۔

لمحہ فکر ہے۔

خُدا ارامو لوہوں کے چکر سے باہر نکلو غور کرو یہ امیر شام مکہ سے لیکر غدیر تک  
رسولؐ کے ساتھ رہا نمازیں بھی پڑھیں اگر رسولؐ سے دشمنی تھی تو راستے میں جتنی  
نمازیں تھیں رسولؐ کا نام تو اُن میں تھا یہاں غدیر والی نماز نہ پڑھنا اکڑ کر گھر جانا رسولؐ  
کی باجماعت نماز میدان غدیر والی سے منہ موڑ لینا ولایت علیؑ کی گواہی کے علاوہ کون  
سی بات ہے بتاؤ اور تم نہیں بتا سکتے تمہارے پاس کوئی عذر نہیں کیوں۔۔۔

(۱) رسولؐ بھی موجود ہوں۔

(۲) وقت نماز بھی ہو۔

(۳) رسولؐ کو جھٹلاتا ہوا چلا جائے۔ امیر شام کیا یہ صرف علیؑ کی ولایت کی گواہی کی  
وجہ نہیں۔

## نتیجہ

آج کی یہ نماز جو میدانِ غدیرؑ میں تھی اس نماز میں اور پہلے والی نمازوں میں فرق تھا پہلے رسولؐ ولا تجھر کے تحت آہستہ پڑھتے تھے اشہد ان علیؑ ولی اللہ آج کی نماز میں بالآخر پڑھا ولایت علیؑ کی گواہی کی وجہ سے جو نماز چھوڑ دے یا اس کے گروہ میں شامل ہو جاوے یا پھر مومن بن کر ولایت علیؑ والی نماز پڑھو۔

اب ذرا فیصلہ سنتا اللہ تعالیٰ نے رسولؐ کو حکم دیا کہ یا یہا رسولؐ بلغ ما نزل الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالته واللہ یحسک من الناس ان اللہ لا یتدی ا لقوم الکفرین

ترجمہ:- اے رسولؐ جو پیغام آپؐ پر نازل کیا گیا ہے تمہارے رب کی طرف سے اگر آپؐ نے اسے عملانہ کیا تو تو نے گویا کہ اس کی رسالت کا کوئی کام ہی نہیں کیا ہاں اللہ آپؐ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا۔

اب میرے خیال میں اپنی رائے کی بجائے معصوم کافران لکھ دینا کہیں افضل ہے غور کیجئے۔  
تفسیر البرہان فی القرآن العلماۃ الخیر السید ہاشم الحسینی البحرانی جلد ۲ (طبع قم)

ایران عربی) صفحہ نمبر ۱۸۸

ابن بابویہ نے علی بن احمد بن عبد اللہ البرقی نے محمد بن خالد نے سہل بن مرزبان الفارسی نے محمد بن منصور امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ :

و لقد انزل الله عز وجل يا ايها الرسول  
 بلغ ما انزل اليك من ربك يعني في ولايتك يا علي  
 و ان لم تفعل فمابلعت رسالته و لو لهم ابلغ ماء مزت  
 بفسمن ولايتك لعبط عمل و من لفي الله عز وجل  
 بغير ولايتك فقد حبط عمله.

آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ اے علیؑ مجھے تمہاری ولایت کے اعلان کا حکم دیا گیا  
 ہے اگر نہیں ولایت کا اعلان نہ کروں گا تو وہ لعبط عملی میرے اعمال حبط  
 کرے گا اور جو کوئی تمہاری ولایت کے بغیر اعمال بجالائے گا تو وہ اُس کے اعمال بھی حبط  
 کرے گا (بغیر ولايتك فقد حبط عمله)

مجھے تو یوں لگتا ہے کہ یا تو صل سے اندھوں نے قرآن پر غور نہیں کیا یا پھر دشمنی  
 علیؑ میں ڈھڑی ماری ہے ورنہ  $4=2+2$  ہی ہوتے ہیں اتنے واضح فرمان کے بعد جس  
 میں رسولؐ کے اعمال ولایت علیؑ کی گواہی کے بغیر بیکار ہو جائیں کسی ایرے غیرے کے  
 اعمال کی تو ذمہ داری نظر نہیں آئے گی۔

تفسیر فرات علامہ فرات بن ابراہیم کوئی صفحہ نمبر 362 تا 363۔ تفسیر حدی  
 المستعین صفحہ نمبر 593 السید ابوالحسن علی نقویؒ الخیر ان احکام و اعلام و احادیث و تفسیر  
 عمار بن یاسرؒ سے روایت ہے کہ میں ابن عباسؓ کی مجلس میں بیٹھا تھا ابوذر غفاریؓ کے  
 ساتھ وہ بالوں سے بنے ہوئے خیمہ میں قیام فرما رہے تھے لوگوں سے باتیں کر رہے تھے  
 ابوذر غفاریؓ کھڑا ہو گیا۔ خیمہ کے ستون کو ہاتھ مار کر کہا۔

”اے لوگو! جو شخص مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا اُس کو میں اپنے نام سے آگاہ کرتا ہوں میں جناب بن جنادہ ابوذر غفاریؓ ہوں۔ میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں تم نے رسول اللہؐ کو یہ کہتے سنا تھا کہ۔

آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ابوذرؓ سے زیادہ سچا کوئی نہیں ہے لوگوں نے کہا ہاں ایسا ہے۔ کہا اے لوگو! جانتے ہو رسول اکرمؐ نے غدیر خم کے روز ہمیں 1300 آدمیوں کو جمع کیا اور فرمایا

من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من اولاه

و عاد من عادته وانصر من نصره و اخذل من خذله .

ترجمہ:- جس کا میں مولاً اُس کا علیؑ مولاً۔ اے میرے اللہ اُس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے اُس سے دشمنی کر جو علیؑ سے دشمنی کرے اُس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے اور اُس کو چھوڑ دے جو علیؑ علیہ السلام کو چھوڑ دے۔

ایک شخص (عمرؓ) نے کھڑے ہو کر کہا۔ اے فرزند ابوطالب علیہ السلام تمہیں مبارک ہو تم میرے اور کل مومنین اور مومنات کے مولاً ہو گئے۔

اس بات کو سنا تو مغیرہ بن شعبہ کا سہارا لیکر کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔

میں علیؑ علیہ السلام کی ولایت کا اقرار نہیں کروں گا اور نہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بات میں تصدیق کروں گا۔ خداوند عالم نے ذیل کی آیت نازل کی۔

فلا صدق ولا صلی ولكن كذب وتولى ثم الى

اهله يتمطى اولی لک اولی .

اُس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ جھٹلایا اور منہ پھیر کر اپنے اہل و عیال کی طرف اکرٹا ہوا گیا پھر افسوس ہے تیرے لئے پھر افسوس ہے خدا کی جانب سے تجدید

ہے سب نے کہا۔ ہاں۔ YES۔

حذیفہ یمانیؓ کا بیان ہے اس تفسیر فرات صلیہ نمبر 364-365 پر کہ۔ ”میں رسول اللہؐ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ غدیر خم کے مقام پر سواری سے اتر پڑے مہاجرین اور انصار سے مجلس کچا کچج بھری ہوئی تھی رسول اللہؐ نے کھڑے ہو کر فرمایا۔۔۔۔۔

اے لوگو! خدا نے مجھے حکم دیا ہے۔۔۔۔۔ **یا ایہا الرسول**  
**السخ**۔ اے رسول! وہ بات پہنچا دو جو تم پر نازل ہوئی تیرے رب کی طرف سے اگر تم نے یہ  
 کام نہ کیا تو کار رسالت انجام نہیں دیا۔ میں نے اپنے دوست جبرائیلؑ سے کہا کہ قریش  
 مجھے ایسی ویسی باتیں کہتے ہیں رب کی طرف سے خبر آگئی۔ **واللہ یعضک**  
**من الناس**۔ خدا تمہیں لوگوں کے شر سے بچائے گا۔ علیؑ کو بلایا اپنی دائیں طرف کھڑا  
 کیا اور فرمایا۔۔۔۔۔

اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ میں تم سے افضل ہوں اور تمہاری جانوں کا مالک ہوں! کہا  
 ہاں۔۔۔۔۔ فرمایا اے لوگو۔۔۔۔۔ **من کنت مولا فاعلی مولا**۔ ایک  
 شخص نے پوچھا یا رسول اللہؐ اس کا کیا مطلب ہے۔؟  
 فرمایا: **من کنت بنیہ فعلی امیر**۔ جس شخص کا میں نبی ہوں علیؑ اس  
 کے امیر ہیں۔

**اللهم وال من والاه و عاد من عاداه وانصر من**  
**نصر من نصره وخذل من خذله**۔

حذیفہؓ نے کہا خدا کی قسم میں نے معاویہ کو دیکھا کہ وہ اکڑتا ہوا اٹھانا راض ہو کر  
 نکلا اس کا دایاں ہاتھ عبد اللہ بن قیس اشعری کے کندھے پر اور بایاں ہاتھ مغیرہ بن شعبہ کے

کندھے پر تھا پھر آہستہ آہستہ چلنے لگا اور کہا۔ "میں محمدؐ کی بات کی تصدیق نہیں کروں گا۔ اور علیؑ کی حاکمیت کا اقرار ہرگز نہ کروں گا۔  
خدا نے یہ آیت نازل کی۔

فلا صدق وہ صلی . . . . . الخ

رسول اللہؐ نے معاویہ کو قتل کرنا چاہا جبرائیلؑ نے کہا لا تحمک بہ لسانک  
تعجل بہ ۵۔ تم اس کے ساتھ اپنی زبان کو اس غرض سے حرکت نہ دو کہ اسے جلد ادا کرو  
رسول اللہؐ خاموش ہو گئے۔ صفحہ نمبر 365  
بس رسول اللہؐ جب ذریعہ طرز سے پریشان ہوئے تو خالق کائنات نے سورہ المائدہ  
آیت نمبر 3 میں فرمایا۔

اليوم ليس الذين كفروا من دينكم فلا

تخشوهم واخشون .

آج کے دن کچھ لوگ جو تمہارے دین سے مایوس ہو کر کافر ہو چکے ہیں پس ان  
سے مت ڈرو مجھ سے ڈرو۔

اے میرے حبیب سورہ المائدہ آیت نمبر 3

اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت

عليكم نعمتي و رضيت لكم الاسلام دينا .

ذرا غور سے صفحہ نمبر 46 تا 61 دوبارہ پڑھیے اور فیصلہ کیجئے کہ جس وقت آیہ بلغ ما

الخ۔ پر رسول اللہؐ نے عمل کرتے ہوئے علیؑ کی ولایت کا اعلان اور پھر فعلاً اپنی نماز



میں ولایت علیؑ کی شہادت! گواہی دے دی تو منافق ولایت علیؑ سے دشمنی اور حسد کی وجہ سے دین محمدی سے مایوس ہو کر نص قرآن سے کافر ہو گئے تو رسول اللہؐ نے ولایت علیؑ کو بالکھڑ پڑھنے کے احکامات جاری کر دیئے تو دشمن علیؑ (جسکی وضاحت آپ پہلے پڑھ چکے ہیں) رسول اللہؐ کے حکم من کت مولا فلی مولا کی تصدیق کیے بغیر دشمنی کی آگ میں جلا ہوا رسول اللہ اور اللہ کے حکم کو جھٹلاتا ہوا چلا تو سلیمان و ابوذر، مقداد جیسے ملک مزاج اصحاب نے نعرہ ولایت کی ننگاری کو غدیر کی فضا میدان غدیر اشہدان علیا ولی اللہ کی آوازوں سے مٹا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس بڑے معطر فضا میں اپنی آواز کو جبرائیل کے ذریعے سے غدیر میں پہنچایا کہ اے رسول! الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔

اے میرے حبیب! آج کے دن میں اللہ نے ولایت علیؑ سے تیرا دین مکمل کر دیا ہے اور آپ پر نعمتیں تمام کر دیں اور اب میں تیرے دین اسلام (ولایت علیؑ) سے راضی ہوں۔

تفسیر البرہان ہاشم البحرانی جلد اول صفحہ نمبر 445۔

نوٹ!

جن جن مستند کتابوں میں خلیفہ غدیرؑ کے نام میں یہ بات بھی ہے کہ

نزلت هذا الاية اليوم اكملت لکم دینکم و ا

تممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا .

فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الله اكبر

## على اكمال الدين و اتمام النعمته و رضى الرب بر سالتى و الولايته لعلى ۵.

حمد ہے اللہ کی (جو اکبر ہے) دین اسلام مکمل کرنے اور نعمتیں تمام کرنے پر میری رسالت اور علیؑ کی ولایت پر راضی ہونے پر آب غور کرو سوچو اور فیصلہ کرو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دین میں تدریج حاصل کرنے غور و فکر کرنے کا حکم دیا ہے کہ جب اللہ راضی ہی اسی دین سے ہوتا جس میں رسول اللہؐ کی گواہی کے ساتھ علیؑ ولی اللہ کی گواہی بھی ساتھ ہو تو کیا اذان و اقامت نماز - تشهد - کلمہ یہ دین کا حصہ ہیں یا دین ان کا حصہ ہے۔ بار بار پڑھو اور سوچو۔

کتاب بحار الانوار جلد نمبر 35 صفحہ نمبر 341۔ علامہ باقر مجلسیؒ

عن امام الباقر عليه السلام التسليم بعلي ابن ابي طالب بالولايته -

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اسلام نام علیؑ بن ابی طالب کی ولایت کا ہے۔  
تاویل آیات الظاہرہ من نمبر 813 جلد نمبر 2۔ علامہ شرف الدین نجفی۔

قال امام صادق آل محمد عليه السلام . الدين ولايته  
على ابن ابي طالب ۵۔

ترجمہ:- دین سے مراد ولایت علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

انوار نعمانیہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 296 علامہ نعمت اللہ جزائری محدث کبیر اور کتاب زہرا لبرقع  
میں ہے کہ

ان تذکر حیت ما ذکرہ -

حمد ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اے علیؑ میں نے اللہ سے سوال کیا ہے کہ یا علیؑ مسألت ربی ان تذکر  
حيث ما ذکرة۔

اے علیؑ میں نے اللہ سے سوال کیا جہاں جہاں میرا ذکر ہو وہاں وہاں آپؑ کا ذکر بھی ہو  
۔ رسول اللہؐ نے فرمایا بس اللہ نے کر دیا کہ جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا بھی ساتھ ہوگا۔  
آگے علامہ نعمت اللہ جزائری لکھتے ہیں کہ

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ذكر عليؑ  
معي اسمي مثل هاتين فاذا ذكرت اسمي فاذكر اسم عليؑ  
قال رسول الله ﷺ سرکار رسول اللہ نے فرمایا۔  
ترجمہ:-

”علیؑ کا ذکر میرے ذکر کے ساتھ اس طرح کرو جس طرح یہ دو انگلیاں آپس میں ملی ہوئی  
ہیں پس جب بھی میرا ذکر کرو تو علیؑ کا ذکر بھی ساتھ ضرور کرو۔

نتیجہ کلام:

یا تو نماز میں تہجد میں اذان میں اقامت میں کلمہ میں رسول اللہ کا نام بھی نہ لو اور یا پھر علیؑ کا  
بھی ساتھ لو۔

رسول اللہ کا نام نہ لیا تو پھر اپنا دین اسلام اور مومنیت بھی تلاش کرنا کہاں ہے۔

## آیت نمبر 4

### سورہ العنکبوت آیت نمبر 15

ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر  
ولد كر الله اكبر هـ .

ترجمہ: یقیناً نماز (صلوٰۃ) روکتی ہے (منع کرتی ہے) برائیوں سے گناہوں سے البتہ اللہ کا ذکر اس سے بھی بڑا ہے۔

میں آپ کو سینکڑوں بلکہ ہزاروں ایسے لوگ بتا سکتا ہوں جو نماز بھی پڑھتے ہیں شراب بھی پیتے ہیں۔ نماز بھی پڑھتے جہاد بھی کیلتے ہیں۔ نماز بھی پڑھتے ہیں زنا بھی کرتے ہیں۔ نماز بھی پڑھتے ہیں اور طرح طرح کی برائیاں بھی کرتے ہیں۔

اچھا ایک بات ایمان سے سوچ کر خود اپنے آپ کو متاؤ کہ کیا ہر نمازی "علی" سے

محبت رکھتا ہے۔۔۔۔۔

اور اگر جو "علی" سے محبت نہیں رکھتا۔

### سورہ الانعام آیت نمبر 160

من جاء بالحسنة فله عشره امثالها هـ .

ترجمہ: جو ایک حسنة لائے اُس کے لئے اُسکی مثل دس کا ثواب ہے۔

### تفسیر فی جلد 2 صفحہ نمبر 131۔

قال الصادق عليه السلام الحسنه والله ولايته .

ترجمہ: امیر المومنین علیہ السلام۔ خدا کی قسم حسنة سے مراد ولایت امیر المومنین "علی" ہے۔

مسجد نبوی میں رسول اللہؐ سے لوگوں سے سوال کیا مولا یہ حسنه کیا ہے اس اثنا میں علیؑ مسجد کے دروازے سے داخل ہوئے سرکار رسالتؐ نے امیر المومنین علیؑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔

**یا علیؑ حبک حسنته لا تضر معها سیئته و**

**بغضک سیئته لا تنفع معها حسنته .**

ترجمہ:- یا علیؑ علیہ السلام تیری محبت وہ نیکی ہے جس کے ہوتے ہوئے دنیا کی کوئی برائی نقصان نہیں دے سکتی تیری دشمنی وہ برائی ہے جسکی موجودگی میں دنیا کی کوئی نیکی فائدہ نہیں دے سکتی۔

آب ذرا غور کروہ ذرا ایک شخص نماز بھی پڑھ رہا ہے دل میں محبت اہل بیتؑ بھی نہیں اہل بیتؑ کی دشمنی اور پڑھے نماز۔

کتاب ثواب الاعمال و عقاب الاعمال۔ طبع امیران شیخ صدوق۔

صفحہ نمبر 453 حدیث نمبر 18۔

**الناصب لنا اهل البيت لا يبالى صام ام صلي**

**زنا ام سرق انه في النار انه في النار.**

امام جعفر صادقؑ!

ہم اہل بیتؑ کے ساتھ دشمنی رکھنے والے میں فرق نہیں ہے کہ وہ روزے رکھتا ہو نمازیں پڑھتا ہو یا زنا اور چوریاں کرتا ہو وہ حما جہنمی ہے وہ یقیناً جہنمی ہے۔

آب قرآن کہتا ہے کہ الصلوٰۃ (نماز) روکتی ہے بُرائی سے اور بے حیائی سے آیت

کا یہ پہلا حصہ ہے۔

مگر ہم وارثان قرآن کی زبانی یہ پڑھ چکے ہیں کہ اگر ولایے آل محمد محبت علی  
 ”اور اولاد علی“ اگر دل میں ہے نہیں تو نماز بجائے خود ذات سے اتر ہے۔

اب اسی آیت میں اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ (نماز) کو الگ گنا اور ذکر اللہ کو علیحدہ  
 الصلوٰۃ (نماز) وہ ہے جو فحش اور منکرات سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر اُس سے بڑا ہے نماز  
 جتنی بھی بڑی ہو جائے اسے اللہ اپنا ذکر نہیں مانتا۔

### صلوٰۃ (نماز) اور ذکر اللہ۔

ذکر اللہ صلوٰۃ سے (نماز) بڑا ہے بس اکبر ہے عام آدمی نے نہیں کہا جس کی  
 کبریائی کی گواہی ہم دیتے ہیں اللہ اکبر کہہ کر وہ اللہ کہہ رہا ہے میرا ذکر بڑا ہے۔ اکبر جسے  
 اکبر کہے وہ کتنا اکبر ہوگا۔

اب نمازی نماز بھی پڑھ رہا ہے چوری بھی کر رہا ہے۔ شراب بھی پی رہا ہے جوا  
 بھی نہیں چھوڑا۔ کیوں نہیں روک رہی نماز اپنے نمازی کو بدایوں سے۔

غصیمہ مقبول قدیم امام صادق آل محمدؑ کا قول ہے بحوالہ تفسیر قمی۔ صفحہ 412

الصلوٰۃ ولا یتنا والفحش والمنکر اعداءنا .

ترجمہ:- نماز ہماری ولایت ہے اور فحش اور منکر ہمارے دشمن کا نام ہے۔

اب تفسیر فرات صفحہ 39 اور معجزات آل محمد۔

فرمان امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ !

جس کے دل میں ہمارے غیر کی محبت ہے وہ ہمارا قاتل ہے۔

اب فرمان امام ششم۔ الصلوٰۃ ہے ہی ولایت علیؑ جس کے ہوتے ہوئے کوئی  
 برائی نقصان نہیں دے سکتی۔

اب ذرا آیت کا دوسرا حصہ ملاحظہ فرمائیں۔

وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ - اللہ کا ذکر اس سے بڑا فرمانِ معصوم ہے کہ

الذکر امیر المومنین و هو اکبر من الصلوة۔

ذکر نام ہے امیر کائنات کا علی ابن ابی طالبؑ کا اور وہ صلوٰۃ (نماز) سے بڑا ہے۔  
ذرا ذکر اللہ کے بارے میں قرآن کی آیات لکھنے سے پہلے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں  
اصلوٰۃ (نماز) کے بارے میں وہ آیات دیکھتے ہیں جن میں نماز اور ذکر اللہ کا ذکر آیا ہے۔

سورہ نور آیت نمبر 37۔

رَجَالٌ لَا تُلِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ

وَأَقَامِ الصَّلَاةَ ۝

کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں تجارت اور بیع فروخت نہ اللہ کے ذکر سے روکتی ہے نہ  
اصلوٰۃ (نماز) قائم کرنے سے روکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ذکر اللہ کو پہلے گنا پھر اصلوٰۃ (نماز) کو بعد میں الگ الگ گنا اس  
امر کی دلیل ہے کہ ذکر اللہ اور ہے صلوٰۃ (نماز) اور ہے۔

بالکل اسی طرح سورہ جمعہ میں ارشادِ رب العزت ہے کہ سورہ جمعہ آیت نمبر 9۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَادَى لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ

الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۝

جب ہادی جائے صلوٰۃ (نماز) کے لئے یوم جمعہ کی طرف سے تو اللہ کے ذکر کی  
طرف دوڑ پڑنا اور بیع کو چھوڑ دینا۔

یہاں بھی (بج) کہا اور بج کہتے ہیں بیچنے کو خریدنے کو نہیں صرف بج وہاں بھی بج اور یہاں بھی بج۔ یہ بج ہے کیا۔ بج کے معنی بیعت۔

اے ایمان والو! جب اللہ کی حجت آخری امام آپکو پکارے (ذکر اللہ) نحن ذکرا اللہ۔ تو ساری کی ساری بیعتیں چھوڑ دینا کسی عالم نرشدیج کی نہ ماننا اللہ کی حجت کی طرف دوڑ پڑنا اس میں تمہاری فلاح ہے۔  
سورہ المجادلہ آیت نمبر 19۔

استحوذ علیہم و الشیطن فانسہم ذکر اللہ ہ۔

ان پر شیطان نے غلبہ پالیا اور انہیں ذکر خدا بھلا دیا۔

اور اللہ کا حکم ہے کہ سورہ ط آیت نمبر 14۔

واقم الصلوٰۃ لذكری ہ۔

اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کرو۔

سورہ البقرہ آیت نمبر 152۔

فاذکرونی اذکرکم۔ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

(1)۔ اصول کافی۔ محمد بن یعقوب کلینی برائے ایڈیشن جلد نمبر 4۔ صفحہ نمبر 397۔

(2)۔ تفسیر البرہان صفحہ 151 تا 152 مقدمہ البرہان۔

(3)۔ ضمیمہ مقبول قدیم صفحہ نمبر 412 جلد نمبر 3، صفحہ 253۔

نحن ذکر اللہ و نحن اکبر۔

ذکر خدا ہم ہیں اور ہم ہی اکبر ہیں (فرمان امام محمد باقر علیہ السلام)

ضمیمہ مقبول صفحہ نمبر 412۔ تفسیر البرہان۔ اصول کافی جلد 4 صفحہ 254 طبع قدیم۔



فرمان امام محمد باقر علیہ السلام

ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے اور ہمارے دشمن کا ذکر شیطان کا ذکر ہے۔

نماز (الصلوٰۃ) کے باطنی نام

کتاب مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین صفحہ 24۔ حافظ علامہ رجب البری + القطرہ جلد اول صفحہ 358۔

(1)۔ الصلوٰۃ الظهر ہو رسول اللہ۔

ترجمہ:- کہ نماز ظہر رسول اللہ ہیں۔

(2)۔ الصلوٰۃ العصر ہو امیر المومنین۔

ترجمہ:- نماز عصر امیر المومنین علیہ السلام ہیں

(3)۔ الصلوٰۃ المغرب ہی فاطمہ الزہرا۔

ترجمہ:- نماز مغرب فاطمہ الزہرا ہے۔

(4)۔ الصلوٰۃ العشاء ہو الحسن۔

ترجمہ:- نماز عشاء سرکار حسن سے منسوب ہے۔ اور

(5)۔ الصلوٰۃ الفجر ہو الحسن علیہ السلام۔

ترجمہ:- نماز فجر سے مراد ہے امام حسین علیہ السلام۔

یہی وجہ تھی کہ حضرت علامہ غنیؒ نے اپنی کتاب پرواز در ملکوت جلد 1 صفحہ 24 پر

لکھا کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ۔

نحن صلوٰۃ المومن۔

## ان اُصولِۃ المؤمنین۔

ترجمہ:- ہم ہیں چارہ حصوں میں جو اصل میں مؤمنین کی اصل نماز ہیں۔  
مؤمنین کرام !

بات تو واضح ہو چکی مگر پھر بھی تھوڑی سی وضاحت اور اگر کر دی جائے ذکر کی  
رسول اکرمؐ کی شہرہ آفاق حدیث مبارکہ ہے کہ

**ذکر علی عبادہ۔** علیؑ کا ذکر عبادت ہے

اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔  
زیتنوا مجا لسکم بذکر علی ابن ابی طالبؑ لان  
ذکرہ ذکر ی و ذکر ی ذکر اللہ و ذکر اللہ عبادہ۔  
ترجمہ:-

اپنے مجالس کو ذکر علیؑ سے زینت بنو کیونکہ علیؑ کا ذکر میرا ذکر ہے میرا ذکر اللہ کا  
ذکر ہے اور اللہ کا ذکر عبادت ہے۔

**أب وما ينطق** کے مصداق رسولؐ فرمائی کہ علیؑ کا ذکر اللہ کا ذکر  
ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سورہ ط میں فرمائے **اقم الصلوٰۃ لذكری**۔ نمازی قائم کرو  
میرے ذکر کے لئے مولوی کہتا ہے علیؑ کے نام سے نماز نہیں ہوتی۔ یہ نہیں وہ مولوی کی نماز  
کون سی ہے جو اللہ اُسکے رسولؐ محمد مصطفیٰ کے حکم سے باطل ہوتی ہے۔

نوٹ:-

اچھا آؤ خدا اور رسولؐ کو حاضر ناظر جانتے ہوئے ایک سوال کا جواب دے دو

۔ کہیں کسی ایک روایت میں دکھا دو اگر دکھا سکتے ہو تو کہ اللہ کا ذکر محمدؐ کا ذکر ہو محمدؐ کا ذکر علیؑ کا ذکر علیؑ کا ذکر ہو نہیں دکھا سکتے تو آؤ۔۔۔۔۔

یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ کہتے جاؤ علیؑ کا ذکر بھی ہو جائے گا محمدؐ مصطفیٰ کا ذکر بھی ہو جائے گا اور ذکر اللہ۔ اللہ کا ذکر بھی ہو جائے گا۔

## مصنف کی ذاتی رائے۔

چونکہ علیؑ علیہ السلام کا ذکر رسولؐ کا ذکر اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اللہ کا ذکر اور اللہ کا ذکر ہے عبادت ہے اب اگر نماز میں علیؑ علیؑ علیؑ۔۔۔ علیؑ بھی کرتے رہو اللہ کی عبادت ہو جائے گی۔

بقول کس۔

ہم نام کبریا ہیں حق کے علی ولی  
چاہے خدا خدا کر و چاہے علی علی  
اب ذرا شیطان کے بارے میں بھی سن لو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے قرآن میں۔  
سورہ المائدہ آیت نمبر 91۔

انما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة  
والبغضاء في الحمر والميسر ويصدكم عن ذكر  
الله وعن الصلوة.

ترجمہ: شیطان کا ارادہ یہ ہے کہ وہ تمہارے درمیان عداوت اور دشمنی ڈالنا چاہتا ہے اور  
شیطان تمہیں اللہ کے ذکر سے بھی روکتا ہے اور الصلوة (نماز) سے بھی روکتا ہے۔

کیا شیطان لوگوں کو نماز سے روکتا ہے شیطان نے خود 6 لاکھ سال کی عبادت کی ہے جس میں 5 لاکھ 94 ہزار سال ہمارے اس عالم کی عبادت ہے اور 6 ہزار سال آسمانوں کی جب زمین ختم ہو گئی تھی شیطان کے سجدوں سے پھر پہاڑ پھر آسمان اول آسمان دوم۔ سوئم۔ اور آسمان چہارم پر عبادت کرتا رہا۔  
اس شیطان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قرآن میں۔۔۔

## لا تتبعوا الخطوات شیطان .

خبردار شیطان کے راستے پر نہ چلنا۔

کیا کہنا چاہتا ہے اللہ شیطان نماز تو اب بھی پڑھتا ہے جملہ مذاہب کے علما کا اتفاق ہے اس پر کہ شیطان نماز اب بھی پڑھتا ہے اور اس کا سب سے بڑا جال ہے ہی نماز یہ سب علماء کا فیصلہ ہے کہ شیطان بد عمل نہیں بد عقیدہ ہے۔

کیوں جو نبی اللہ نے کہا میرے ساتھ ساتھ میری حجت کو محکوم فرما کہا تجھے محکوموں کا غیر اللہ کو نہیں یہ وہ پہلا قیاس تھا جو شیطان ملعون نے کیا اور اللہ نے اپنی بارگاہ سے نکال دیا۔

اب آیت ہے قرآن کی کہ شیطان اللہ کے ذکر سے بھی روکتا ہے اور الصلوٰۃ (نماز) سے بھی صلوٰۃ ولایت علیٰ اور ذکر اللہ ہے علیؑ۔

مومنو خبردار رہنا شیطان کا ارادہ یہ ہے کہ وہ تمہیں علیؑ سے بھی دور کرے اور ولایت علیؑ سے بھی دور کرے۔

اب یہ آپ کی مرضی ہے شیطان والی پڑھو یا جلی والی پڑھو۔

## آیت نمبر 5

سورہ المعارج آیت 33,34,35

والذین ہم بشہد تہم قائمون ہ والذین  
ہم علیٰ صلاتہم یحافظون ہ اولشک فی جنت  
مکرمون .

اور وہ لوگ جو اپنی شہادتوں (کم از کم تین) پر قائم ہیں وہی جو اپنی نمازوں کی  
حفاظت کرتے ہیں وہی تو جنتوں میں باعزت رہیں گے۔  
خالق کائنات کی نظر میں جنتی وہی لوگ ہیں جو شہادت پر قائم ہیں۔  
عربی گرامر میں صیغہ جمع کم از کم تین یعنی دو سے زیادہ کے لئے بولا جاتا ہے اور اگر 2 مرد ہو  
تو صیغہ تشبیہ آتا ہے۔

شہادۃ - شہادتین - شہادات

ایک گواہی دو گواہیاں کم از کم تین گواہیاں یا زیادہ۔

میری اپنے جملہ قاریوں سے جو اس کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں انتہائی مودبانہ گزارش ہے  
کہ الحمد سے لیکر والناس تک قرآن پاک کا غور سے مطالعہ کرو اللہ کی بے عیب کتاب میں  
کہیں بھی اگر میرے کسی قاری کو لفظ شہادتین مل جائے تو میرا فون  
نمبر 0333-4953414 ہے اس پر فون کر لینا میں بھی تمہارے ساتھ مل کر نماز میں

گواہی کو دو شہادتوں تک محدود کر لوں گا ہاں اگر کہیں نہیں دکھا سکتے آپ اور نہ ہی مقصر نکلاں  
تو خدا راہ تھوڑا سا اپنے اوپر رحم کرو مولویوں کے چکر سے باہر نکلو اور قرآن اللہ کی کتاب  
کی مطابق جہاں جنتی لوگوں کی نشانی بھی یہی ہے کہ وہ شہادت کے قائل ہیں کم از کم تین  
شہادت۔

اشھدان لا الہ الا اللہ واحدہ لا شریک لہ  
واشھدان محمد اعدو ورسولہ اشھدان علیا  
ولی اللہ واولادہ المعصومین حجج اللہ  
پڑھ کر شہادت پر عمل کر کے قرآن مقدس کی آیات کے منکر تو نہ بنو۔

### الحکمہ فکریہ

قرآن مقدس کا حکم ہے کہ سورہ مائدہ آیت نمبر 44, 45, 47 من لم یحکم بما  
انزل اللہ فاولیک ہم الکفرون ہ۔  
جو قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ کافر ہے۔

من تمم یحکم بما انزل اللہ فاولیک ہم الظلمون ہ۔  
جو قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ ظالم ہے۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولیک ہم الفقون ہ۔  
جو قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ فاسق ہے۔

ذرا سوچئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عقل سلیم عطا کی ہے اور حکم دیا ہے قرآن میں دین میں تدبیر  
حاصل کرو غور و فکر کرو۔ قرآن کا بالکل واضح فیصلہ ہے کہ لا تزرو ذرۃ وزر اخر

۷۔ بروز قیامت کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا نہیں اٹھائے گا یعنی ہر کسی کو اپنے اعمال کا حساب کتاب خود دینا ہے تو قرآن نے فیصلہ دیا کہ

(۱)۔ جو بھی قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ کافر ہے۔

(۲)۔ جو بھی قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ ظالم ہے۔

(۳)۔ جو بھی قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ فاسق ہے۔

(۴)۔ الحمد سے والناس تک پورے قرآن میں کہیں کسی ایک جگہ پر شہادتیں یعنی دو گواہیوں کا ذکر نہیں ہے۔

(۵)۔ قرآن مقدس میں اگر سختی کی اس دنیا میں کوئی نشانی بتائی گئی ہے تو وہ ہے شہادت (کم از کم تین گواہیاں) پر قائم رہنے والے

قرآن کے بارے میں علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قرآن اپنی گواہی خود دیتا ہے۔ یعنی اگر غور کرو کسی مسئلہ کو سمجھنا چاہو تو قرآن مجید اپنی آیات کی تشریح و تفصیل اپنی دوسری آیات کے ذریعے سے خود کرتا ہے۔ مثلاً سورہ المائدہ آیت نمبر ۵۵۔ **انما ولیکم اللہ و**

**سولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ و یؤتوں  
الزکوٰۃ و ہم را کعون .**

یقیناً (بے شک) ایک ولی تمہارا اللہ ہے دوسرا اُس کا رسول اور تیسرا وہ جو نماز قائم کرتا ہے اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتا ہے۔ ویسے تو پورا عالم اسلام اور کم از کم شیعہ اثنا عشریہ تو کوئی ہو ہی نہیں سکتا جو یہ بات تسلیم نہ کرے کہ۔

ایک ولی اللہ ہے۔ دوسرا اُس کا رسول (محمد مصطفیٰ) اور تیسرا ولی امیر المومنین علی بن ابی طالب ہے جس نے اللہ کے حکم کے مطابق حالت رکوع میں زکوٰۃ دی۔

## سورہ النساء آیت نمبر ۵۹۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَاعْلَمُوا  
أَنَّ اللَّهَ يَأْخُذُ بِالْعَهْدِ وَأَنَّ اللَّهَ شَهِيدٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اولی الامر کی۔

یعنی اطاعت کرو اللہ کی اطاعت کرو محمد رسول اللہ کی اور اطاعت کرو اولی الامر کی  
(امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ) کی اور ان کی اولاد سے آئمہ طاہرینؑ کی۔

قرآن مقدس میں ارشاد رب العزت ہے کہ

(1) حکم قرآن سے لو۔

(2) شہادتیں 3 دو یا 3 سے زیادہ دو

(3) ولایت تین کی مانو۔ اللہ۔ رسولؐ اور علیؑ (اولاد علیؑ آئمہ طاہرینؑ)

(4) اطاعت تین کی کرو اللہ۔ رسولؐ اور علیؑ۔

### تشہد

آپ کی علی خامنہ ای نے اپنی کتاب نماز کی کہدائیاں صفحہ نمبر 98 باب تشہد

تشہد نماز آیت اولی الامر کے تحت پڑھا جاتا ہے اَطِيعُوا اللَّهَ وَ

اطِيعُوا الرَّسُولَ وَ اُولَى الامر منکم۔ اطاعت اللہ کی کرو اطاعت رسولؐ

کی اور اولی الامر کی کرو۔ مذہب امامیہ کے ہر عالم نے اولی الامر سے مراد علی ابن ابی طالب

علیہ السلام ہیں اور آئمہ طاہرینؑ ہیں۔

تَوَاصَوْا بِمَوَاقِفِ الشَّهَادَةِ وَ اَشْهَدُوا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ



و اولادہ خُجج اللہ۔ کہنا بھی ضروری ہے بلکہ لازمی ہے  
القطرہ جلد دوم، صفحہ 59۔ تاویل آیات، جلد 1 صفحہ 24۔ تفسیر البرہان جلد 1 صفحہ  
44۔ کتاب التوحید صفحہ 191 علامہ شیخ صدوقؒ۔ کتاب معانی الاخبار جلد 1 صفحہ نمبر  
43 شیخ صدوقؒ۔ حضرت امام ششم سے کسی نے اللہ کے معنی دریافت کئے تو آپؑ نے  
فرمایا۔

الالف الا ء اللہ علی خلقہ بولا یقنا و لام  
لزومہ علی خلقہ بولا یقنا و الہاء ہوا ان لمن خلف  
آل محمدؐ۔

الف سے آلاء ہے یعنی وہ نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو ہماری ولایت کی صورت  
میں عطا کی ہیں۔ اور لام سے یہ مراد ہے کہ اس نے مخلوق پر (انسانوں پر نہیں) پوری مخلوق  
پر ہماری ولایت واجب نہیں لازم کر دی کیونکہ واجب ساقط بھی ہو سکتا ہے لازم ساقط نہیں  
ہوتا۔ اور حا سے مراد ہے کہ جو بھی آل محمدؐ کی مخالفت کرے اللہ اسے رسوا کر دیتا ہے۔

قرآن سورہ البقرہ آیت نمبر 283۔

ولا تکتبوا الشہدۃ و من یکتمہا فانہ ء اثم  
قلبہ و اللہ بما تعملون علیم۔

ایک شہادت (جو کہ خاص ہے) کو مکتوم چھپاؤ جو اس شہادت کو چھپائے گا وہ دل  
کا گنہگار ہوگا۔

## قرآن سورہ بقرہ آیت نمبر 140۔

وَمِنَ الظَّالِمِينَ كَتَمُوا شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ .  
اس شخص سے بڑا ظالم (بہت بڑا ظالم) کون ہو سکتا ہے جو اس شہادت کو چھپاتا  
ہے جو اللہ کی طرف سے ہے۔

### نوٹ۔

اسلام میں کوئی انسان بھی شہادت تو حید کو اور شہادت رسالت کو نہیں چھپاتا وہ کون  
سی شہادت عظمیٰ ہے جسے لوگ چھپا رہے اور اللہ انہیں اعظم بہت بڑے ظالم کہہ رہا ہے۔  
تفسیر صافی جلد 1 صفحہ 176۔  
مقدمہ مراۃ الانوار تفسیر البرہان ہاشم البحرانی صفحہ نمبر 46۔

يَكْتُمُ لَهُمْ شَهَادَةَ اللَّهِ لِمُحَمَّدٍ بَآلِ الْبُيُوتِ وَبِأَعْلَى  
بِالْوَصَايَةِ ۝

یہ چھپائی جانے والی شہادت وصایہ امیر المومنین علیہ السلام کے لیے ہے یہ  
چھپائی جانے والی شہادت مومن غدیر والی کو اعلیٰ ہے۔

## سورہ المنافقون آیات نمبر 1 تا 2۔

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا اتَّشَدُّ انْكَارُ  
مَوْلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ انْكَارُ رَسُولِهِ ۝ وَاللَّهُ يَشْهَدُ أَنَّ  
الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ۝ اتَّخَذُوا إِيمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا

عن سبیل اللہ ہ انہم ساء ما کانو یعلمون ہ

(اے میرے حبیبؐ) جب حیرے پاس منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً تو اللہ کا رسولؐ ہے اور اللہ بھی اس کا علم رکھتا ہے کہ ضرور تو اس کا رسولؐ ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً منافقین ضرور جھوٹے ہیں اپنی قسموں کے ذریعے سے لوگوں کو اللہ کی سبیل (امیر المؤمنین علیؑ) سے روکتے ہیں یقیناً وہ جو بھی عمل کرتے ہیں سب گناہ (نہرے) ہیں۔ گزارش ہے کہ

(1)۔ مشارق الانوار المتقین صفحہ 62 رجب البری

عبداللہ ابن عمرؓ نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ

ان علیا من منزله روح من الجسد

علیؑ کی منزلت میرے ساتھ ایسے ہے جیسے روح کی جسد (جسم) کے ساتھ۔

(2)۔ سیرت النبیؐ میں ڈاکٹر طفیل جلد ۱ اور القدر من آقائی مظفری ایران میں ہے کہ۔

حدیث رسولؐ !

ان علیا منی بمنزلتہ راس من بدنی ہ

حضورؐ فرماتے ہیں ! علیؑ کی منزلت میرے نزدیک دیکھی ہے جیسے سر کی بدن سے۔ سر بدن سے جدا کیا جائے تو زندگی نہیں رہتی۔ علیؑ اور محمدؐ جدا کرنے سے بدن سے سر کیسے جدا کیا جاسکتا ہے کان نہ ہوں تو زعمہ رہنا ممکن ہے آنکھ نہ ہو۔ ہاتھ نہ ہوں۔ پاؤں نہ ہوں تو زندگی باقی رہ سکتی ہے۔ مگر سر نہ رہے تو زعمہ رہنا ممکن نہیں۔ اسی لئے فرمایا کہ کسی جگہ پر علیؑ کو مجھ سے جدا کر دے گا ہے تشہد نماز بھی ہو تو سمجھ لو کہ سر کو تن سے جدا کر رہے ہو اور دین کو قتل کر رہے ہو۔

## سورہ تغابن آیت نمبر ۱۔

ۛ فَاٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَالنُّوْرَ الَّذِیْ اَنْزَلْنَا ۝

بس ایمان لاؤ اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور اُس نور پر جو ہم نے نازل کیا۔

کتاب سیر الصلوٰۃ علامہ مفتیؒ صفحہ 68 اور کتاب احتجاج طبرسی جلد 1

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

فَلْيُقَلِّبْ عَلَیْہِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰهِ ۝

تم میں سے جو کوئی جس وقت بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے فوراً کہے (بغیر توقف کے کہے) علیؑ امیر المؤمنینؑ ولی اللہ۔

### نتیجہ ماخوذ از صفحہ 98 تا 1۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں عقل عطا کی ہے دین میں ٹکراؤ تذبذب حاصل کرنے کے لئے سمجھ بوجھ کے لیے ذرا سوچو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رِیْبَ فِیْہِ ۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں

کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے یہ بے عیب خالق کی بے عیب کتاب ہے اس میں تذبذب حاصل کرو اور

(1) جو قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ کافر ہے۔

(2) جو قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ فاسق ہے۔

(3) جو قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ ظالم ہے۔

(4) ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

(5) تفسیر نمونہ۔ ظالم وہ ہیں جن کے بارے میں بروز قیامت مؤذن (علیؑ)

اعلان کرے گا کہ **اَلَا لَعْنَتُهُ اللّٰهُ عَلٰی الَّذِیْنَ كَذَبُوْا بِوَلٰیئِیْ**

**وَاسْتَخَفُّوْا بِحَقِّیْ** .

(6) مسائل الشریعہ میں محمد حسین ذکھواور وسائل الشریعہ میں خرماعلی فرماتے ہیں کہ

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔

(7) ہر نماز کے وقت جب یہ (منکر) لوگ پڑھتے ہیں تو (رحمت کی بجائے) اُن پر خدا

کی لعنت نازل ہوتی ہے اس لئے کہ یہ ہمارے حق کا انکار کرتے ہیں اور ہمیں جھٹلاتے ہیں۔

جو اللہ کی سبیل (ولایت امیر المومنینؑ) سے لوگوں کو روکے اُس کے اعمال جو بھی

کرتا ہے گناہ ہیں۔

(8) سورہ آل عمرانؑ۔ وہ لوگ جو ایمان لانے کے بعد (یعنی ولایت علیؑ کی

گواہی) انکار کر دیتے ہیں اور صرف احمد ان محمد الرسول اللہ کی گواہی دیتے ہیں وہ کافر ہیں

ظالم ہیں اللہ انہیں ہدایت نہیں کرے گا۔

(9) جو ایمان (ولایت علیؑ) کا انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے سارے اعمال جہد کر

لیتا ہے اُس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

(10) اے میرے رسولؐ علیؑ کا نام بلند آواز سے نہیں درمیانی آواز سے لے کر علیؑ

سے نہ چھپا تاؤ مگر میں تجھے اعلانیہ کہنے کا حکم نہ دوں۔

(11) اے میرے رسولؐ اب علیؑ کا اعلان بھی کر اور عملاً بھی دکھا کہ جس کا تو مولا ہے

اُس کا علیؑ مولا ہے۔

(12) علیؑ کی ولایت کی گواہی جب رسولؐ نے تولاً اور فعلاً دونوں طرح سے دے دی تو اللہ تعالیٰ نے کہا آج میں نے دین اسلام کو مکمل کیا ہے اور میں تیرے دین سے راضی ہوں۔

(13) رسولؐ نے خوش ہو کر اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ میری رسالت اور علیؑ کی ولایت کی وجہ سے آج دین اسلام پر راضی ہوا اور اُسے مکمل کرنے کا اعلان کیا۔

(14) امام صادق آل محمدؑ نے فرمایا کہ اللہ کے حکم نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر اس سے بھی بڑا ہے کہ بارے فرمایا کہ نماز ہماری ولایت ہے اور فحش اور منکر ہمارے دشمن کا نام ہے۔

(15) اللہ کے حکم اور میرا ذکر نماز سے بڑا ہے کہ بارے مصوم نے اصول کافی میں فرمایا کہ (لَعَنَ ذَكَرَ اللَّهِ وَنَعْنِ الْكَبَرِ) ہم ہیں اللہ کا ذکر اور ہم ہی بڑے (اکبر) ہیں۔

(16) اللہ نے سورہ معارج میں نمازیوں جنتی لوگوں کی نشانی یہ بتائی کہ جو شہادت (کم از کم تین یا اس سے زیادہ گواہیاں) پر قائم ہیں۔

(17) اور جو لوگ اُس شہادت کو چمپاتے ہیں جو اللہ کی طرف سے ہے اس کے باوجود کہ اللہ نے کم از کم 3 شہادتوں کا حکم دیا ہے۔ تین ولایتوں کا حکم دیا اور 3 اطاعتوں کا حکم دیا اللہ کی نظر میں بھی سب سے بڑے عالم (یعنی اہل علم) ہیں۔

(18) اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی نشانی یہ بتائی کہ جو توحید اللہ اور اُس کے رسولؐ کی گواہی تو دیتے ہیں مگر اللہ کہتا ہے یہ منافق ہیں کیونکہ یہ لوگوں کو اللہ کی سبیل (ولایت علیؑ)

سے روکتے ہیں۔

میرے مومنین بھائیو خدا کے واسطے رسولؐ اور آل رسولؐ کے واسطے اپنی آخروی زندگی کی کامیابی کے واسطے ان اٹھارہ عدد گزراشات کو بار بار پڑھو اور پھر فیصلہ کرو کہ اللہ کے قرآن میں شہادات کا ذکر ہے شہادتیں کا پورے قرآن میں ذکر نہیں تو پھر تم بھی سوچو کی جگہ سے باہر نکلو اور اشہد ان علیا ولی اللہ کی شہادت دے کر فادہ غلو فی اسلام کا فہ کے تحت مکمل طور پر اس دین اسلام میں داخل ہو جاؤ جو دین مکمل علی و آلہ علیہ علی کے اعلان سے ہوا۔

سب درباب مدینہ اعلم

ظہور اختر خان روکھڑی ایم اے

8 ذی الحج 1434 ہجری

## (باب نمبر 2)

### کتاب اربعہ اور شہادت ثالثہ

کتاب اربعہ میں من لاصحفرہ الفقہ - تالیف الشیخ الصدوق ابی جعفر محمد بن علی ابن  
الحسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی -

جلد اول صفحہ نمبر 211 حدیث نمبر 938۔

و قال حلبی له اسمی الائمہ فی الصلوٰۃ ؟ قال

اجملہم ۔

اور حلبی نے ایک مرتبہ حضرت امام صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا ہم نماز میں آئمہ  
علیہم السلام کے نام لے سکتے ہیں آپؑ نے فرمایا ہاں اجملہم ذکر کرو۔

امام ششمؑ نے فرمایا۔ ”اجملہم“ مختصر لے سکتے ہیں یا اجملہم کا دوسرا معنی  
ہے خوبصورت کر کے لے سکتے ہو بڑے حسن و جمال سے نام لے سکتے ہو نماز میں آئمہ  
ظاہرین علیہم السلام کے۔

صفحہ نمبر 312 حدیث نمبر 1415۔

ابان بن عثمان نے حلبی سے روایت کی ہے کہ اس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام  
سے عرض کیا کہ کیا میں نماز میں آئمہ کا نام لوں آپؑ نے فرمایا ان سب کا اجمالی طور پر ذکر  
کرو۔

کتاب من لاصحفرہ الفقہ تالیف شیخ صدوق - جلد 1 صفحہ نمبر 202۔

بعد از تکبیر نماز شروع کرنے سے پہلے دعائے توجہ پڑھو اس طرح





و جهت و جهی للذی فطر السموات و الار  
ض علیٰ ملئہ ابراہیم و دین محمد و منها ج علی  
حنیفا مسلما و ما انا من المشرکین ان صلاحی و  
نسکی و ما خیائی و مماتی للہ رب العالمین لا شر  
یک له و بذالک امرت و انا من المسلمین .

میں نے اپنا رُخ موڑا اس ذات کی طرف جس نے آسمانوں اور زمینوں کو  
پیدا کیا ہے ملتِ ابراہیم دینِ محمدؐ اور مسلکِ علیؑ پر قائم رہتے ہوئے سیدِ عالمین ہوں  
میں مشرکوں میں نہیں ہوں میری نماز میری عبادت میرا جینا میرا مرنّا تمام عالمین کے رب  
کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمین (حسینؑ)  
کرنے والوں میں سے ہوں۔

کتاب من لا یحضر الفقیہ جلد اول صفحہ نمبر 221 حدیث نمبر 967۔

اللهم انی اشهدک و اشهد ملائکتک و  
انبیاءک و رسلک و جمیع خلقک انک  
(انت) اللہ ربی و الا سلام دینی و محمد نبی و علیا  
و الحسن و الحسین و علی بن الحسین و محمد بن  
علی و جعفر بن محمد و موسیٰ بن جعفر و علی بن

موسىٰ و محمد بن على بن محمد والحسين بن  
على و الحجة بن الحسن بن على آئمتى بهم اتولى و  
من اعدائهم البراء .

ترجمہ مجددہ شکر۔ عبداللہ بن جبر نے حضرت موسیٰ بن جعفرؑ سے روایت کی  
ہے اس کا بیان ہے کہ وہ جنابؑ ”مجددہ شکر میں یہ کہا کرتے تھے۔ اے اللہ میں تجھے گواہ کر  
کے کہتا ہوں اور تیرے ملائکہ اور تیرے انبیاء اور تیرے رسولوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بنا  
کر کہتا ہوں کہ بیشک تو ہی میرا رب ہے اور اسلام میرا دین ہے محمد میرے نبیؐ ہیں اور  
حضرت علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ علیؑ بن حسینؑ، محمد بن علیؑ، وجعفرؑ بن محمد موسیٰ بن  
جعفر علیؑ بن موسیٰؑ و محمد بن علیؑ بن علیؑ بن محمد حسنؑ بن علیؑ والحدیث بن حسنؑ بن علیؑ  
میرے آئمہ ہیں۔ میں ان سے محبت کرتا ہوں اور ان کے دشمنوں سے برات کا اظہار کرتا  
ہوں۔ یحرمین بار اللہم انی اشہدک دم المظلوم۔

اے اللہ میں تجھے خونِ مظلوم کی قسم دیتا ہوں۔ مجددہ شکر میں علیؑ سے لیکر امام زمانہؑ تک جملہ  
آئمہ طاہرینؑ کے نام لینا آئمہ کی سنت ہے۔

(2)۔ کتاب مصطب الشافی کتاب الصلوٰۃ۔ ترجمہ۔ فروع کافی جلد 2 صفحہ 101 تا  
102 باب نمبر 29۔

۔ علامہ فہامولانا الشیخ محمد یعقوب کلینیؒ

عن منصور عن بکر بن حبیب قال قلت لابی  
جعفر علیہ السلام ای شیء اقول فی التشہد و

## لقنوت : قال باحسن ما علمت فاء له لو كان مو قتا لهلك الناس.

ترجمہ: میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا تشہد اور قنوت میں کیا پڑھا جائے فرمایا۔ جو سب سے اچھا جانو (احسن ذکر) اگر محسن ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔ کیا کائنات میں خدا اور رسول اللہ کے ذکر کے ساتھ علی ولی اللہ سے احسن ذکر کوئی ہے سب سے احسن ذکر تو حیدر رسالت کے ساتھ علی کا ہی ہے۔ اور غور کرو وہ کون سا ذکر تھا جس کا اگر پابندی سے کرنے کا حکم دے دیا جاتا تو لوگوں کی ہلاکت کا ڈر تھا۔

### نمبر 2 فروع کافی جلد 2 صفحہ نمبر 87۔

میں نے امام علیہ السلام سے دریافت کیا کہ سجدہ شکر میں کیا کہا جائے۔ فرمایا سجدہ میں کہو۔  
اللهم انی اشهدک واشهد ملائکتک و  
انبیاءک و رسلک و جمیع خلقک انک اللہ ربی  
والا سلام دینی و محمد بنی و علیا و فلانا فلانا الی  
آخر ہم آئمی بہم اتولی و من عد و ہم التبراء .

ترجمہ یا اللہ میں گواہ کرتا ہوں تجھ کو تیرے ملائکہ کو تیرے انبیاء و مرسلین کو اور تیری تمام مخلوق کو اے اللہ تو میرا رب ہے اسلام میرا دین ہے محمد میرے نبی ہیں علی اور فلاں فلاں آخری امام تک یہ میرے امام ہیں میں ان سے محبت کرتا ہوں اور ان کے دشمنوں سے بیزار

ہوں۔

### (3) تہذیب الاحکام جلد 1 طبع ایران حجاب اول

شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی قدس سرہ۔ صفحہ نمبر 163۔ کتاب الصلوٰۃ  
باب التسمیات

قال ابی جعفر ای شئی اقول فی التشہد والقنوت  
قال قل باحسن ما عملت فانه لو کان موقتا لہلک  
الناس .

ترجمہ۔ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ تشہد اور قنوت میں وہ پڑھو جو سب سے اچھا  
جانو (احسن ذکر) اور اگر محین (مقرر) ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔

تہذیب الاحکام۔ جلد اول، صفحہ 165 شیخ طوسیؒ

سجدہ شکر میں کتاب الصلوٰۃ تکبیرات ابابعد اللہ علیہ السلام۔

قال قل فی کل صلوٰۃ فریضہ رضیت باللہ و  
محمد نبیا وبالاسلام دینا وبالقرآن کتابا وبالکعبۃ  
قبلہ وبعلی ولیا واما ما بالحسن والحسین والا  
ثمہ صلوٰۃ اللہ علیہم اللہم انی رضیت بہم آمنا  
وصتی لہم انک علی کل شی قدیر .

ترجمہ: ابا عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام نمازوں میں (فرض نمازوں) پڑھو میں راضی ہوں کہ اللہ میرا رب ہے محمدؐ میرا نبی ہے اسلام میرا دین ہے قرآن کتاب ہے اور کعبہ قبلہ ہے اور علیؑ میرا ولی اور امام ہے اور حسنؑ و حسینؑ اور آئمہ طاہرینؑ علیہ السلام میرے امام اور آئمہ ہیں اے اللہ تو ان سے راضی ہو جن سے یہ راضی ہیں۔

(4)۔ کتاب الاستبصار۔ شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی جلد

اول۔ صفحہ 342۔

مسائل ابا جعفر علیہ السلام عن العشد فقال:

لو كان كما يقولون واجبا على الناس هلکوا.

حضرت امام محمد باقرؑ سے کسی نے سوال کیا کہ مولا تشہد نماز میں کیا پڑھنا واجب ہے۔ کیا پڑھنا چاہیے۔ مولانا نے جواب میں فرمایا اگر تشہد میں اگرچہ جس طرح کہتے ہیں واجب کر دیا جائے تو لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔

کتاب مستطاب الثانی اصول کافی۔ مولانا الشیخ بن محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ۔

جلد 1 صفحہ نمبر 272 بات النوادر حدیث نمبر 4۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز

وجل واللہ الا سماء الحسنی فادعوه بها قال نحن

واللہ الا سماء الحسنی التي لا یقمل اللہ من البعاد

عملاً الا بمعرفتنا ہ .

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ واللہ الا سماء الحلی کے متعلق فرمایا ہم ہیں اللہ کے اسماء الحلی بغیر ہماری معرفت کے بندوں کا کوئی عمل قابل قبول نہ ہوگا۔

### أصول کافی

#### جلد اول صفحہ نمبر 273 باب النوادر حدیث نمبر 5

قال قال ابو عبد الله عليه السلام ان خلقنا فاحسن خلقنا وصورنا فاحسن صورنا وجعلنا عينه في عباده ولسانه الناطق في خلقه ويره اليسوطه على عباده بالبراقه والرحمته وجهه الذي يورث منه وبابه الذي يدل عليه وخزانه في سمائه وارضه بنا العرش الاشعار وايغت الشمار وجرت الانهار وبنا ينزل غيث السماء وينت عشب الارض وبعادتنا عبد الله ولولا نحن ما عبد الله.

فرمایا: ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا اور بہترین صورت دی اور ہم کو اپنے بندوں میں اپنی آنکھ قرار دیا اور اپنی مخلوق پر لسان ناطق بنایا اور بندوں پر ہم کو دست کشادہ قرار دیا مہربانی اور رحمت کے لئے اپنا وجہ بنایا جس سے اس کی طرف توجہ کی جاتی ہے اور ہمیں اپنا دروازہ قرار دیا جس سے اس کی طرف پہنچنا ہوتا ہے ہم زمین و آسمان میں اس کے خزانہ ہیں ہماری وجہ سے درخت پھل لاتے ہیں ہماری وجہ سے پھل پکتے ہیں اور انہار جاری ہوتے ہیں اور ہماری وجہ سے بادل برستے ہیں اور زمین پر گھاس اگتی ہے ہماری عبادت کی وجہ سے خدا کی عبادت ہوئی اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔

## أصول کافی جلد اول صفحہ نمبر 275

قال سمعت ابا جعفر عليه السلام يقول بنا عبد الله و  
بنا عرف الله و بنا و حد لله تبارك و تعالى و محمد حجاب  
الله تبارك و تعالى .

فرمایا، امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کی عبادت ہماری وجہ سے ہوئی۔ اللہ کی معرفت  
ہماری وجہ سے ہوئی۔ اللہ کی وحدانیت ہماری وجہ سے قائم ہوئی اور محمد اللہ کے حجاب ہیں۔  
صفحہ نمبر 274۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ

نحن حجة الله ونحن باب الله ونحن لسان الله و  
نحن وجه الله ونحن عين الله في خلقه ونحن ولاه امر  
الله في عبادته .

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم حجت اللہ ہیں ہم باب اللہ ہیں ہم لسان اللہ  
ہیں ہم وجہ اللہ ہیں ہم اس کی مخلوق میں عین اللہ ہیں۔ ہم اس کے بندوں میں اولی الامر ہیں۔

## أصول کافی جلد 2 صفحہ نمبر 507

عن ابی جعفر علیہ السلام قال !

اوحى الله الى نبيه صلى الله عليه وآله وسلم فا  
ستمسك بالذي اوحى اليك انك على صراط  
مستقيم هـ - (سورة الزخرف آیت ۲۳)

قال انك على ولايته على و على هو الصراط المستقيم.  
امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ آیہ ”اے رسولؐ مضبوطی سے قائم رہو اُس پر جو تمہیں وحی کی گئی ہے کہ تم صراطِ مستقیم ہو۔“

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا کہ ”اے رسولؐ تم ولایت علی علیہ السلام پر قائم رہو اور علی علیہ السلام ہی صراطِ مستقیم ہے۔“

### اصول کافی جلد 2 صفحہ 510

امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کے قول فاقم وجهک للذین حنیفاً قال  
ہی الولايتہ ہ .  
آیہ اے رسولؐ دین حنیف پر ثابت قدم رہو کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس سے مُراد ولایت ہے۔

### اصول کافی جلد 2 صفحہ 512

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما لته عن تفسیر  
ہذہ الايتہ ما سئلکم فی سقرہ قالو لم نک من  
المصلین ہ . (سورہ المدثر، آیت ۴۳، ۴۲)  
قال عنی بہا لته نک من اتباع الائمة الذین .

حضرت ابو عبد اللہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی راوی نے کہ (جنت والے دوزخ والوں سے پوچھیں گے) تمہیں دوزخ کی طرف کیا چیز لے آئی وہ کہیں گے ہم نماز گزار نہ تھے آپ نے فرمایا اس سے مُراد یہ ہے کہ ہم ان ائمہ کے پیرو نہ تھے جن کی شان میں یہ



آیت ہے۔

## اصول کافی جلد 2 صفحہ 512 تا 513

عن ابی حمزہ قال سالت ابا جعفر علیہ السلام عن قول اللہ تعالیٰ ہ قل انما اعظکم بواحدة ہ۔  
(سورہ الباقہ ۳۶) فقال انما اعظکم بولایتہ علی علیہ السلام  
(ہی الواحدة التي قال اللہ تبارک و تعالیٰ ہ۔  
آیہ میں تم کو ایک کی نصیحت کرتا ہوں، کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس ایک  
سے مراد ولایت علیؑ ہے۔

## کُتب اربعہ اور شہادۃ اللہ ایک تجزیہ

- (1)۔ الشیخ طوسی "معنی الاستبصار نے اپنی کتاب الغرر است
- (2)۔ ابن شہر آشوب نے اپنی کتاب "معالم" میں۔
- (3)۔ علامہ رازی نے اپنی کتاب "الذریعہ" میں۔
- (4)۔ علامہ بہائی کے والد بزرگوار شیخ حسین بن عبد الصمد نے اپنی کتاب "الدراۃ" کی یہ عبارت نقل کی ہے کہ و اصولنا الخمسة الکافی و مدینتہ العلم و من لا یحضرہ الفقیہ و التہذیب و الاستبصار۔  
ہمارے مذہب کی اصولی کتابیں پانچ ہیں۔

- |           |                 |                        |
|-----------|-----------------|------------------------|
| (1) کافی  | (2) مدینۃ العلم | (3) من لا یحضرہ الفقیہ |
| (4) تہذیب | (5) الاستبصار   |                        |

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے زمانے میں کتاب مدیۃ العلم موجود تھی۔ بعد میں ضائع ہو گئی۔

(5) علامہ باقر مجلسیؒ نے اس کی تلاش کے لئے ذریعہ خرچ کیا مگر کتاب نہ مل سکی۔

(6) کتاب الذریعہ میں ہے کہ سید محمد باقر جیلانی نے اس کتاب مدیۃ العلم کے حصول کے لئے بدیع رقم خرچ کی مگر کامیاب نہ ہوئے۔

(7) علامہ ابن طاہری علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب فلاح السائل میں اور شیخ جمال الدین بن یوسف حاتم نقیہ شافعی نے اپنی کتابوں میں کتاب مدیۃ العلم سے کافی روایات نقل کی ہیں۔

### نوٹ۔

مندرجہ بالا حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب شیعہ کی ”کتاب خمسہ“ تھیں جس میں سے ایک کتاب مدیۃ العلم جو کہ شیخ صدوق کی کتاب تھی اور من لاصحروہ الفقہ سے بڑی کتاب تھی ضائع ہو گئی۔

علاوہ ازیں ہمارے آئمہ اور بزرگ علماء کی ہزاروں تصانیف ضائع ہو گئیں جو شائع نہیں ہو سکیں مثلاً

(1) کتاب الذریعہ الی تصانیف الشیعہ میں آقائے بزرگ تہرانی نے لکھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب نے 739 کتابیں لکھیں جن میں سے کوئی بھی ہمارے پاس نہیں ہے۔

(2) مندرجہ بالا کتاب میں بزرگ تہرانی مزید تحریر فرماتے ہیں کہ آبان بن تغلب نے 130,000 ایک لاکھ تیس ہزار احادیث بیان کیں۔

آل ایمن نے 160,000 ایک لاکھ ساٹھ ہزار احادیث بیان کیں۔

یونس بن عبدالرحمن نے کئی ہزار احادیث بیان کی ہیں۔

کیا وجہ تھی کہ یہ لاکھوں احادیث اور ہزاروں کتابیں ضائع کر دی گئیں۔

علامہ آقائی محمد مہدی آصفی مقدمہ شرح لحدہ مستحیہ میں لکھتے ہیں کہ آل محمدؑ کو جس سیاسی دباؤ سے گزرنا پڑا اور حکومت کے دباؤ کی وجہ سے فقہ کے راوی تشیع تہمت سے بچنے کے لئے آئمہ کو ملتے ہی نہیں تھے اور اگر امامؑ راستے میں بل جاتے تو راستہ تبدیل کر لیتے اور رات کو چھپ کر ملتے۔

ہمارے آئمہ علیہ السلام پر ایسا وقت بھی آیا کہ فقہی مسائل میں اختلاف کے باوجود چشم پوشی کرتے اور فقہی احکام آئمہ علیہ السلام خود چھپا لیتے اور پھر غلطی میں اصحاب کو بتا دیتے اور چھپانے کی علت بھی بتاتے فقہ اسلام میں قیاس کا نام ہے۔

### نتیجہ

کتاب اربعہ میں امام محمد باقرؑ سے یہ روایت کہ اگر ہم شہد قین کر دیتے تو ہمارے ماننے والے ہلاک ہو جاتے اور ساتھ یہ فرمادیا کہ شہد اور قوت میں احسن ذکر کرو کیا یہی اشہد ان علیا ولی اللہ کی کو اسی تو نہیں اور وسائل الشیعہ میں سرکارِ مرقہ عالمی نے لکھا کہ طریقہ اہل بیت علیہم السلام سے مروی احادیث کی کتابیں جو آئمہ علیہ السلام کے اصحاب نے لکھیں ان کی تعداد (6600) تھی۔ اب کن لہجے کتنی آپ کے پاس ہیں اور باقی کہاں ہیں اور کیوں اور کس وجہ سے ضائع کر دی گئیں ہیں غور کرنا آپ کا فریضہ ہے۔

( باب نمبر 3 )

احادیث قدسی اور محمدؐ و آل محمدؑ کے فرمودات اور

ولایت علیؑ اور آئمہ طاہرینؑ

حدیث قدسی

عن الرب العلی انه قال لا دخلن الجنة من اطاع  
علیہا وان عصا فی ولا دخلن النار من عصاه وان اطاعنی ہ۔  
ترجمہ: میں اُسے جنت میں داخل کروں گا جو علیؑ کا اطاعت گزار ہو میرا چاہے کتنا گری  
کیوں نہ ہو اور میں جہنم میں ڈالوں گا اُسکو جو میرا چاہے اطاعت گزار ہو لیکن علیؑ کا دشمن ہو۔

حوالہ جات

- (1) جواہر السینۃ السلامہ شیخ خرعالی صفحہ نمبر 524۔
- (2) کوکب ذری۔ صالح محمد کشفی حقی صفحہ نمبر 163۔
- (3) کوکب مفیہ (کوکب مفیہ) محمد حسین ذکوسر گودھا صفحہ نمبر 480۔
- (4) کشف الیقین علامہ علی۔ صفحہ نمبر 08۔
- (5) المشارق الانوار الیقین علامہ حافظ رجب البری علی۔ صفحہ نمبر 153 اردو، صفحہ نمبر 145 عربی۔
- (6) انوار القرآن سید راحت حسین سہارنپوری۔
- (7) تفسیر کشاف۔
- (8) البرہان مقدمہ مراجع الانوار در مشکوٰۃ الاسرار صفحہ 23۔

(9) اکمال الدین بولایت امیر المؤمنین۔ علامہ سید غار عباس نقویؒ

(10) الطوبی۔ سید ابو محمد نقوی صفحہ 83۔

(11) تفسیر حدی المتعین۔ سید ابو محمد نقوی

(12) اُمّالی۔ شیخ الصدوق مجلس 94 حدیث 10

(13) امامت و ولایت۔ علامہ الشیخ الصدوقؒ، صفحہ نمبر 71

(14) کشف الاحکام۔ علامہ باقر ثار زیدی کراچی

### حدیث نمبر 2:

کتاب مشکوٰۃ الانوار۔ شیخ الاسلام علامہ محمد اسماعیل طبری صفحہ نمبر 203 ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے سارے شیعہ جنت میں جائیں گے خواہ وہ نیک ہوں یا بد لیکن جنت میں اُن کے درجات اعمال صالح کی وجہ سے ہوں گے۔  
شیعہ کے معنی: جو علیؑ اور اولاد علیؑ علیہ السلام سے پیار کرے وہ شیعہ ہوتا ہے  
(لسان العرب + لغت + النجد وغیرہ)

### حدیث نمبر 3:

امالی شیخ مفید، صفحہ نمبر 153 فرمان امام ششمؑ مولا جعفر صادق علیہ السلام نے میرے فرمایا۔

وہ لوگ جو عمل صالح کرتے ہیں مگر ہمارا مقام نہیں پہنچاتے جہنم میں ہو گئے اور وہ لوگ جو ارتکاب گناہ کرتے ہیں۔ مگر ہمارا مقام پہنچاتے ہیں جنت میں ہوں گے۔

### حدیث نمبر 4:

امالی شیخ صدوقؒ صفحہ نمبر 223 حدیث ثانی۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک وہ میرے رسولؐ احمد مجتبیٰ کی نبوت کے ساتھ ولایت (علیؑ) کا اقرار نہ کرے۔

### حدیث نمبر 5 :

وسائل الشیعہ جلد اول صفحہ 10 نورالابصار صفحہ 103 ابن مسعود نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آل محمدؑ کی ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

### حدیث نمبر 6 :

امالی شیخ مفید صفحہ نمبر 70 + تفسیر البرہان از علامہ ہاشم البحرانی جلد اول صفحہ نمبر 279 امالی الشیخ طوسی صفحہ 367۔

والذی نفس محمد بیدہ لو ان احدہم وافی  
بعمل سبعین نبیا یوم القیامہ ما قبل اللہ منہ حتی یوافی ہوا  
یتی وولا یتہ علی بن ابی طالبؑ  
اس ذات کی قسم جس کے بعد قدرت میں محمدؐ کی جان ہے اگر کوئی شخص قیامت  
کے دن ستر (70) نبیوں کے عملوں (ثواب) کے ساتھ آئے تو خدا اس کے عملوں کو بھی  
قبول نہیں کرے گا اگر وہ میرے ساتھ علیؑ علیہ السلام کی ولایت کو نہ ماننا ہو۔

## چہل حدیث آقائے ضیعی

مومن کا گناہ منافق کی نیکی سے بہتر ہے

حدیث نمبر 7-

کتاب - احتجاج، تالیف شیخ طلیل ابو منصور احمد بن علی بن ابی طالب طبری  
جلد اول صفحہ نمبر 334۔ طبع تہران، ایران (عربی) قاری

فاذا قال احدكم لا اله الا الله محمد رسول الله فليقل على امير المؤمنين .

ترجمہ:- صفحہ نمبر 334 قاری۔ پس ہر کلام از شکاک کی گویہ ! لا اله الا الله محمد رسول الله بلا فاصلہ بگوید علی امیر المؤمنین .  
ترجمہ اردو:-

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ تم میں سے جب بھی کوئی لا اله الا الله محمد رسول الله کہے اُس پر واجب ہے (وہ فوراً بغیر توقف کے) وہ فوراً علیؑ امیر المؤمنینؑ بھی کہے۔  
علاوہ ازیں درج بالا حدیث بحار الانوار، اور القطرہ مرغ بحار مناقب النبی والہرۃ آیت الله سید احمد مستطیٰ میں بھی موجود ہے۔

اب گزارش یہ ہے کہ قرآن کی آیت اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اور انما ولیکم الله --- را کعون -

اور وہم شہادتہم قائمون کے تحت مندرجہ بالا فرمان مصوم فرمان امام جعفر صادقؑ کے مطابق جہاں بھی لا اله الا الله محمد رسول یا اشہدان لا اله الا الله و اشہدان محمد الرسول ا

لِلّٰہِ آئے گا چاہے وہ کلمہ ہو چاہے اذان چاہے اقامت ہو چاہے شہد نماز ہر جگہ ہر وقت ا  
شہد ان علیاً ولی اللہ۔ (علیؑ کا ذکر) ساتھ آنا واجب ہے۔

حدیث نمبر 8 :

القطرہ سید احمد مستطاب جلد اول صفحہ 333 بحار الانوار جلد 39 حدیث  
2547 امامی شیخ صدوق جلد 2 صفحہ 645 مجلس چورانوے۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله قال الله جل جلاله لولا  
اجتماع الناس كلهم على ولايت علي ما خلقت النار ه۔  
ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا۔ اللہ نے فرمایا اگر تم لوگ علیؑ علیہ السلام  
کی ولایت پر جمع ہو جاتے تو میں دوزخ (جہنم) کو خلق ہی نہ کرتا۔

وجہ یہ ہے کہ کتاب القطرہ من بحار مناقب النبی والحرۃ جلد اول صفحہ نمبر 334 اردو ایڈیشن  
پر ہے کہ خوارزمی انس بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔

حُب علي ابن ابي طالب حسنة لا تنصر معها  
سینتہ و بغضہ مستہ لا تنفع معها حسنة ه۔

مناقب خوارزمی: 75 حدیث 54 مصباح الانوار صفحہ 127 مدارج المودۃ صفحہ 91  
علیؑ ابن ابی طالبؑ کی محبت ایسی نیکی ہے کہ اس کی موجودگی میں کوئی گناہ  
نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اس کی دشمنی ایسی بدی ہے اور گناہ ہے جس کی موجودگی میں کوئی  
نیکی قائم نہیں دے سکتی۔

آب درج بالا 2 حدیثوں سے یہ بات عیاں ہے کہ جہنم، دوزخ، صرف اور صرف  
مخالفتان ولایت علیؑ منکران ولایت علیؑ ہی کے لئے بنائی گئی ہے اگر تمام اللہ تعالیٰ کی مخلوق



ولایت علیؑ پر جمع ہو جاتی تو اللہ تعالیٰ جہنم کو بنا تا ہی نہیں۔

اب جہاں تک قرآن میں **فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ** کی آیت ہے تو اس سے یقیناً وہی نمازی مراد ہونگے جو امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کا اقرار نہیں کرتے کیونکہ علیؑ کی ولایت کے ساتھ تو گناہ نقصان دے بھی نہیں سکتے تو پھر غفلت یا کمزوری کیسی۔

### حدیث نمبر 9:

تفسیر میاشی جلد اول صفحہ نمبر 245، 246 حدیث نمبر 149

تفسیر الصانی جلد دوم محمد بن مرتضیٰ المعروف ملا فیض کا شانی صفحہ نمبر 300 تا 301

ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء .

اللہ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ کسی کو اس کا شریک قرار دیا جائے۔ لیکن اس کے برادر مرے گناہوں کو اے علیؑ تمہارے شیعوں اور محبوں میں سے جسے چاہے معاف کر دے گا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا میں نے کہا یا رسول اللہؐ کیا یہ ہمارے شیعوں کے لئے ہے تو آپؐ نے فرمایا۔

ای و ربی انه لشیعتک۔ میرے رب کی قسم یہ تمہارے شیعوں کے لئے ہے۔ (من لاسخضرہ الفقہ جلد چہارم، صفحہ 295 حدیث نمبر 892)

تفسیر میاشی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء۔ کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو معاف نہیں کرے گا۔ جو ولایت علیؑ کا انکار کرے گا۔ ویغفر ما دون ذلك لمن يشاء۔ کا مفہوم ہے کہ جو

فخص علیؑ سے محبت کرے گا اُس کے تمام گناہ معاف کر دے گا۔ کتاب التوحید علامہ الشیخ الصدوق صفحہ نمبر 409 حدیث نمبر 9 پر ہے کہ امیر المومنینؑ (علیؑ) سے روایت ہے کہ قرآن کی آیتوں میں سب سے پسندیدہ مجھے یہ آیت لگتی ہے۔

ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء .

حدیث نمبر 10 :-

کمال الذیارات۔ تالیف ابو القاسم جعفر بن محمد بن جعفر بن موسیٰ بن قولویہ قمی متوفی 368ھ۔ صفحہ نمبر 242..241 فرمان حضرت امام ابو عبد اللہ مسیح بن عبد المطلب نے روایت کی ہے کہ

”کوثر پر امیر المومنینؑ ہوں گے اُن کے ہاتھ میں عروج کا عصا ہوگا جس سے وہ ہمارے دشمنوں کو وہاں سے دُور کریں گے اُن میں سے ایک شخص کہے گا۔ (انی اشہد الشہادۃ تین) میں تو دونوں شہادتیں (یعنی توحید اور نبوت کی شہادت) دیتا ہوں تو آپؑ کہیں گے اپنے امام کے پاس جاؤ اور اُس سے کہو کہ وہ تمہاری شفاعت کرے تو وہ کہے گا میرا امام جس کا آپؑ ذکر کر رہے ہیں مجھ سے بیزار ہو گیا ہے تو آپؑ اُسے حکم دیں گے کہ دور ہٹ جاؤ۔ جس کو تم نے دُنیا میں اپنا بیٹا بنا رکھا اور جس سے تم دوستی کرتے رہے اُسی سے مانگو اگر وہ تمہارے نزدیک تمام مخلوق میں بہتر تھا تو اب بھی اُسی سے کہو کہ وہ یہاں تمہاری شفاعت کرے کیونکہ سب سے بہتر تو وہ ہے جس کے پاس شفاعت ہے وہ کہے گا کہ میں پیاس سے ہلاک ہو رہا ہوں آپؑ اُسے فرمائیں گے کہ اللہ تیری پیاس کو اور زیادہ کرے (مسح کا بیان ہے)

میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں وہ حوض کوثر کے قریب کیسے چلا جائے گا؟ حالانکہ کوئی بھی اس پر قادر نہیں ہوگا آپ نے فرمایا۔

وہ دُنیا میں بری چیزوں سے پرہیز کرتا رہا اور جب ہم اہل بیتؑ کا ذکر کرتا تو ہمیں برا کہنے سے بھی باز رہتا اور کئی ایسی چیزیں کو اُس نے ترک کئے رکھا جن پر دوسرے لوگ جرأت کر لیتے تھے مگر یہ ہماری محبت کی وجہ سے اور ہمیں چاہنے کی وجہ سے اس طرح نہیں کرتا تھا۔ بلکہ اپنی عبادت میں زیادتی اور تدین کی وجہ سے اس طرح کرتا تھا تو جب وہ اس طرح اپنے آپکو مشغول رکھتا تو لوگوں کو اچھائی یا بُرائی سے یاد کرنے کی اُسے فرصت ہی نہ ہوتی مگر اُس کا دل منافق تھا۔ اور اُس کا دین نا صبی تھا۔ وہ ماضی کے خلفاء کا دوست اور ان دو کو سب پر مقدم رکھتا تھا۔

قول مترجم صفحہ نمبر 242 علامہ سید اقرار حسینؒ زیدی۔

کوئی بھی معقول انسان اس حدیث کو پڑھ کر سوچ سکتا ہے کہ ”شہادتین“ پر اکتفا کرنے والے وہی لوگ ہوں گے جو باطل اماموں کے پیروکار ہوں گے جن کے دل میں محبت اہل بیتؑ نہیں ہوگی لیکن وہ اپنی عبادت میں شدید مشغول کریں گے اور اسی کو اپنے لئے باعث نجات سمجھیں گے ایسے شخص کو امامؑ نے نا صبی کہا ہے اور یہ وہ شخص ہے جو حوض تک پہنچ تو جائے گا لیکن اُسے وہاں آپ کوثر پینا نصیب نہیں ہوگا اور اُسے وہاں سے دھکیل دیا جائے گا۔

مومنین اس حدیث پر سنجیدگی سے غور کریں۔

حدیث نمبر 11:-

درج بالا کتاب کامل التزیارات کے صفحہ نمبر 592 پر حضرت سیدہ زینبؑ سلام علیہا سے روایت موجود ہے کہ۔

سیدہ نعبہؓ سلام اللہ علیہا نے فرمایا۔

جب بنی ملجم ملعون نے میرے باباؓ کو ضرب لگائی میں نے ان پر شہادت کے آثار دیکھے تو میں نے کہا اے بابا جان! مجھے اُم ایمن نے فلاں فلاں حدیث بیان کی اور میں چاہتی تھی کہ آپؐ کی زبانی سنوں آپؐ نے فرمایا بیٹی نعبہؓ حدیث بالکل اس طرح ہے جس طرح اُم ایمن نے تمہیں بتائی ہے گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں تم اہل بیتؑ کی دوسری مستورات کے ساتھ اس شہر میں قیدی بن کر آئی ہو اور تمہیں بے پردہ بازاروں میں پھرایا جا رہا ہے اور یہ ظالم امت نئی کے اہل حرم کو سوا اور فہل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اے میری بیٹی! اس موقع پر صبر کرنا اس ذات کی قسم جس نے دانہ کو شگافہ کیا اور روح کو پیدا کیا اس دن تمہارے بغیر اور تمہارے محبوبوں اور شیعوں کے بغیر زمین پر کوئی بھی اللہ کا ولی نہ ہوگا اور ہمیں رسول اللہؐ نے یہ خبر بتائی تو فرمایا۔

ایلیس لعین اس دن خوشی سے اُٹھ اُڑے گا اور اور اپنے شیطانوں اور عفریتوں کے ساتھ ساری زمین میں گھومے گا اور کہے گا اے شیاطین کی جماعت ہم نے اولادِ آدمؑ سے اپنی فرمائش پوری کروائی اور آخر کار ہم نے ان کی ہلاکت کا مقصد پورا کر لیا اور ان کو ہلاکت کی انتہا تک پہنچا دیا اور ہم نے ان کو آگ کا وارث بنا دیا اب تم اپنا یہ مشغلہ بنا لو کہ لوگوں کو شک میں ڈالو اور لوگوں کو آلِ محمدؐ کی عداوت پر آمادہ کرو اور ان کے خلاف بھڑکاؤ اور ان کے دوستوں پر بھی شک سے حملہ کرو یہاں تک کہ تم مخلوق کی گمراہی اور کفر کو مضبوط کر لو اور ان میں سے کوئی بھی نجات نہ پاسکے۔

(پھر امیر المومنینؑ نے فرمایا)

ایلیس نے سچ کہا حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔

کہ آلِ محمدؐ سے دشمنی رکھ کہ کوئی عمل صالح فائدہ نہیں پہنچاتا اور ان سے مودت

رکھے والے کو کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

زائد بیان کرتے ہیں کہ امام علیؑ بن حسینؑ علیہ السلام نے یہ حدیث بیان کر کے فرمایا یہ لے لو اگر تم اس کو حاصل کرنے کے لئے ساری زندگی بھی جدوجہد کرتے رہے تو پھر بھی کم تھا۔

### حدیث نمبر 12:-

تفسیر البرہان جلد 3 صفحہ نمبر 370 علامہ ہاشم البحرانی اور تفسیر المیزان میں ہے کہ  
و لا یتھ سبب النجاة و طاعته مفروضہ فی ا  
لحیوة و غیر المومنین و شفاعتہ المزمین لجاۃ  
المحسنین و فوز التابعین لا لھا راس الا سلام .

(آئمہ علیہ السلام) کی ولایت نجات کا سبب ہے اور آئمہ کی اطاعت زندگی میں واجب ہے۔ مومنین کیلئے عزت ہے۔ گناہگاروں کے لئے شفاعت ہے محبوں کے لئے نجات ہے تابعداروں کے لیے کامیابی ہے کیونکہ (ولایت علیؑ) اور آئمہ طاہرین علیہ السلام) یہ اسلام کا سر ہے۔

اسلام بدن اور ولایت سر ہے اب سر کے بغیر جس نے اسلام میں داخل ہونا ہے وہ تو علیؑ علیہ السلام کی گواہی نہ دیں اور جنہوں نے یہ جان رکھا ہے کہ سر ہے تو انسان ہے سر ہے تو کسی کی پہچان ہے اس کے لئے تو لازمی ہے کہ یا تو وہ یوم غدیر سے پہلے مر گیا ہو یا پھر اب اگر اعلان غدیر کے بعد اس دنیا میں رہتا ہے تو علیؑ علیہ السلام اور آئمہ کی شہادت (گواہی) دینی ہوگی کیونکہ یہ فرض ہے حکم رسولؐ اور آئمہ سے

### حدیث نمبر 13:-

امام شیخ صدوق حنفیہ "صفحہ نمبر 111

ولایت علیؑ اور آخر فرض ہے اور محبت واجب ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الباق علیہ السلام نے فرمایا۔

يقول ان الله فرض ولايتنا و اوجب مودتنا هـ

(اللہ کی قسم) اللہ نے ہماری ولایت کو فرض کیا ہے اور ہماری مودت کو واجب قرار دیا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے ولایت علیؑ کو فرض کیا ہے اور محبت اہل بیتؑ کو واجب

قرار دیا ہے تو ذرا غور کرو کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں سورہ طہ آیت نمبر 124 تا 126 تفسیر

البرحان جلد 3 صفحہ نمبر 47 علامہ ہاشم البحرانی طبع ایران عربی ایڈیشن صفحہ 47۔

سورہ طہ آیت نمبر 124, 125, 126۔

و من اعرض عن ذكرى فان له معيشته ضنكا و

نحشره يومه القيمته اعمى هـ قال رب لم حشرتني اعمى

وقد كنت بصيرا هـ قال كذا لك انتك ايتنا فنسيتها هـ

و كذا لك اليوم تنسى هـ

ترجمہ آیت: 124 تا 126۔

اور جو کوئی میرے ذکر سے منہ موڑے گا تو یقیناً اُس کی زندگی تنگی میں گزرے گی

اور بروز قیامت اُسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا اے میرے رب کیوں تو نے

مجھے اندھا محسوس کیا حالانکہ میں تو ضرور نظر والا تھا (بیٹا تھا) اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسی طرح

کہ جب تیرے پاس میری نشانیاں (تجسّیں) آئیں تو تو نے اُن کو چھوڑ دیا اُن سے کنارہ

کشی اختیار کر لی تو آج کے دن یعنی بروز قیامت چھوڑ دیا جائیگا۔ (اندھا اور بے یار و مددگار)

تخریج و تفسیر بمطابق فرمانِ معصوم تفسیر البرہان ہاشم البحرانی جلد 3 صفحہ نمبر 47 عربی، طبع ایران قم مقدس۔

ابن شہر آشوب عن ابی صالح عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ و من اعراض عن ذکرہ فان لہ معیشۃ فتنکا . ای من تبرک ولایتہ علی علیہ السلام اعصاء اللہ و اصعہ عن الہدی ہ .

ابن شہر آشوب ایضاً قال ابو بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام یعنی ولایتہ امیر المؤمنین علیہ السلام قلت و محشرہ یوم القیمۃ اعمی ہ قال یعنی اعمی البصر فی الاخرۃ اعمی القلب فی الدنیا عن ولایتہ امیر المؤمنین قال و هو متعیر فی القیمۃ یقول لم حشرتہ اعمی و قد کنت بصیر ا قال کذا لک اتک ایتنا فنسیتہا و کذا لک الیومہ تنی ہ یعنی تترکھا و کذا لک فشرک فی النار کما ترکت الائمہ و تم قطع امر ہم و لم تسمع قولہم ہ .

ترجمہ: ابن شہر آشوب نے ابی صالح سے اُس نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ

کے اس حکم (آیت) کے متعلق اور جو بھی میرے ذکر سے منہ موڑے گا اُس کی زندگی جگلی میں گزرے گی۔ فرمایا کہ اس کا مطلب ہے جو کوئی ولایت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام سے منہ موڑے گا اُس سے اللہ کی نافرمانی کی ہے اور ہدایت سے بھی روگردانی کی ہے۔

درج بالا آیت کے متعلق ابن شہر آشوب نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو بصیر نے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ اللہ کے ذکر سے منہ موڑنے کا مطلب ہے علیؑ کی ولایت سے انکار کرنا اور آگے فرمایا کہ اللہ کے قول کہ روز قیامت اُسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ فرمایا کہ جو ولایت علیؑ سے اس دنیا میں اندھا رہا (انکار کیا) اُسے اللہ قیامت کے دن آنکھوں سے اندھا مشور کرے گا۔ آگے فرمایا کہ اللہ کا قول وہ کہے گا میں تو نظر والا تھا (بیٹا تھا) اللہ کہے گا اسی طرح جس طرح میری نشانیاں (جنتیں) تیرے پاس آئیں تو تو نے انکو چھوڑا۔ کنارہ کشی کی اسی طرح میں آج تجھے بے یار و مددگار چھوڑتا ہوں اندھا کر کے مطلب ہے کہ تو نے دنیا میں ولایتِ آئمہ کو ترک کیا آئمہ علیہم السلام کا قول نہیں مانا آئمہ علیہم السلام کا حکم نہیں مانا۔ تو اب جہنم میں تیرا ٹھکانہ اب جہنم ہی ہے۔ قرآن اور فرمانِ آئمہ طاہرین علیہ السلام سے یہ بات بالکل واضح ہے روشن ہے کہ جو بھی ولایت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام اور ولایتِ آئمہ طاہرینؑ سے اس دنیا میں منہ موڑے گا انکار کرے گا بروز قیامت اللہ تعالیٰ اُس کو ولایت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام سے روگردانی کے مجرم میں بے یار و مددگار اندھا کر کے جہنم میں ڈالے گا۔ کیونکہ اصول کافی اور تفسیر شافی وغیرہم سے لیکر البرہان اور تفسیر امام عسکری علیہ السلام تک ہر کسی نے یہی لکھا ہے کہ کائنات میں کوئی آیت بھی ایسی نہیں جو علیؑ سے بڑی ہو۔ آیت کبریٰ علی بن ابی طالبؑ ہیں اور آیاتِ آئمہ طاہرینؑ ہیں۔



## حدیث نمبر 14:-

حوالہ جات۔

احتجاج طبری جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 303,304

اردو ترجمہ احتجاج طبری جلد 1 صفحہ 457,458 عربی

نوٹ۔ اس حدیث کو غور سے پڑھو اس فرمان معصوم کو مد نظر رکھتے ہوئے سوچ سمجھ کر مجتہدین کی تقلید کرنا کہ کس مجتہد کی تقلید کرنی ہے۔

یہ وہ حدیث ہے جس کو جملہ مجتہدین نے اپنی تقلید کے وجوہ کیلئے لکھا ہے اور صحیح تسلیم کیا ہے اللہ نے آپ کو عقل سلیم دی ہے آپ امام صادق علیہ السلام کے فرمان کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی عاقبت کا فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کیسے مجتہد کی تقلید کرنی ہے۔

فاما من كان الفقهاء صائنا لنفسه حافظا لدينه مخالفا  
على هواه مطيعا لامره مولا.

فللموام ان يقلدوه ذالك لا يكون الا بعض الفقهاء  
الشيعة لا جمعهم فانه من ركب من القباح والقواحش مرا  
كب فسقه العامة فلا تقلبوا ماعنه شياء ولا كرامته.

آگے چل کر معصوم فرماتے ہیں ومنهم قوم نصاب لا يقدر و ن علي  
القدح فينا يتعلمون بعض علوا منا الصحيته فيتر جهون  
به عند شيعتنا و ينتقمون بنا عند لصا بنا ثم يعيقون اليه افحا  
فته واصنعاف افتحافته من الا كاذيب علينا التي نحن براء

منها فيتسله المستعلمون من شيعتها على انه من علو منا  
 فضلو او اضلو وهم اضر على صنعاء شيعتنا من جيش  
 يزيد على الحسين ابن علي عليه السلام واصحابه بانهم  
 يتسلبوهم الارواح والاصوال وهؤلاء علماء السوء  
 لنا صيون المتشبهون بالذو لنا موالون ولا عدائنا معادون  
 يدخلون الشك والشبهة على صنعاء شيعتنا فيفلوهم و  
 يقنعوهم عن قصد الحق المصيب .

کہ فقہاء میں سے (یہاں مجتہد کا لفظ نہیں فقہ ہے) ہر وہ فقہ جو اپنی ذات یا  
 اپنے نفس کو ہر برائی سے محفوظ رکھے اور جو اپنے دین کا صحیح معنوں میں محافظ ہو اور اپنی  
 خواہشات کا مخالف ہو جو اپنے مولا کے امر کا خود مطیع ہو بس عوام کو چاہیے کہ ایسے فقہ کی  
 تقلید کریں۔ تمام شیعہ فقہاء کے لئے نہیں بلکہ بعض کیلئے چنانچہ شیعہ فقہاء میں سے جو فسق و  
 فحش اعمال کے مرتکب ہوتے ہیں ان کی طرف سے ہمارا کوئی امر کوئی حکم حدیث قبول نہ کرنا  
 اور نہ ہی ان کی عزت کرنا۔

یہ ہے وہ حدیث کا حصہ جو آپ کو عموماً نظر آئے گا مجتہدین کی کتابوں میں یا  
 رسالوں وغیرہ میں آگے والا حدیث کا حصہ پتہ نہیں کس لیے چھوڑ دیا جاتا ہے اور نہیں لکھا  
 جاتا خود ترجمہ پڑھ کر فیصلہ کر لینا کہ حقیقت کیا ہے کیونکہ

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے  
 خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کانڈ کے پھولوں سے

ملاحظہ ہو ترجمہ حدیث صادق آل محمدؐ کا۔

علماء میں سے ایک ایسا ٹولہ بھی ہے جو ہمارے دوستوں مولیوں سے بغض و عناد رکھتے ہیں یہ قوم اس پر تو قادر نہیں کہ وہ کھلم کھلا ہمارا نام لے کر ہماری برائی بیان کر سکے مگر یہ علماء ہمارے کچھ علوم پڑھ لیتے ہیں ان علوم کی وجہ سے ہمارے شیعوں کے نزدیک قابل توجہ بن جاتے ہیں۔

جب دیکھتے ہیں کہ ہمارے کم علم سادہ شیعہ ان کی عزت کرنے لگے ہیں تو پھر یہ (علماء) ہماری ذوات مقدسہ میں عیب و نقص دکھاتے ہیں اور ہمارے دوستوں کے دشمنوں کے سامنے ہمارے عیوب بیان کرتے ہیں حالانکہ ہم ان عیوب و نقائص سے مُبرا ہیں (پاک ہیں)

ہمارے سادہ لوح شیعہ ان کے دام میں پھنس کر گمراہ ہو جاتے ہیں یہ ٹولہ ہمارے کم علم شیعوں کے لئے لشکر یزید ملعون سے بدتر ہے اور زیادہ نقصان پہنچانے والا ہے۔

وہ لشکر یزید ملعون جس نے حسینؑ ابن علیؑ اور ان کے اصحاب پر ظلم کیا کیونکہ یہ ٹولہ علماء کم علم شیعوں کی روح ایمانی بھی سلب کر لیتا ہے اور ان کا مال بھی لوٹ لیتا ہے۔ یہی ٹولہ علماء سوء ہے یہی ٹولہ ہمارے مولیوں سے بغض اور دشمنی رکھتا ہے انہیں اپنے دام میں پھنسانے کیلئے کہتا ہے کہ ہم تو اہل بیتؑ سے محبت رکھتے ہیں ان کے دشمنوں سے عداوت رکھتے ہیں یہ ٹولہ ہمیں بدل کر ہمارے شیعوں کے دلوں میں شک و شبہ داخل کر دیتا ہے جس کے بعد وہ ہماری عظمت شان پر ایمان و یقین سے محروم ہو جاتے ہیں یہی ٹولہ انہیں گمراہ کرتا ہے اور حق سے ان کو روک لیتا ہے۔

ڈرا تھوڑا سا غور کرنے سے بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ۔

تقلید اس (مجتہد) فقیہ کی کرنی ہے۔

(1)۔ حدیث احتجاج۔

فاما الحوادث الواقعة فارجعوا الي رواة احاديثنا .

نئے پیش آنے والے واقعات میں ہمارے احادیث کے راویوں کی طرف رجوع کرو۔

جوابی خواہش نفسانی کا مخالف ہو اپنا قیاس کر کے نہیں بلکہ فرمانِ آئمہ طاہرین

علیہ السلام کے مطابق حکم دے۔

(2)۔ شیعوں سے زُوجِ ایمان سلب نہ کرے کیونکہ تفسیر عیاشی جلد 1 صفحہ 279 پر امام

محمد باقر علیہ السلام سے جا رہے آیت، جو ایمان سے انکار کرے اُس کے اعمال ضائع ہو

جائیں گے (المائدہ آیت 5) کی تفسیر پوچھی تو امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد

ہے جو علی علیہ السلام کی ولایت سے انکار کرے۔

یعنی جو شیعوں سے زُوجِ ایمان علی علیہ السلام کی ولایت نہ چھین لے اُس کی تقلید کرنی ہے۔

(3)۔ شیعوں کا مال لوٹنے والا نہ ہو یہ نہ ہو کہ سارا خُس جا ہے وہ حق سادات ہے چاہے

حق امام ہضم کر جائے اور سادات جن کا اصل میں جملہ خُس حق ہے ان کو محروم کر دیا جائے۔

(4)۔ شیعوں کے دلوں میں شک و شبہ ڈالنے والا نہ ہو۔

(5)۔ آلِ محمدؐ کو اپنے جیسا نہ سمجھتا ہو بلکہ اُن کی فضیلت کا قائل ہو کیونکہ اصول

کافی۔ یعقوب کلینیؒ نے صفحہ 401 بصائر الدرجات صفحہ 21 بحار الانوار جلد 7 صفحہ 372

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔

والا نکار لغا ئلہم ہوا لکفرہ .

جو ہماری فضیلت (فضائل) کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

(6)۔ اور جو آل محمدؐ کی فضیلت بیان کرنے کی بجائے آل محمدؐ پر اعتراضات اُن میں نقائص اور عیوب کی تلاش میں رہتا ہو اور انہیں اپنے جیسا سمجھے وہ قابلِ تقلید نہیں ہے۔

### لکھ فکریہ

اب جو بھی محمدؐ و آل محمدؐ کو اپنے جیسا کہنے آل محمدؐ کے القابات خود اپنے لئے استعمال کرے یزید ملعون کی حمایت میں تقریریں کرے کہ بلا میں لشکر تھوڑا تھا لاکھوں پر نہیں تھا۔ ذاکرین غلط روایات پڑھتے ہیں یہ مصیبت آل محمدؐ پر آئی بھی نہیں۔ علی علیہ السلام کے ذکر سے نماز باطل ہو جاتی ہے حق سیدہؑ کے خلاف تحریریں اور تقریریں کرے سمجھ لینا یہ یزیدی لشکر سے بھی بدتر ہے یہ واجبِ تقلید ہے ہی نہیں۔ بھلا وہ بھی شیعہ ہے یا شیعہ کا عالم ہے جو حق سیدہؑ پر اعتراض کرے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

حدیث نمبر 15

### اہمیت ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ در اسلام

کتاب احسن المقال آقا کی شیخ عباس قمیؒ۔ ترجمہ سیرت مصومینؒ جلد 1 صفحہ نمبر 20 ترجمہ۔ مولانا سید صفدر حسین نجفیؒ۔

ایک رات حضرت رسول اکرمؐ اپنے والدؑ کی قبر کے پاس گئے اور 2 رکعت نماز پڑھ کر انہیں پکارا تو اچانک قبر پھٹ گئی جناب عبداللہ قبر میں بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک نبی اللہ ورسولہ ہ۔ آنحضرتؐ نے پوچھا اے والد گرامی آپ کے ولی کون ہیں انہوں نے کہا اے بیٹا تمہارا ولی کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا آپ کا ولی علی علیہ السلام ہے تو جناب عبداللہ نے کہا میں

کو اسی دیتا ہوں کہ علی علیہ السلام میرا ولی ہے پھر آپؐ نے فرمایا پلٹ جائیے اس باغ بہشت کی طرف کہ جس میں آپؐ تھے۔

پھر آپؐ اپنی والدہ گرامی کی قبر کے پاس آئے اور جس طرح والد کی قبر پر فرمایا۔ وہی عمل یہاں بھی کیا علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کے والدین ایمان بعدہاتین تو رکھتے تھے انہیں دوبارہ لانے سے مقصد یہ تھا کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی امامت کے اقرار کے ساتھ ان کا ایمان کامل تر ہو جائے۔

محلہ المحدثین آقاؑ شیخ عباس قمیؒ جیسے بزرگ عالم کا یہ واقعہ لکھنا اور رسول اللہؐ کا اپنے والدین کو دوبارہ اذن خدا سے زندہ کرنا قبروں سے اٹھا کر ولایت علیؑ کی گواہی (اشہد ان علیا ولی اللہ) دلانا اس بات کی دلیل ہے کہ جس علی علیہ السلام کی ولایت محمد مصطفیٰؐ اور آپؐ کے والدین کے لئے بھی ضروری بلکہ لازمی ہے اُس علی علیہ السلام کی گواہی کے بغیر ہماری جان بخشی کیسے ہوگی غور تو کرو دہر تو کرو۔

### حدیث نمبر 16

ابا ابی الشیخ طوسیؒ حصہ اول شیخ الطائفہ ابی جعفر بن محمد بن الحسن الطوسی ترجمہ عربی سے اردو علامہ سید شبیر حسین رضوی صفحہ نمبر 276, 277۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں نے رسول خداؐ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہؐ آپؐ مجھے وصیت وصیحت فرمائیں آپؐ نے فرمایا۔ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی مودت و محبت کو اپنے اوپر لازم قرار دو مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے برحق نبیؐ بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کسی بندے کی کوئی نیکی قبول نہیں کرے گا یہاں تک کہ وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی محبت کے بارے میں اُس بندے سے سوال کرے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ بغیر سوال کے بھی جاننے والا ہے اگر وہ بندہ علیؑ کی ولایت کو اپنے پاس رکھتا ہوگا تو اُس کے سارے

اعمال قبول کرے گا اور اگر اُس کے پاس علیؑ کی محبت و ولایت نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ اُس سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرے گا اور فوراً اُس کو جہنم کی آگ کا حکم سنا دے گا۔

اے ابن عباسؓ! مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے برحق نبیؐ بنا کر مبعوث فرمایا ہے جہنم کی آگ دشمن علیؑ علیہ السلام پر اُس بندے سے بھی زیادہ سخت ہوگی جو اپنے گمان میں اللہ کا بیٹا قرار دیتا ہے۔ (یعنی دشمن علیؑ علیہ السلام کے لئے جہنم کا فردِ مشرک سے زیادہ سخت ہوگی۔)

اے ابن عباسؓ! اگر تمام ملائکہ مقرب اور انبیاء مرسلین علیؑ علیہ السلام کے بغض پر جمع ہو جائیں (اگرچہ ایسا ہوگا نہیں) تو اللہ تعالیٰ تمام کو جہنم کی آگ میں ڈال دے گا۔  
اے ابن عباسؓ! خبردار علیؑ علیہ السلام کے بارے میں شک نہ کرنا کیونکہ علیؑ کے بارے میں شک کرنا اللہ تعالیٰ کے بارے میں کفر کرنا ہے۔

### حدیث نمبر 17-

آذان حسین علیہ السلام کتاب بحر المعائب جلد 4 آقاؑ محمد بن جعفر شہید، طبع ایران۔  
امام سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب میں رہا ہو کر واپس کر بلا آیا میں نے اپنے بابا مظلوم کی قبر پر ایک شخص کو دیکھا اور پوچھا کہ تم کون ہو۔ اُس نے بتایا کہ میں لشکرِ یزید لہین کا سپاہی تھا۔ 11 محرم کو جب قافلہ آلِ محمدؑ قید ہو کر بجانب کوفہ روانہ ہو گیا۔ میں کسی ضروری کام کی خاطر میدانِ کربلا میں رُک گیا۔ جب شام ہوئی مقتل سے ایک اذان بلند ہوئی میں نے سوچا یہاں کوئی شے موجود نہیں ہے یہ آواز آذان کہاں سے آرہی ہے۔ میں مقتل کی جانب بڑھا ایک سرمدیہ جسم سے یہ کلمات ادا ہو رہے تھے اشہد ان علیا امیر المومنین ولی اللہ۔ میں نے متعجب

ہو کر کہا اسی نام کو فتح کرنے کے لئے یہ جنگ ہوئی تھی اس مؤذن کو ذرا بھر خوف نہ ہوا لیکن وہ مؤذن مقتول امام حسینؑ تھے۔

میرے مامی بھائی عزا دارانِ حسینؑ تاریخ طبری میں ہے کہ میدانِ کربلا میں افواجِ حسینی کے جوان جب میں رجز پڑھتے تھے اور کہتے تھے۔

انا علی دین علی ابن ابی طالبؑ .

اور فوجِ یزید لعین یہ رجز پڑھتے ہوئے میدانِ جنگ میں آتے کہ

انا علی دین معاویہ .

میری گزارش ہے کہ مقتل اور تاریخ شاہد ہے کہ جنگِ کربلا ولایتِ علیؑ پر ہوئی ہے اور اب حسینؑ کو رونے والو ذرا غور کرو کہ کہیں آپ سے روحِ دینِ رُوحِ عزاداری حسینؑ روحِ مذہبِ روحِ اسلام ولایتِ علیؑ علیہ السلام کچھ لوگ چھیننا تو نہیں چاہتے خدا را ان سے ہوشیار ہو جاؤ اور آؤ مل کر عہد کریں کہ جب تک ہیں ولایتِ علیؑ اور عزاداری حسینؑ پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے اور ولایتِ علیؑ ابن ابی طالبؑ اور عزاداری کے خلاف اٹھنے والی آواز کی ہر لمحہ مخالفت کرتے ہوئے ہمیشہ ہمیشہ ولایتِ علیؑ اور عزاداری حسینؑ محبتِ اہل بیتؑ پر قائم رہیں گے۔

حدیث نمبر 18-

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

ان الکرو بین قوم من شیعتنا من اخلق الاول جعلهم و  
لله خلف العرش لو قسم نور واحد منهم علی اهل الار  
ض لکفاهم ثم قال ان موسیٰ لما سئل ربہ ما مثل امر و



احد من الكرو بين تجلى للجبل فجعله دكا هـ .

کردین ہمارے پہلے شیعوں میں سے ہیں خدا نے ان کو عرش کے پیچھے جگہ دی ہے ان میں سے ایک کا نور اگر ازل زمین پر تقسیم کیا جائے تو سب کے لئے کافی ہوگا۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ جب موسیٰؑ نے خدا سے دیکھنے کی درخواست کی تو خدا نے اُن کو زمین میں سے ایک کو حکم دیا کہ اس پہاڑ پر اپنا جلوہ دکھائے جب اس نے اپنا جلوہ دکھایا تو پہاڑ زمین کے ساتھ برابر ہو گیا۔

القطرہ جلد 2 صفحہ 68۔ بصائر الدرجات صفحہ 69۔ بحار الانوار جلد نمبر 26 صفحہ 342۔ تفسیر البرہان جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 35۔

اور سرکارِ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بارہ ہزار 12,000 جہاں ایسے خلق فرمائے ہیں وہاں کے رہنے والے یہ نہیں جانتے کہ خدا نے آدمؑ اور ابلیس کو پیدا کیا ہے آگے سرکارِ امام جعفر صادق علیہ السلام یعنی (سوال کرنے والے) کو فرماتے ہیں جب یعنی نے پوچھا آپ علیہ السلام اُن کو جانتے ہیں نعم۔ ہاں میں انہیں جانتا ہوں۔

ما افترض علیہم الا ولا یتنا والبراة من عدونا ہ .

اُن پر (اللہ تعالیٰ) نے ہماری ولایت اور ہمارے دشمنوں سے بیزاری کے علاوہ کچھ واجب نہیں کیا۔

(1) اصول کافی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 550 اردو

(2) القطرہ جلد 2 صفحہ نمبر 64 اردو۔

(3) امالی مفید صفحہ 142 عربی۔

(4) بحار الانوار جلد 100 صفحہ 262 عربی / فارسی

(5) امالی طوسی صفحہ 671 مجلس نمبر 36 عربی

وَلَا يَتَنَوَّلُ وَلَا يَتَهَلَّى اللَّهُ التَّيَّاسُ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا قَطُّ إِلَّا بَهَا هـ

ہماری ولایت اللہ کی ولایت ہے کوئی بھی نبیؐ اس ولایت کے بغیر مبعوث نہیں ہوا۔  
درج بالا احادیث سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے

( كُنْتَ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاجْبَتْ أَنْ أَعْرِفَ فَخُلِقْتَ يَا مُحَمَّدُ )  
اور فرمان رسول اللہؐ اَنَا وَهَلِي مِنْ نَوْرٍ وَاحِدٍ۔

یہ کائنات محبت محمدؐ و آل محمدؐ میں خلق کی ہے اور خود اپنی پہچان کے لئے ان  
ہستیوں کو اپنے اور مخلوق کے درمیان وسیلہ بنا کر بھیجا۔ فرمان امام جعفر صادقؑ۔

القطرہ جلد 2 صفحہ نمبر 64۔ تفسیر عماد جلد 1 صفحہ 167 تفسیر البرہان جلد  
1 صفحہ 277 اور بحار الانوار جلد 27 صفحہ 95۔

أَيُّهَا وَهْلُ الدِّينِ إِلَّا الْحَبَّ هـ۔ ہاں خدا کی قسم کیا محبت  
کے علاوہ بھی کوئی چیز دین ہے۔ اور پوری کائنات پر محبت آل محمدؐ فرض کی ( قُلْ أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ) اے رسولؐ ان کو کہو  
کہ میں تم سے اپنا اجر (مزدوری) صرف اور صرف اپنی آل کی موت، مانگتا ہوں۔

تو اب اللہ تعالیٰ کے عدل کے عین مطابق جنت اور جہنم کی تقسیم کا معیار بھی انہی  
کی محبت اور ولایت اور دشمنی اور عداوت کی بنا پر ہونا چاہیے۔

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ علیؑ علیہ السلام کی محبت اور ولایت علیؑ پر کاربند  
رہنا ہی نجات ہے جس کی موجودگی میں دوسرے سارے گناہ بھی نقصان نہیں دے سکتے۔ اور اگر کسی  
بد بخت کے پاس محبت علیؑ اور اولاد علیؑ علیہ السلام اور ولایت علیؑ اور ولایت آئمہ طاہرین علیہ

السلام کی دولت نہیں تو وہ اگر 70 انبیاء کے اعمال کے ثواب کے ساتھ بھی ہر روز قیامت آئے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے قرآن کی اس آیت (عاملتہ ناصبتہ تصلیٰ نارا حامیہ) کے تحت جہنم میں اوندھے منہ اوندھا کر کھڑا لگا اور وہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہے گا۔

### سرکارِ حضرت سلطانِ مابا ہو

علم دے پڑھے اشرف نہیں ہونے جیسے ہوں اصل کہنے ہو  
پہلے دا سونا مول نہیں پھوڑا توڑے جڑیں نال گھینے مو  
کم ذات توں نہیں سخاوت ہوندی توڑے ہو دس لکھ خزینے مو  
بن حُب حیدر نہیں جنت ملدی بھادیں مریں وچ مدینے مو

### فرمانِ مولا علی علیہ السلام

علم کہنے کی کینگی اور شریف کی شرافت میں اضافہ کرتا ہے۔

### فیصلہ قرآن اور فرمانِ رسول اکرمؐ

لیکفر اللہ عنہم اسوا الذی عملو ویغیرہم  
جرہم باحسن الذی کانوا یعملون ہ۔  
اللہ تعالیٰ اُن کے بُرے کاموں (گناہ) کو معاف کر دے گا اور اُن کو اُن کے عمل سے بہتر اُجڑے گا۔

کتاب مشارق الانوار الثمین صفحہ 151۔ الداعیۃ الساکبہ جلد 2 صفحہ 56۔  
القرہ مناقب اہل بیت جلد اول صفحہ 240۔

رسول اللہؐ نے فرمایا! جو مومن ولایت اور معرفت امیر المومنینؑ رکھتا ہے حقیقت میں وہ

عبادت گزار ہے اگرچہ عبادت نہ بھی کرے وہ نیکوکار اور نیک ہے اگرچہ بُرائی کرے اور وہ نجات یافتہ ہوگا اگرچہ گنہگار ہی کیوں نہ ہو۔ اور تفسیر البرہان ہاشم البحرانی جلد 3 صفحہ 176 آیت سورہ الفرقان اولشک یبدل اللہ میاتہم حسنّت۔ (اللہ تعالیٰ اُن کے سارے گناہ نیکیوں سے بدل دے گا) کی تفسیر لکھتے ہوئے ہاشم البحرانی لکھتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا حبنا اهل البيت یکفرو الذنوب و یضاعف الحسنات وان اللہ تعالیٰ عن محبنا اهل البيت ما علیہم من مظالم العباد الا ما کان منهم فیہا علی اقرار و ظلم المؤمنین فیقول للسیات کو نی یتمل حسنات۔

اہل بیت علیہم السلام کی محبت گناہوں کو ختم کرتی ہے اور نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ برائیاں ختم کر دیتا ہے اہل بیتؑ کے محبوں کی بشرطیکہ وہ مومنین پر ظلم پر اصرار نہ کریں اور فرمایا بُرائیاں نیکیاں ہو جاتی ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ علیؑ کی ولایت کی گواہی محبت علیؑ اور ائمہ علیہ السلام عزاداری حسینؑ ایک ایسی عبادت ہے جو مومن کسی بھی قصداً نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ اُس کے دامن میں اگر نیکیاں نہ بھی ہوں تو اللہ اور رسول اللہؐ اور ائمہ طاہرینؑ کے فرمودات کی مطابقت وہ جنت ضرور بھر دے جائے گا۔

## علت الصلوٰۃ کہ نماز فرض کیوں ہوئی

کتاب ظل الشرائع علامہ شیخ الصدوق علیہ الرحمہ صفحہ نمبر 371۔

ہشام بن حکم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نماز کا سبب پوچھا۔ امام

”نے فرمایا“ اللہ تعالیٰ نے نماز فرض اس لئے کی کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو نہ بھولیں انہیں یاد رکھیں اور روزانہ پانچ وقت ان کے نام کا اعلان کریں اور نماز میں اس کی عبادت کریں اللہ کا ذکر کریں تاکہ اللہ سے قافل نہ ہوں اور اسے نہ بھولیں ورنہ ان کا ذکر بند ہو جائے گا۔

محمد مصطفیٰ وآل محمدؑ کے ذکر کو جاری رکھنے کے لئے نماز کو فرض کیا گیا ہے۔ کیونکہ رسول اللہؐ کی شہرہ آفاق حدیث جملہ مذاہب کی کتابوں میں تحریر ہے کہ علیؑ کا ذکر میرا ذکر ہے اور میرا ذکر اللہ کا ذکر ہے اور اللہ کا ذکر عبادت ہے۔

بھائی غور کرو درج بالا تحریر کو بار بار پڑھو اصل میں نماز ہے ہی علی علیہ السلام کی ولایت کے ذکر کا نام۔

اب اگر نماز پڑھنی ہے یا قائم کرنی ہے تو فمن اقام حسب علی فقد اقام الصلوٰۃ .

جس نے محبت علیؑ قائم کر لی اُس نے نماز قائم کر لی۔

حوالہ جات

(1) اکمال الدین بولایۃ امیر المومنین صفحہ 147۔

(2) مشارق الانوار الثمین رجب البرسی

(3) القطرہ من البحار آقاؑی مستحب

(4) بحار الانوار جلد 7 علامہ مجلسیؑ

## آذان و اقامت نماز

میرے محترم بھائیو بزرگو! اور عزیزو! گزارش ہے کہ آذان میں پہلا جملہ ہے اللہ اکبر اور نماز کی ابتدا ہے تکبیرۃ الاحرام یعنی اللہ اکبر اللہ اس سے بڑا ہے کہ اسے بیان کیا جاسکے۔

(1) کتاب معانی الاخبار علامہ شیخ صدوق ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بابو یہ قمی

جلد 1 صفحہ نمبر 43 (اردو ترجمہ) پاکستان

(2) کتاب التوحید علامہ شیخ صدوق ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بابو یہ قمی صفحہ

191 (اردو ترجمہ) پاکستان۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ سرکارؐ یہ اللہ کے معنی کیا ہیں سرکارؐ نے فرمایا لفظ اللہ کے اصل میں ہالٹنی معنی ہیں۔

الا لیل علی خلقہ بو لا یلتا و لام لز و مہ

علی خلقہ بو لا یلتا و الہاء ہوا ان لمن خلف آل محمدؐ۔

آلف سے آلا ہے یعنی وہ نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو ہماری ولایت کی صورت

میں عطا کی ہیں اور لام سے یہ مراد ہے کہ اُس نے مخلوق پر (صرف انسانوں پر نہیں) ہماری

ولایت واجب نہیں لازم کر دی کیونکہ واجب ساقط بھی ہو سکتا ہے لازم ساقط نہیں ہوتا) اور

حائے مراد ہے کہ جو بھی آل محمدؐ کی مخالفت کرے اللہ اسے رسوا کر دیتا ہے۔



اشہدان لا الہ الا للہ

واشہدان محمد اعبدہ و رسولہ



واشهد ان امير المؤمنين عليا ولي الله و اولاده المعصومين

حي على الصلوة

حي على الفلاح

حي على خير العمل

عربی کتاب القطرہ سید احمد مسیحی جلد 1 صفحہ 295 حضرت امیر المومنین علی

نے ارشاد فرمایا۔

انا حی علی الصلوة = حی علی الصلوة میں علی ہوں۔

انا حی علی الفلاح = حی علی الفلاح میں علی ہوں۔

انا حی علی خیر العمل = حی علی خیر العمل میں علی ہوں۔

محترم مومنین بھائیو گزارش ہے کہ کتاب

(1) علل الشرائع الشیخ الصدوق صفحہ نمبر 435 اور 436۔

(2) معانی الاخبار الشیخ الصدوق صفحہ نمبر 79 پر علامہ الشیخ الصدوق لکھتے ہیں کہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حی علی خیر العمل کے معنی کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ سے ارشاد فرمایا۔

حی علی خیر العمل کے معنی ہیں آؤ ولایت (علیؑ) کی طرف اور آؤ قاطعہ سلام اللہ

علیہا اور ان کی اولاد علیہم السلام کے طرف (نیکی کرو)

یعنی۔ حی علی خیر العمل کا مطلب ہے ولایت علی علیہ السلام حضرت قاطعہؑ انحرأ

”اور اولاد ہر اسلام اللہ علیہا آئمہ طاہرین کی ولایت کی طرف آتا۔

بعد از اذان و اقامت تکبیرۃ الاحرام کہنے کے فوراً بعد سورہ الحمد سے پہلے دعائے توجہ پڑھی جائے۔

کتاب من للاحقر الفقیہ الشیخ المدوق جلد 1 صفحہ 202 (کتاب اربعہ) (اضی) و  
جهت و جهی للذی فطر السموات و الارض علی ملئہ  
براهیم و دین محمد و منهاج علی حنیفاً مسلماً . . .  
. . الخ من المسلمین۔ تک بعد ازاں

الحمد للہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورہ الحمد شروع کی جائے۔

ترجمہ۔۔۔ میں نے اپنا رخ اُس ذات کی طرف موڑا جس نے آسمانوں اور  
زمینوں کو پیدا کیا ہے میں ملت ابراہیمؑ دین محمدؐ اور مسلک علیؑ ابن ابی طالبؑ پر قائم رہتے  
ہوئے سید عالم ہوں۔ اے

یعنی نماز کی ابتدا تین گواہیوں توحید۔ ملت ابراہیمؑ اور دین محمدؐ اور مسلک علیؑ ابن ابی  
طالبؑ سے شروع ہوتی ہے۔

آگے اب نماز شروع ہوتی ہے رکعت اول ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم، اُدھنی آواز سے پڑھنا  
لازمی ہے اور بسم اللہ کی بُ کا نقطہ میرا مولیٰ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے۔

آگے سورہ الحمد کی قراءت کرنی ہے ذرا بھی اگر غور کر لیا جائے تو یہ بات واضح ہے کہ۔

صلوٰۃ کے معنی ہیں دعا غور کیجئے نماز کے واجب ارکان میں قرات شامل ہے سورہ الحمد کی  
اور اس میں ہم ایک ہی تو دُعا مانگتے ہیں حقیقت میں اور وہ یہ ہے کہ

اهدنا الصراط المستقیم .



تمام تفاسیر اہل بیت "أصول کافی سے لیکر اہل سنت کی مستند کتابوں تک تفسیر  
البرہان، تفسیر انوار القرآن، انوار العظیمین، فرائد، مصافی، عیاشی اور تفسیر امام حسن عسکری علیہ  
السلام تک مذہبِ حق کی ہر تفسیر نے یہی لکھا ہے کہ صراطِ مستقیم علی ہیں۔

### تفسیر البرہان جلد 1 صفحہ 48۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا فی قوله الصراط المستقیم قال هو  
امیر المومنین "اور اس صفحہ نمبر 48 پر تفسیر البرہان میں ہے فی قوله  
خیر المفضوب وخیر الضالین۔ "مراد ہے کہ الذین لا یعرفون  
الامام۔

وہ ہیں جنہوں نے اپنے امام کی معرفت حاصل نہیں کی جو علی علیہ السلام اور اولادِ علیؑ سے دور  
ہو گئے۔ بقول کس۔۔۔

تخلیقِ پیچن "پے خدا کو فرد ہے  
اوصافِ کبریا کا انہیں سے ظہور ہے  
تسلیم کے نزول نے یہ کر دیا عیاں  
وہ جس ہے جو آلِ محمد " سے دور ہے

آگے ہے رکوع۔

اور حکم ہے رکوع کر رکوع کرنے والوں کے ساتھ اور اصل میں وہی تو ہیں رکوع  
کرنے والے جو حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں تو ان کا نام نماز میں کیوں نہیں آسکتا جن  
کے بارے میں طہی کے سوال جواب میں کتب اربعہ من لا یحضرہ الفقیہ الشیخ صدوق نے صفحہ  
241 پر لکھا کہ مصوم نے جواب میں کہا۔

ہاں ان کا اجمالی طور پر ذکر کرو یعنی خوبصورت طریقہ سے اور مختصر مطلب ہوا کہ سارے آئمہ علیہم السلام کے نام لینے کی بجائے۔

اشھدان علیا ولی اللہ واولادہ المعصومین

حاجج اللہ۔ کتنا خوبصورت اور مختصر ذکر ہے آئمہ طاہرین علیہم السلام کا۔

جہاں تک سجدہ ہے تو سجدہ ہوتا بھی اصل میں وہی ہے جو اللہ (توحید) کے حکم کی بجا آوری ہو۔ اب سجدہ دو قسم کا ہے ذرا سا غور کرو۔ نہ سے بات بالکل آسانی سے سمجھ میں آجائے گی۔

(1) سجدہ رحمانی ہے (2) دوسرا سجدہ شیطانی ہے

رحمانی سجدہ ہے اللہ جسے کہے سجدہ کرو۔ اُسے سجدہ کرو۔

شیطانی سجدہ ہے صرف اللہ کو ٹھکانا ہے اللہ کا حکم نہیں ماننا۔

کیا تصور تھا شیطان کا کیا نمازی نہیں تھا

### چیلنج

جاؤ روزِ اُست سے لیکر خاتم المرسلین تک اور رسول اللہؐ سے لیکر آج تک جملہ کُتبِ تواریخ اور حدیث کا مطالعہ کرو۔ شیطان نمازی تھا۔ نمازی ہے اور اتنا توحید پرست تھا کہ اللہ کی بھی نہیں مانی کہ میں تو صرف تجھے سجدہ کروں گا۔ تیری حجت (حضرت آدمؑ) کو سجدہ نہیں کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اُسے لعنتی کہہ کر کُلال دیا وجہ کیا تھی اللہ کی جُعت حضرت آدمؑ کو سجدہ نہیں کروں گا۔

آؤ میرے بزرگ و عزیز و بھائیوں! کر فیعلہ تو کرو میں تقاسیر اہل بیتؑ کا ضامن ہوں کہ آدمؑ کو سجدہ اس نور کی وجہ سے کرایا گیا جو آدمؑ کی پیشانی میں چمک رہا تھا

وہ نور تھا۔

حضرت محمد مصطفیٰؐ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؓ، حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا، حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کا۔ وہ نور تھا جو وہ 14 معصومین کا۔

کبھی سوچا ہے شیطان نے کم از کم عبادت نمازیں سجدے جو کیے ہیں انکی تعداد کا حساب لگا ذرا 6 لاکھ سال تک سجدے اور وہ بھی زمین کے چپے چپے پہاڑوں، آسمانوں اور ملائکہ کے ساتھ مگر اللہ تعالیٰ نے نور محمدؐ اور نور علیؑ نور معصومینؑ کو سجدہ نہ کرنے کے مجرم میں سارے کے سارے ضائع کر دیئے اور اپنی بارگاہ سے دُحکار کر نکال دیا۔

اب باری ہے دوسری رکعت اور اُس میں قنوت کی۔ کتاب من لا یحضر الفقیہ الشیخ الصدوق صفحہ نمبر 210 قنوت ایک واجب امر ہے جو عملاً اس کو ترک کرے گا اسکی نماز نہیں ہوگی۔ آگے لکھا کہ ”اپنے قنوت درکوع و سجود میں دعا و قنوت کے لئے دُعا کرو اپنی حاجت بیان کرو۔“



اب۔ قنوت۔ رکوع۔ سجود۔ قیام اور قنوت میں دُعا کرنی ہے دُنیا آخرت اور اپنی حاجت کیلئے، بلو اپنے دَام میں آپ صیاد آگیا۔

کتاب کنز العمال اور مفاتیح البیان میں ہے کہ رسول اللہؐ جب بھی دُعا مانگتے تو

فرماتے اللھم بحق علیؑ ابن ابی طالبؓ۔

بحار الانوار جلد 36 صفحہ 73 حدیث 24 اور تائیل الاایات جلد 2 صفحہ 610۔ کتاب

القطرہ۔ اردو ترجمہ مناقب اہل بیتؑ حصہ اول صفحہ 260۔

عبداللہ بن مسعودؓ نقل کرتے ہیں کہ اللہ کا قول

**القيا فی جہنم کل کفار عنیدہ (سورہ ق آیت ۲۴)**

تم دونوں (محمدؐ اور علیؑ) ہر ہا شکرے (اپنے دشمن) کو جہنم میں ڈال دو۔

کی تفسیر میں نے رسول خدا کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ مجھے حق کے بارے میں آشنا کرو تا کہ واضح اور روشن طریقے سے دیکھ سکوں آپؐ نے فرمایا:

اے ابن مسعود اس کمرے میں جا کر دیکھو کہتا ہے میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ علیؑ رکوع اور سجود کر رہے ہیں اور رکوع اور سجود میں خشوع کے ساتھ خدا سے یہ دعا مانگ رہے ہیں۔

**اللہم بحق نبیک الا ما غفرت للمذہبین من شیعی**

اے اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ کے صدقے میرے گنہگار شیعوں کو معاف فرما دے۔ عبد اللہ ابن مسعود روایت کرتا ہے کہ میں کمرے سے باہر گیا تا کہ جو کچھ میں نے دیکھا تھا رسول اللہؐ سے عرض کروں لیکن دیکھتا ہوں کہ رسول خداؐ رکوع اور سجود میں مشغول ہیں خشوع و خضوع کے ساتھ خدا سے یہ دعا مانگ رہے ہیں۔

**اللہم بحق علی و لیک الا ما غفرت للمذہبین**

من امتی ۔

پروردگار اپنے ولی علیؑ ابن ابی طالبؑ کے صدقے میں میری امت کے گنہگاروں کو بخش دے۔

عبد اللہ ابن مسعود کہتا ہے میں یہ دیکھ کر بڑا حیران اور پریشان ہوا رسول خداؐ نے نماز کو مختصر کیا اور ختم کر کے مجھے فرمایا اے ابن مسعود۔ کیا ایمان رکھنے کے بعد کفر سے دو چار ہونا چاہتے ہو؟

میں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہؐ آپ کی جان کی قسم مجھے تعجب صرف یہ ہے کہ میں نے دیکھا علیؑ آپؐ کا واسطہ دے کر خدا سے دعا مانگ رہے ہیں اور آپؐ ملی علیہ السلام کا واسطہ دے کر خدا سے دعا کر رہے ہیں میں سوچ رہا ہوں کہ آیا آپؐ دونوں ہستیوں میں سے کون خدا کے نزدیک زیادہ فضیلت والا ہے۔  
آنحضرتؐ نے فرمایا۔۔۔

خدا نے مجھے علیؑ اور حسینؑ کو اپنے پاک نور سے پیدا کیا ہے جب خدا نے کائنات کے پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو میرے نور سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا میں خدا کی قسم آسمانوں اور زمین سے افضل اور برتر ہوں۔ پھر علیؑ علیہ السلام کے نور سے عرش اور کرسی کو پیدا کیا۔ خدا کی قسم علیؑ علیہ السلام عرش اور کرسی سے افضل اور بلند تر ہیں اس کے بعد نور حسنؑ کو تقسیم کیا اور اس سے فرشتے اور خوراحین تولد ہوئے خدا کی قسم حسنؑ کا مرتبہ فرشتوں اور خوراحین سے بلند تر ہے اس کے بعد حسینؑ کے نور کو شگافتہ کیا اس سے لوح و قلم کو پیدا کیا خدا کی قسم حسینؑ لوح و قلم سے افضل تر ہیں۔

اُس وقت ہر طرف تاریکی اور اندھیرا تھا۔ فرشتوں نے چیخا اور پکارنا شروع کیا اور کہنے لگے اے ہمارے پروردگار اور آقاؐ! نورانی اشکام کا واسطہ ہمیں تاریکی سے نجات عطا فرما۔ خدا نے ایک دوسرا کلمہ ارشاد فرمایا اور اُس سے رُوح کو پیدا کیا۔ پھر اس رُوح کے نور سے حضرت فاطمہ الزہراؑ اسلام اللہ علیہا کو پیدا کیا اور اسے عرش کے سامنے قرار دیا اس وقت تمام کائنات روشن ہو گئی اسی وجہ سے انہیں زہراؑ کہا جاتا ہے اے امن مسعود! جب قیامت برپا ہوگی تو خدا مجھے اور علیؑ کو حکم دے گا جو کوئی تمہارا دشمن ہے اُسے جہنم میں پھینک دو اسکی دلیل خدا کا یہ فرمان ہے **القیافی جہنم کل کفار عتیدہ۔**  
تم دونوں ہر ناشکرے سرکش کو جہنم میں پھینک دو۔

میں نے عرض کیا اے رسول اللہ! آیت شریفہ میں کفار عید دے کون مراد ہے؟

آپؐ نے فرمایا الکفار من کفر بنہوتی و العید من عائد

علی ابن ابی طالبؑ۔ کفار سے مراد وہ ہے جو میری نبوت کا انکار کرے اور

عید سے مراد وہ ہے جو علیؑ ابن ابی طالبؑ سے دشمنی رکھتا ہے۔

اب سعد رسول خدا کے مطابق دعا علیؑ ابن ابی طالبؑ کے وسیلہ سے آگئی

ہے تو قنوت۔ رکوع۔ سجود۔ قیام۔ قنود میں الغرض پوری نماز میں علیؑ کا ذکر ہر رکن میں

کیا جاسکتا ہے۔

یہ تھے وہ حقائق جن کی بنیاد پر ہم علیؑ علیہ السلام اور اولاد علیؑ کا ذکر نماز شہد۔

اذان۔ اقامت۔ ہر عمل میں کامیابی و کامرانی کی ضمانت سمجھ کر اور لازم اور واجب سمجھ کر

کرتے ہیں۔

## باب نمبر 4

### شہادۃ الثانیۃ فی الصلوٰۃ اور مجتہدین عظام

یعنی توضیح المسائل + کتب مسائل الشیعہ اور فقہ کی مستند کتابیں اور  
علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کی گواہی در الصلوٰۃ در تشہد

اس باب میں جو بھی حوالہ دیا جائے گا اُس حوالہ کی متعلقہ کتاب کے سرورق اور  
صفحہ نمبر حوالہ کی فوٹو کا پی باب نمبر 5 میں بالترتیب چسپاں ہوگی ملاحظہ کر کے اپنے یقین  
میں اضافہ کیجئے اور آج سے نماز۔ قنوت۔ تشہد۔ سجدہ شکر میں علیؑ ابن ابی طالبؑ کی گواہی  
ضرور دینا شروع کر دینا تاکہ بروز قیامت تم اپنے آپ کو علی علیہ السلام والے کہلو اسکو۔

### حوالہ نمبر 1

القطرہ من بحار مناقب النبی والحرۃ کا ترجمہ مناقب اہل بیت علیہم السلام

آیت اللہ سید احمد مستطاب قدس سرہ جلد 2 صفحہ 93۔

مستحب ہے کہ تشہد میں وہ جوابو بتصریح نے امام صادقؑ سے نقل کیا ہے اضافہ

کیا جائے جو یہ ہے۔

بسم اللہ وباللہ والحمد للہ وخیر الاسماء  
کلہا للہ اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وا  
شہدان محمد عبدہ رسولہ ارسلہ بالحق بشیر و نذ  
یر ابین یدی الساعۃ واشہدان ربی نعم الرب وان  
محمد نعم الرسول وان علیا نعم الوسی ونعم الامام  
اللہم صل علی محمد و آل محمد و تقبل شفاعتہ فی

امته و ارفع در جتہ الحمد لله رب العالمین ۵۔

## حوالہ نمبر 2

احتجاج۔ شیخ جلیل ابو منصور احمد بن علی بن ابی طالب

طبری جلد اول (عربی قاری) طبع۔ ایران صفحہ 334 فاء قال احد کم لا اله الا الله محمد رسول الله فليقل علي اميرا لمومنين ۵۔

پس ہر کلام از شا کہ می گوید در لاله الله محمد رسول الله بلا فاصلہ بگوید علی امیر المومنین ۵۔  
یعنی

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تم میں سے جو بھی جس وقت جہاں بھی جب بھی لا اله الا الله محمد رسول الله کہے فوراً بغیر کسی فاصلہ کے علی امیر المومنین کہے۔ کیا کوئی فرمان ہے کہ تشہد میں علی کا نام نہیں لینا۔۔۔؟

## حوالہ نمبر 3

انوار شریعہ در فقہ جعفریہ علامہ حسین بخش حائری ص 58

مستدرک الوسائل میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول جہاں دوسرے تشہد میں آپ نے باقی اذکار مستحبہ کا ذکر فرمایا ہے وہاں

اشهد انک نعم الرب وان محمد انعم الرسول وان علی بن ابی طالب نعم الولی .

کا تشہد واجب کے بعد پڑھنا بھی مستحب قرار دیا ہے اور درود شریف کے بعد بھی



اللهم صل على محمد بن المصطفى وعلى المترضى  
وفاطمته الزهراء والحسن والحسين والائمة الراشدين  
من آل طه ويسين الخ. كما يلهنا بهي ذكر فرمايا .

#### حوالہ نمبر 4

مستدرک الوسائل تصنیف العالم العامل والفقیر القاضی ثقلی الاسلام وطم  
الاعلام بحمدہ ثین الاستاذ المحدث المہر الفلح صاحب الخیر الحاج میرزا حسن النوری  
الطبری۔ صفحہ نمبر 332 مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ طہران اسلامی جمہوریہ ایران۔

نوٹ:

کتاب احسن الفوائد صفحہ 40 طبع دوم پر محمد حسین ڈھکوسر گودھا لکھتا ہے کہ  
مستدرک الوسائل اس قدر عظمت کی حامل ہے کہ فقہاء عظام کا فیصلہ ہے کہ استنباط احکام  
کے وقت جب تک وسائل کے ساتھ اس کی طرف ہی رجوع نہ کر لیا جائے تو اس وقت تک  
قیاس اپنے فرائض سے عہدہ برائیں ہو سکتا۔

لو آپ اپنے دام میں میاؤں آگیا۔

مستدرک الوسائل صفحہ نمبر 332 پر امام رضا علیہ السلام سے منقول تشہد۔

اشہد انک نعم الرب وان محمد انعم الرسول

وان علی بن ابی طالب نعم الولی ۵ .

#### حوالہ نمبر 5

مستدرک الفیہ فی احکام الشریعہ جلد 1 طبع قم ایران (عربی)

علامہ الفقیہ التولی احمد بن المولی محمد محمدی النزائی قدس سرہ  
کتاب الصلوٰۃ باب تشهد صفحہ نمبر 379 اشہد انک نعم الرب وان  
محمد انعم الرسول وان علی بن ابی طالب نعم الولی  
وان الجنة حق و النار حق .... الخ.  
نوٹو کا پی ساتھ لک ہے تشهد کافی وضاحت سے لکھا ہوا ہے میں نے فقط وہ حصہ  
لکھا جو اس کتاب کے متعلق تھا۔

### حوالہ نمبر 6

حزاردیک مسئلہ فہمی طبعی قم مقدس ایران قاری مرجع عالی قدر حضرت حاجی شیخ حسین نوری  
ہمدانی۔ سوال صفحہ 137 جواب صفحہ 38  
سوال نمبر 137۔  
در تشهد نماز اگر شہادت ثالثہ احمد ان علیا ولی اللہ بہ قصد قربت خواندہ شود جایز است یا خیر۔  
جواب۔۔۔۔۔ بہ قصد ورود باشد اشکال ندارد  
ترجمہ: پڑھنے میں کوئی خرچ نہیں ہے جائز ہے۔

### حوالہ نمبر 7

فقہ کامل فارسی بقلم مرحوم علامہ محمد تقی مجلسی اول رضوان اللہ علیہ۔  
صفحہ نمبر 31 کتاب الصلوٰۃ فقہ در تشهد و سلام  
ابو بصیر آنحضرت امام جعفر صادق علیہ السلام۔

بسم اللہ وباللہ والحمد للہ وخیر الاسماء

كلها لله اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و  
 شهد ان محمد عبده ورسوله ارسله بالحق بشيراً و  
 نذيراً بين يدي الساعة و اشهد ان ربى نعم الرب و ان  
 محمد انعم الرسول و ان علياً نعم الوصى و نعم الامام  
 اللهم صل على محمد و آل محمد و تقبل شفاعته فى  
 امته و ارفع درجته .

### حواله نمبر 8

توضیح المسائل فقیہ اہل بیت عصمت و طہارت حضرت مبشر کاشانی صفحہ  
 197 (فارسی) مسئلہ نمبر 949۔

بسم اللہ و باللہ و الحمد للہ و خیر الاسماء  
 کلها لله اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له و  
 اشهد ان محمد اعبده ورسوله ارسله بالحق بشیراً و  
 نذیر بین یدی الساعة و اشهد ان ربی نعم الرب و ان  
 محمد نعم الرسول و ان علیاً نعم الوصى و نعم الامام  
 اللهم صلی علی محمد و آل محمد و تقبل شفاعته فى  
 امته و ارفع درجته الحمد لله رب العالمین .

## حوالہ نمبر 9

رسالۃ توضیح المسائل فقیہ اہل بیت عصمت، طہارت حضرت مبشر  
کاشانی (فارسی) صفحہ نمبر 109۔

نماز جنازہ (نماز میت)

مسئلہ نمبر 513۔

نماز میت پنج تکبیر دارد اگر نماز گزار پنج تکبیر۔ این ترتیب بگوید کافی است۔

بعد از میت و گفتن تکبیر اول بگوید اشهد ان لا اله الا الله وان محمد

رسول الله وان عليا امير المؤمنين ولي الله۔ و بعد از تکبیر دوم بگوید

اللهم صلی علی محمد و آل محمد۔ و بعد از تکبیر چهارم

اگر میت مرد است بگوید۔ اللهم اغفر لهذا الميت۔

اگر زن است بگوید

اللهم اغفر لهذه الميت۔

و بعد تکبیر پنجم را گوید۔ الخ

کتاب ایضاً صفحہ نمبر 168۔

مسئلہ نمبر 777۔

اشهد ان عليا ولي الله۔ جزو اذان او قامہ فی باشد و

واجب است بعد از اشهد ان محمد رسول الله گفته شود۔

کہ اشهد ان عليا ولي الله جزو اذان ہے اور اشهد ان محمد رسول الله کے بعد کہتا واجب ہے۔

## حوالہ نمبر 10

کتاب احکام الشباب مطابقتہ لغتادوی سلامتہ حضرت السید صادق  
الحسینی الشیرازی۔ عربی  
آذان واقامت صفحہ نمبر 125 جزو نمبر 2

یتالف الاذان من عشرين فصلاً هو .

- (1) اللہ اکبر: اربع مرات
  - (2) اشهد ان لا اله الا الله . مرتان
  - (3) اشهد ان محمد رسول الله . مرتان
  - (4) اشهد ان عليا ولي الله والا فضل اشهد ان عليا و  
فاطمته الزهراء و اولادهما المعصومين حُجج الله . مرتان
- حی علی الصلوۃ . مرتان  
حی علی الفلاح . مرتان  
حی علی خیر العمل . مرتان  
اللہ اکبر . مرتان  
لا اله الا الله . مرتان  
کتاب ایفا صفحہ نمبر 147 باب تشهد جزو (2)۔

هناك تشهد وتسليم رواه جامع احاديث  
 الشيعة عن مصباح المتهجد وقد جاء في تشهد قبل  
 الصلوة على محمد وآله عبارة وان عليا نعم الولي فيجوز  
 التشهد به وجاء في تسليمه قبل (السلام علينا) عبارة  
 السلام على الائمة الها دين المهديين فيجوز التسليم به  
 اليافاً فيكون خلاصته التشهد والتسليم لمذكور هكذا  
 اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ، واشهد ان  
 محمد عبده ورسوله وان عليا نعم الولي اللهم صلى على  
 محمد وآل محمد .

ترجمہ: تشهد اور اسلام سے جامع احاديث شیعہ میں روایت کیا گیا ہے درود پاک سے  
 پڑھنے سے پہلے وان عليا نعم الولي۔ اور اس طرح تشهد جائز ہے  
 اسلام سے پہلے السلام على الائمة الها دين المعصو  
 ميں۔ اس طرح سلام جائز ہے اور تشهد اور سلام کا خلاصہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ  
 وحدہ لا شریک ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے عبد اور  
 رسول ہیں اور علیؑ اللہ جل جلالہ کے ولی ہیں درود پاک

### حوالہ نمبر 11

المجلد الخامس جامع احاديث الشيعة طبع قم ايران (عربی) تحقيق علامہ الحاج آقا

الطحاوی البرونی جردی کتاب الصلوٰۃ صفحہ نمبر 331 فی الشہد والتسلیم

سرکار حضرت امام رضا علیہ السلام شہداً طرحتے تھے فاذا صلیت

الرئستہ الرابعتہ فقل فی شہد ہ بسم اللہ و با بوثہ و ا

لصمد للہ و الا سماء الحسنی کلہا للہ اشہد ان لا الہ الا

للہ و حدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبده و رسوله

بالحق بشیراً و نذیراً بین یدئ الساعۃ التحیات اللہ و

الصلوات الطیبات الزاکیات الغا دیات الرائحات الساحا

ت الناعمات المبارکات الصالعات اللہ ما طاب و زکی و

طہر و نمی و خلص و ما خبت فلغیر اللہ اشہد انک نعم

الرّب و ان محمداً نعم الرسول و ان علی بن ابی طالب

نعم المولی (الولی) و ان الجنۃ حق و النار حق و الموت حق

و البعث حق و ن الساعۃ آتیہ لا ریب فیہا و ان اللہ یبعث من

فی القبور (و خ) الحمد للہ الذی ہدانا لهذا و ما کنا

لتہدی لولا ان ہدانا للہ ہ . اللہم صل علی محمد و آل

محمد و بارک علی محمد و آل محمد و ارحم علی

محمد و آل محمد الفضل ما صلیت و بارکت و ترحمت و

سلمت علی ابراہیم و آل ابراہیم فی العالمین انک  
حمید مجید اللہم صلی علی محمد ان مصطفیٰ و علی  
المرتضیٰ و فاطمہ الزہرا و الحسن و الحسین و علی  
الائمہ الاشدین من آل طہ و یسین .

### حوالہ نمبر 12

رسالہ توضیح المسائل حضرت محمد علی کراچی (فارسی) صفحہ نمبر 201۔

احتیاط واجب آن است کہ ہر وقت ہر جا شہادت  
رسالت و نبوت حضرت محمدؐ و اداسی خود شہادت بہ ولایت و  
امامت حضرت علیؑ نیز دادہ شود مگر در ضرورت تقیہ و مانند آن  
طی در مسائل احتیاط لازم نیست و اگر بغواہا زہر جہت بنا پر  
احتیاط حل نباید در نابہ صورت و حال گوید مثل -

اللہم صل علی محمد و سولک و علی امیر المومنین  
ولی اللہ و بہتر آن است کہ ہمہ جا بہ و ہال نام  
مبارک علی علیہ السلام اشارہ ای بہ امامان دیگر نیز بناید، مثلاً در اذان  
واقامہ بگوید اشہد ان علیا امیر المومنین و اولادہ  
المعصومین اولیاء اللہ ہ -

(12) توضیح المسائل حضرت محمد علی کراچی صفحہ نمبر 235۔



## تشہد

مسئلہ 1137۔

در برنی کردہ صحابی شیعہ، صحادتِ ثالثہ مرسوم است، یعنی در تشہد نماز ہم بہ دنیاں صحادتیں ہی گوید، اشهد ان علیا ولی اللہ۔ اگرچہ احتمال دار کہ اشکال بتا شد، لیکن احتیاط لازم آن است کہ اگر بخواند یگوید، بہ صورت دعاء گفتہ شود۔ مثلاً اللہم صل علی ولیک علی امیر المومنین۔

نوٹ: صفحہ 201 پر موصوف نے کہا کہ جس وقت جہاں بھی محمد رسول اللہ کی گواہی دی جائے ساتھ علی ولی اللہ کی گواہی بھی دی جائے آگے علی تشہد میں آئے تو اشکال نہیں حرج نہیں پھر بھی الفاظ کی تبدیلی چہ معنی۔

## حوالہ نمبر 13

بحار الانوار جلد 84 تالیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع (طہران۔ ایران)  
عربی۔ کتاب الصلوٰۃ

اشہد انک نعم الرب وان محمد انعم الرسول وان  
علی بن ابی طالب نعم الولی وان الجنة حق والنار حق  
والموت حق والبعث حق وان الساعه آتیه لا ریب  
فیہا وان اللہ یبعث من فی القبور الصمد للہ الذی ہدنا  
لہذا وما کنا لنصدی لو لا ان ہدینا اللہ.

آگے درود شریف پڑھیں جس میں اللہ صل علی محمد و آل محمد  
و عجل فرجہم .

### حوالہ نمبر 14

کتاب پرواز در ملکوت آداب الصلوٰۃ جلد 2 حضرت آیت اللہ مجتہد اعظم  
آقائے خمینی " - صفحہ نمبر 49، 50  
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

فرمود: سبحان اللہ۔ خدای عزوجل چون خلق فرمود عرش را نوشت برآں لا الہ الا اللہ محمد رسول  
اللہ علی امیر المومنین پس ذکر فرمود کتابت این کلمات را بر آب و کرسی و لوح و جسد اسرافیل و  
در جناح جبرائیل و اکناف آسمان خاوا و زمین و کھاد بر شش و قمر۔  
پس فرمود قی کی از شما گفت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بگوید علی امیر المومنین " ہ

### حوالہ نمبر 15

بر الايمان الشهادۃ الثلاثۃ فی الاذان عبدالرزاق الموسوی المقرم صفحہ 78۔  
ثم قال اقل ابو جعفر الباقر علیہ السلام :

ذكرنا من ذكر الله و ذكر عدو و نامن ذكر الشيطان و هذا  
التنزيل المستفاد صيريحاً من هذه الرواية الشريفة  
يقضي بخروج ذكرهم (صلوات الله عليهم) عن دائره  
الكلام المكروه و المحرم و لوقه بذكر الله سبحانه و  
تعالى في جميع ما رتب عليه من الاحكام و قد جاء في

روایتہ الحلبي عن ابی عبد اللہ الصادق علیہ السلام کل ما ذكرت اللہ عزوجل به والنبي فهو من الصلاة و من منا يظهر لك وجه القول بجواز ذاكرا لشهادة الثا لثه في الصلاة فضل عن الاذان ولاقامته.

### حوالہ نمبر 16

توضیح المسائل رسالہ مطابق فتاویٰ اُستاد محققین رئیس المفسرین فقیہہ اہل بیت حضرت یعسوب الدین رستگار جلد اول صفحہ نمبر 314۔  
فارسی قم۔ ایران

### تشہد

اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و  
اشھدان محمد عبدہ ورسولہ اللھم صل علی  
محمد و آل محمد .  
و کمتر ازین کفایت نمی کند احتیاط واجب آن است بمسئین ترتیب بگوید، و  
جائز است پس از محمد ثن بگوید۔

و اشھدان امیر المومنین علیا و اولادہ  
المعصومین حجج اللہ صلوات اللہ علیہم اجمعین ہ .  
کتاب الیفا صفحہ نمبر 278 مسئلہ نمبر 1350۔  
توضیح المسائل یعسوب الذین رستگار جلد اول۔

اذان و اقامہ مستحب مؤکد است کہ اگر کفہ نہ شود نماز صحیح است ولی اگر اذان و اقامہ کفہ نہ شود اما صحادت ثالثہ گفتہ شود نماز باطل است و کسی کہ صحادت ثالثہ را در اذان و اقامہ نگوید اقتدا کردن با دجائز نیست و اگر اقتداء کنند نماز باطل است و باید اعادہ نمایند ۔

ترجمہ :-

اذان اور اقامت سنت مؤکدہ ہے اگر نہ پڑھی جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔

اگر اذان اور اقامت کہو اور علی ولی اللہ کی گواہی نہ دو تو نماز باطل ہے۔

کتاب توضیح المسائل علامہ یعقوب الدین رشتکار جلد اول صفحہ 186۔

نماز میت (جنازہ) اور گواہی ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ

ولی بحر است بعد از تکبیر اول بگوید اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له و اشهد ان محمد عبده و رسولہ ارسلہ بالحق بشیراً و نذیراً بین یدی الساعة و اشهد ان علیا امیر المومنین و اولادہ المعصومین حُجَجُ اللہ صلوات اللہ علیہم اجمعین ہ۔

حوالہ نمبر 17

تحفہ احمدیہ عالم ربانی فقیرہ المل بیت الطہارۃ ناصر الملک السید ناصر حسین

الموسوی لکھنوی۔

سن تالیف 1305 لکھنؤ۔ صفحہ نمبر 212 تا 213۔

تشہد طولانی پڑھنا بہتر ہے۔

بسم اللہ وبالله وخیر الاسماء کلہا للہ اشہد ان لا الہ  
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمد اعبده و  
رسولہ ارسلہ بالحق بشیراً ونذیر بین یدی الساعۃ و  
اشہد ان ربی نعم الرب وان محمد انعم الرسول وان  
علیا ولائمۃ من ذریئہ نعم الائمۃ  
اللہم صل علی محمد وآل محمد وتقبل شفاعتہ  
فی امتہ وارفع درجۃ ہ۔

### حوالہ نمبر 18

رسالہ القوانین الشرعیہ الحاج السید محمد علی الطباطبائی الحسینی دام ظلہ

الجزء الاول العبادات (عربی)

صفحہ نمبر 326 حکم نمبر 304 تشہد۔

وقال (ع) فاذا صليت الركعة الرابعة فقال في تشهد  
بسم الله وبالله والحمد لله والاسماء الحسنی کلہا  
للہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد  
ان محمد أعبد ورسولہ ارسلہ بالحق بشیراً ونذیراً  
بین یدی الساعۃ التحیات والصلوات الزاکیات



الفاديات الرباحات التامات الناعمات المباركات  
 الصالحات لله ما طاب وزكى وطهرونى وخلص و  
 ساخست فلغير الله اشهد انك يارب نعم الرب وان  
 محمداً نعم الرسول وان على بن ابي طالب نعم الولي و  
 ان الجنة حق والنار حق والموت حق والبعث حق وان  
 الساعة آتية لا ريب فيها وان الله يبعث من القبور  
 والحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدى لولا ان هدانا  
 الله اللهم صل على محمد وآل محمد وبارك على  
 محمد وآل محمد وارحم محمد وآل محمد الفعل ما  
 صليت وباركت ترحمت وسلمت على ابراهيم وآل  
 ابراهيم في العالمين انك حميد مجيد اللهم صل على  
 محمد وآل محمد المصطفى وعلى مرتضى وفاطمته  
 الزهراء والحسن والحسين والائمة الراشدين من آل  
 طه وياسين ه الخ.

### حواله نمبر 19

فقہ کامل فارسی بقلم مرحوم علامہ مولی محمد تقی مجلسی اوّل صفحہ نمبر 28.

## دُعائے توحید در نماز اول سورہ الحمد

بعد از تکبیر بگوید۔

و جهت و جهی للذی فطر السموات والارض  
 علی ملئہ ابراهیم و دین محمد و منهاج علی حنیفاً مسلماً و  
 ما انا من المشرکین ان صلواتی و نسکی و محیامی و مما  
 تئى لله رب العالمین لا شریک له و بذالک امرت  
 و انا من المسلمین ۵۔  
 پھر بسم اللہ سے سورہ الحمد شروع کرے۔

### حوالہ نمبر 20

#### الاعتقادات فی دین الاسلام

شیخ الجلیل و رئیس الحدیث ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ قمی

الصدوق المتوفی ۳۸۱ صفحہ نمبر 37-38

وانہا سئلت عن ربها فقالت اللہ ربی و  
 سئلت عن نبیہا ؟ فاجابت محمد و سئلت عن ولیہا  
 و اما مہا ؟ فاجابت محمد و سئلت عن ولیہا و اما  
 مہا ؟ فار تج علیہا و توقفت فقلت لہا ابنتک ابنتک فقالت  
 ولدی اما می ۔

## حوالہ نمبر 21

الشہادہ الثالثہ المقدسہ مقدسہ الاسلام  
الکامل وجوہ ايمان الحق علامہ عبد الحلیم  
الغزى۔ (تم مقدس۔ عربی)

صفحہ نمبر 229 ومن التہجد۔

اشہد انک نعم الرب وان محمد صلی  
اللہ علیہ وآلہ نعم الرسول وان علی ابن ابی  
طالب علیہ السلام نعم المولی ..... الی ان یقول  
علیہ السلام فی ہذا التہجد الشریف اللہم صل  
علی محمد المصطفیٰ وعلی المرتضیٰ وفا  
طمہ الزہرا والحسن والحسین وعلی الائمتہ  
الراشدین من آل طہ ویسین ہ۔

## حوالہ نمبر 22

کتاب مستطاب مصباح المتہجد وسلاح المتعبد  
۔ الشیخ الطائفہ رئیس مذهب الامیہ ابی جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوس ۱۳۱۳  
صفحہ نمبر 34۔ آداب نماز ظہر۔

بسم اللہ وبائلہ والحمد للہ ----- واشہد  
ان اللہ ابی نعم الرب واشہد ان محمد انعم الر  
سول وان علیا نعم المولی ہ۔



## حوالہ نمبر 23

الفقہ الرضاء (حضرت ابام علی رضا علیہ السلام)

صفحہ نمبر 108۔

اشھد انک نعم الرب وان محمدا نعم الرسول وان علیا نعم المولی وان الجنة حق و النار حق والموت حق والبعث حق وان الساعة آیتہ لا ریب فیہا وان اللہ یبعث من فی القبورہ۔

## حوالہ نمبر 24

نشان ازلی نشانما جلد دوم شرح حال و کرامات و مقالات و طریقہ سیر و سلوک  
عرفانی عارف ربانی و مقتدای اصل نظر مرحوم حاجی شیخ حسعلی اصفہانی قدس سرہ  
مؤلف۔ علی مقدادی اصفہانی۔ قاری (قم ایران)

صفحہ نمبر 201 تا 202۔

در تشهد۔۔۔ و بگوید۔ بسم اللہ و ابا للہ یعنی بہ نام خدا و بہ توفیق او الحمد للہ ثناہا و حمدہا ہمہ از آن فداست و اخیر الا سماء اللہ و بہترین نامہا حق راست اشھدان لا الہ الا اللہ شہادت می دہم بہ اینکه معبودی و موجودی بہ جز خدا و نہ نیت و قد در حالیکہ یکتا و منفرد است لا شریک

له که اور انه در عبادت نه در خلق نه در افعال و نه در صفات شریکی نیست و اشهد ان محمد ا عبد و رسوله یعنی شهادت فی دهم که محمد بنده فرساده خدا وند است و برخی از علماء گفته اند اگر پس از شهادت به رسالت حضرت محمد شهادت سوی هر ولایت امیر المؤمنین علی علیه السلام که، و اشهد ان امیر المؤمنین علیا ولی الله فی باشد به قصد نبین و تبرک گفته شو و نه تنها خللی در نماز بنا شد بلکه موجب کمال ان باشد و معنای آن گرامی می دهم که امیر المؤمنین علی علیه السلام ولی خدا وند است .

و از حضرت امام صادق صلوات الله و سلامه علیه روایت شده است که حضرت کش فرمود من قال لا اله الا الله محمد رسول الله فلیقل علی ولی الله یعنی هر کس که خدای را به یکتا هی و توحید پاد کرده محمد را رسول و فرستاده خدا می گوید باید که پس از آن به ولایت علی بن ابی طالب نیز لب بگشاید .

## حواله نمبر 25

انوار الهدايه في الامامته والولايتہ  
المؤلف - أستاذ الفقه في النجف ومشهد حضرت غلام رضا الهاجري النجفي ١٣٩٨  
صفحہ نمبر 344 تا 345 حدیث نمبر 3-

قوله (ص): (الها الناس بما تشهدون) ؟  
قالوا: شهد ان لا اله الا الله قال ثم مه ؟ قالو: دان  
محمد أعبده ورسوله قال فمن وليكم ؟ قالو: الله و  
رسوله مولانا ، ثم ضرب بيده الى عقد على عليه السلام  
فأقامه فقال: من يكن الله ورسوله مولاه فان هذا مو  
لاه وفي لفظ اخر ثم قال: ايها الناس ان الله ولاى وانا مولى  
المومنين وانا أولى بهم من انفسهم فمن كنت مولاه فهذا  
اء مولاه. يعنى على عليه

فالمولويته المطلقة التي يحب الا شهاد بها في حد  
الشهادة بالوحد والرسالة و يحب تصديقها والايمان بها فتكون  
الشهادة بالولايتة شهادة ثالثة تاليتة للشهادتين ملازمته معهما .

## حوالہ نمبر 26

### جامع المسائل اُردو مطابق فتاویٰ حضرت فاضل لنکرانی

صفحہ نمبر 108۔

سوال۔ اذان و اقامت میں حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کی شہادت کس قصد سے دی جائے کیا تشہد میں حضرت رسول کریمؐ کی نبوت کے بعد شہادت ولایت بھی کہا جائے تو کیا ہے؟

جواب۔ جس طرح توضیح المسائل کے مسئلہ نمبر 938 میں لکھا گیا کہ شہادت ولایت آذان و اقامہ کا جز نہیں ہے لیکن بہتری ہے کہ بقصد قریتہ کہا جائے اور نماز کے تشہد کو اس طرح پڑھا جائے جس طرح توضیح المسائل میں تحریر ہے۔

## حوالہ نمبر 27

### منہاج الصالحین العبادات فتاویٰ مرجع عالی قدر سید ابوالقاسم الموسویٰ الخوئی

صفحہ نمبر ۱۵۰۔

و تستحب الصلاة على محمد و آل محمد عند ذكر اسمه الشريف و اكمال الشهادتين بالشهادة لعلیٰ بالولایت و امیر المومنین فی الاذان و غیره .

## حوالہ نمبر 28

### جلد اول مجمع المسائل فقیہ اہل بیتؑ عصمت حضرت الحاج سید محمد رضا

گلاباگانی مدظلہ العالی۔

صفحہ نمبر 177۔

اشہد ان ربی نعم الرب و ان محمد انعم الرسول  
و ان علیا و اولادہ نعم الائمۃ ہ .

حوالہ نمبر 29

صراط النجاة فی اجوبة الاستفتاءات (الجزء الثانی) صفحہ نمبر 181 السيد ابو القاسم  
الموسوی الخونی علیہ رحمۃ۔

سوال 240. من یزکرفی کل تشهد فی الصلاة بعد  
الشهادة بالوحدانية و الرسالة الشهادة لعلی با لولا یتہل  
یحکم ببطلان صلاتہ ، لو کان ذلک منہ جهلا بالحکم، و  
اعتقادا بلز و مهاو استجابہا، ام تصح تلک الصلاة ؟  
الخونی۔ اذا کان معتقدا بصحة الصلاة معها، صحت و  
لا اعادة علیہ فیہا۔

حوالہ نمبر 30

شناخت امیر المومنین صفحہ نمبر 102 طبع ایران  
علامہ عباس قمی قمر بنی ہاشم مدظلہ العالی۔

در تشہد نماز واجب است کہ انساناں شہادت بولایت علیؑ واولاد علیؑ بدھید  
ترجمہ: نماز کے تشہد میں واجب ہے کہ بندہ علیؑ اور اولاد علیؑ کی ولایت کی  
گواہی دے۔

## اختتامیہ کتاب

آج مورخہ 2013-10-24 (24 اکتوبر 2013ء) ۱۸ ذی الحجہ 1434  
کی صبح نماز فجر کے بعد حقیقی نماز علیؑ کی گواہی عمل سے دے کر اپنی کتاب، ولایت علیؑ ابن  
ابی طالب علیہ السلام، کی گواہی یعنی شہادۃ ثالثہ مقدسہ فی الصلوٰۃ۔ کو علیؑ ابن ابی طالبؑ نے  
مصطفیٰؐ اور خالق لم یزل کے حضور بواسطت سرکار امام زمانہ علیہ السلام پیش کر رہا ہوں اس  
یقین کامل کے ساتھ کہ میں نے اپنی عقل و فہم سے وجہ تکمیل دین اسلام کی شہادت کو شیعہ اثنا  
عشریہ کی معتبر کتابوں۔ بنیادی کتابوں اور توضیح المسائل تک کی کتابوں سے ثابت کر دیا۔  
کہ جہاں بھی جب بھی کوئی بھی توحید کی گواہی (اشہد ان الا الہ الا  
اللہ) رسالت کی گواہی (اشہد ان محمد رسول اللہ) دے  
فلیقل۔ اُس کے لیے لازمی ہے کہ وہ فوراً کہے اشہد ان  
علیاً ولی اللہ۔

آخر پر اتنی گزارش کے ساتھ کہ کتاب مشاق الانوار الثمینیہ فی اسرار امیر المومنین  
میں علامہ حافظ رجب البرسی علی نے صفحہ نمبر 209 اردو صفحہ 159 عربی اور سید احمد مستطاب  
نے القطرہ میں سرکار علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کے حوالے سے لکھا کہ قال علیہ  
السلام الصلوٰۃ بالحقیقۃ حب علی ابن ابی طالبؑ۔ نماز

حقیقت میں محبت علیؑ کا نام ہے اور اسی کتاب میں اس صفحہ پر ہے کہ

فمن اقام حب علی فقد اقام الصلوٰۃ .

جس نے محبت علیؑ قائم کر لی اُس نے نماز قائم کر لی اور کتب اربعہ کے مصنف علامہ شیخ الصدوق علیہ الرحمۃ اپنی کتاب امالی شیخ صدوق میں لکھتے ہیں کہ۔

عن الرضا علیہ السلام : قال رسول الله صلى الله

عليه وآله وسلم لا قبل عمل عامل منهم الا بالاقرار  
بولايته مع نبوة احمد رسولی .

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو جہاں نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ کسی عمل کرنے والے کا عمل قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ میرے رسول احمد مجتبیٰ کی نبوت کے ساتھ علیؑ علیہ السلام کی ولایت کا اقرار نہ کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ قرآن مقدس میں روزِ محشر کے حالات و واقعات بیان کرتے ہوئے خالق رب العزت اللہ فرماتا ہے۔

وقفوهم انهم مسئولون۔ کھڑا کرو انہیں روکو ان سے ابھی

سوال کرنا ہے۔ ابن حجر کی اپنی کتاب صواعقِ محرقہ میں لکھتے ہیں کہ وہ سوال کیا ہوگا عن

ولایت علی ابن ابی طالب۔ ان سے پوچھو یہ علیؑ ولی اللہ پڑھتے تھے یا

نہیں۔ اور سرکارِ رسالت مآبؐ فرماتے ہیں کہ بحار الانوار جلد 28 صفحہ 172 قال

رسول الله والذى بعثنى بالحق لا يقبل الله من عبد

فریفته الا بولايته علیؑ۔ حضورؐ فرماتے ہیں اللہ کی قسم جس نے مجھے نبوت

عطا کی اللہ تعالیٰ کسی بندے کا فریضہ بغیر ولایت علیؑ قبول نہیں کرتا۔ اور المسجد رک الوسائل

جلد اول صفحہ ۲۳ علامہ حسین نوری نے رسول اللہؐ کے حوالے سے لکھا کہ۔

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والذى  
 نفس محمد بيده لو ان عبداً اجاء يوم القيامة بعمل  
 سبعين نبياً ما قبل الله منه يلقاه بولائتي ولايته اهل بيتي هـ .  
 رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی جس کے قبضہ قدرت میں مجھ محمدؐ کی جان ہے  
 اگر کوئی شخص قیامت والے دن ستر انبیاء کے اعمال لے کر آجائے اللہ اُس سے قبول نہیں  
 کرے گا یہاں تک کہ اس کے پاس میری ولایت اور میرے اہل بیتؑ کی ولایت نہ دیکھ  
 لے اور کتاب بحار الانوار جلد 27 صفحہ نمبر 113 پر سرکار امیر المومنین علیؑ علیہ السلام فرماتے  
 ہیں کہ

عن امير المؤمنين عليه السلام و الله نور جلى على  
 ليقن من ولايتنا اهل البيت خير من له عبادة الف سنته .  
 سرکار علیؑ فرماتے ہیں اللہ کی قسم اگر کسی آدمی کا یقین ہماری ولایت پر ہو وہ بہتر ہے اس  
 عبادت سے جو 1000 ہزار سال کی ہو۔ یعنی ولایت علیؑ پر یقین رکھنا ہزار سال کی عبادت  
 سے افضل ہے۔ اور اہل سنت کی معتبر کتاب بیان معجزة المودة طبع ایران صفحہ نمبر 112 پر صالح محمد  
 کشفی حنفی نے رسول اللہؐ کی حدیث مبارکہ لکھی ہے کہ قال رسول الله صلى  
 الله عليه وآله وسلم لا ادخل الجنة من تارك ولايت  
 على ابن ابى طالبؑ۔ حضور فرماتے ہیں کہ علیؑ کی ولایت کو ترک کرنے والا جنت  
 میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

تفسیر البرہان کے مقدمہ مرآۃ الانوار میں لکھا ہے کہ ان اعظم الذنوب ترک



الولایتہ علیٰ ابن ابی طالبؑ۔ کہ علیؑ کی ولایت کو ترک کرنے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے اور سرکار امام محمد باقرؑ اصول کافی میں فرماتے ہیں نحن ذکر اللہ ونحن اکبرہ۔

(تفسیر البرہان جلد 3 صفحہ 353 پر بھی ہے)

ذکر خدا ہم ہیں اور ہم ہی اکبر ہیں اور یعقوب کلینیؑ ”اصول کافی میں امام محمد باقرؑ سے ایک اور روایت بھی لکھی ہے کہ ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے اور ہمارے دشمن کا ذکر شیطان کا ذکر ہے اور کون نہیں جانتا اور کون سی کتاب ہے جس میں رسول اکرمؐ کا یہ فرمان نہیں جسکی راوی ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ہیں کہ علی علیہ السلام کا ذکر میرا ذکر ہے میرا ذکر اللہ کا ذکر ہے اور اللہ کا ذکر عبادت ہے۔ کبھی غور کیا ہے اللہ نے جو تمہیں بار بار فرمایا کہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرو تدبیر کرو سوچو کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا۔ سورہ طہ و اقم الصلوٰۃ لذکری۔ کہ نماز کو قائم کرو میرے ذکر کے لئے تو ذکر تو علی علیہ السلام اولاد علی علیہ السلام ہیں ان کے ذکر سے نماز مکمل ہوگی نہ کے باطل اور قرآن کی دوسری آیت سورہ عنکبوت آیت 45 ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر ولذکر واللہ اکبرہ۔ کہ یقیناً نماز روکتی ہے بے حیائی اور بُرے کاموں سے اور اللہ کا ذکر اس سے بھی بڑا ہے اور وہ ذکر اصول کافی نحن ذکر اللہ ونحن اکبر۔ کے تحت علیؑ اور اولاد علیؑ ہیں۔ تو نماز ان کے ذکر سے اپنے اوج کمال اور رفعت کی بلندیوں پر پہنچ کر معراج بن جائے ان کے ذکر سے جس کے متعلق معصوم نے فرمایا آقائے ثننیؑ نے پرواز در ملکوت میں لکھا کہ الصلوٰۃ معراج المومن۔ کہ نماز مومن کی معراج ہے مگر شرط ہے کیونکہ سرکار امام رضا علیہ السلام حدیث غیثا پور میں فرمایا تھا کہ لا الہ الا اللہ قلعہ ہے جو اس میں داخل ہو گیا وہ امان پا گیا

مگر اسکی کچھ شرطیں ہیں وائامن شرطیں اور ان میں سے بھی ایک ہوں یعنی توحید و رسالت کے قلعے کے ساتھ شرط ہے علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت اور اولادِ علیؑ کی ولایت تب یہ جائے امن بنے گی اللہ تعالیٰ اپنے قرآن میں ارشاد فرماتا ہے کہ۔ سورہ البقرہ آیت نمبر 125 وَاِنْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاٰمَنَّا۔ اے رسولؐ یاد رکھو وقت جب ہم نے بیت کعبہ کو جائے امن اور جائے ثواب قرار دیا یعنی کعبہ تھا تو آدمؑ سے بھی پہلے حدیث ہے رسول اللہؐ کی اِنَّ الْكَعْبَةَ مَنْزِلَةٌ مِّنَ السَّمٰوٰتِ۔ کعبہ آدمؑ سے بھی پہلے آسمان سے نازل ہوا ہے۔ ایما ہیثم واسمعیلؑ نے تو کعبہ کی دیواریں بلند کی ہیں مگر کعبہ کعبہ تھا جائے امن اور جائے ثواب اُس وقت بنا جب اس میں علیؑ ابن ابی طالبؑ کا نزول ہوا۔ تو پتہ چلا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ اور توحید و رسالت کی گواہی بغیر گواہی علیؑ ابن ابی طالبؑ اور اولادِ علیؑ کمل نہیں۔ یہی وجہ تھی کہ مسلسل 23 سال تک محمد مصطفیٰؐ نے اپنے اللہ کے مجملہ احکامات و امر و نواہی نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ غنس۔ جہاد۔ تولد۔ تمرا سب کچھ پہنچائے مگر جب آخری حج سے واپس مقام غم غدیر پر پہنچے تو آوازِ قدرت آئی۔

سورہ المائدہ۔

يٰۤاَيُّهَا الرِّسُوْلُ بَلِّغْ مَا نَزَلَ الْيَك مِّن رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاَللّٰهُ يَعْصَمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ ٥

اے رسولؐ جو پیغام آپ پر نازل کیا گیا ہے تمہارے رب کی طرف سے پہنچاؤ اگر آپ نے یہ فعل نہ کیا تو تو نے گویا کہ اس کی رسالت کا کوئی کام بھی نہیں کیا۔ اللہ آپ کو

لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا بے شک اللہ قوم کافرین کو ہدایت نہیں کرتا۔

تھوڑا سا غور کر لیا جائے تو سمجھ آ جاتی ہے کہ

اے رسولؐ تو نے میرے دین کی ہر وہ چیز ہر وہ ذکن جو میں نے تمہیں حکم دیا تو

نے پہنچا دیا مگر میں نے تمہیں معراج پر کہا پھر حکم دیا کہ۔ سورہ الم نشرح آیت ۷۰۸

فاذا فرغت فالنصب ہ والی ربک فارغب ہ۔

جب توحج سے فارغ ہو جائے تو اُسے مقرر کر دے کتاب شواہد المتزیل جلد 2 صفحہ 349 پر

علامہ حکاکی نے سرکار امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ذات احدیت کی

طرف سے آپؐ کو یہ حکم ہوا کہ حجۃ الوداع کے بعد ولایت علیؑ کا تقرر کر دے علان

ولایت کر دینا۔ رسول اللہؐ حج سے فارغ ہو کر چل پڑے جب پہنچے خم غدیر پر تو دوبارہ آیت

بلغ ما أنزل۔۔۔۔ الخ۔ کا نزول ہو گیا کہ اے میرے رسولؐ تمہیں اللہ تیری

23 سال کی مشقت و مزدوری محنت کا بیجوت جو تو نے لوگوں تک پہنچائے ضائع اور بیکار کر

دوں گا اور اگر تو نے ابھی ابھی اعلان ولایت علیؑ نہ کیا تو فما بلغت رسالتہ

تو گویا تو نے میری رسالت کا کوئی کام کیا ہی نہیں۔ ذرا سا غور کر لینے سے بات عیاں ہو

جاتی ہے کہ جب اشہد ان علیا ولی اللہ۔ کہنے کے بعد بغیر ولایت

علیؑ ابن ابی طالبؑ کے اعلان کے بغیر رسولؐ کی رسالت و نبوت نہیں سچتی تو ہم اور آپؐ کی

نمازیں اعمال ولایت علیؑ کی گواہی کے بغیر سچ جائیں گے کیا۔۔۔؟

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی وعدہ کیا کہ اے میرے حبیب تو اعلان ولایت علیؑ ابن

ابی طالبؑ کر میں تجھے و اللہ یقصرک من الناس۔ لوگوں کے شر سے

محفوظ رکھوں گا۔ کیونکہ یہ بات تو یقینی ہے کہ لوگ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت پر انکار بھی

کریں گے اے میرے حبیب تجھے بھی نقصان دینے کے لئے طرح طرح کے منصوبے

بتائیں گے کیونکہ علیؑ النبأ العظيم۔ ہے اور لوگ نباء عظیم میں اختلاف کریں گے۔ مگر میرا وعدہ ہے تیرا کچھ بھی نہیں کر سکیں گے تیرا محافظ میں اللہ ہوں اور میرا وعدہ ہے تجھ سے کہ ان اللہ لا یھدی القوم الکافرین۔ کہ اللہ کافروں کو ہدایت کرتا ہی نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کہنا یہ جاتا ہے کہ کیونکہ اُس وقت قافلہ رسولؐ میں بظاہر کافر کوئی بھی نہیں تھا مگر اللہ جانتا تھا کہ کچھ لوگ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کا انکار کریں گے۔ وہی اللہ کی نظر میں کافر ہیں۔

اچھا علماء جانتے ہیں کہ قرآن کا اسلوب کچھ اس طرح کا ہے کہ ایک آیت دوسری آیت کی خود تشریح کرتی ہے۔ سورہ آل عمران کی آیت نمبر 86 اور 87 پر ذرا غور کرنے سے بات بالکل واضح ہو جاتی ہے۔

کیف یتھدی اللہ قوماً کفرو بعدایمانہم وشہدوان الرسول حق وجاءہم البینتہ واللہ لا یھدی القومہ الظلمینہ أولئک جزاؤہم ان علیہم لعنتہ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ہ۔

ترجمہ۔ اللہ اُس قوم کو ہدایت کیسے کرے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئی اسلام کے بعد نہیں ایمان کے بعد کافر اسلام کے بعد کافر اور ہے اُس کا ذکر بھی قرآن میں ہے جہاں ایمان کے بعد کافر ہونے والوں کی بات ہے اللہ نے فرمایا۔

وشہد ان الرسول حق ہ۔ یہ جو ایمان کے بعد کافر ہوئے ہیں یہ رسول اللہؐ کے حق ہونے کی گواہی تو دیتے ہیں یہ تو کہتے ہیں اشہد ان محمد اعبد و الرسول ہ۔ گواہی دیتے ہیں رسولؐ کی مگر یہ ایمان لانے

کے بعد کافر (انکاری) ہو گئے ہیں۔ جرم ہے ایمان کے لانے کے بعد کافر ہو گئے ہیں۔ اس لئے اللہ عالمین کو ہدایت نہیں کرتا اللہ فرماتا ہے ان لوگوں کے اعمال کی جزا یہ ہے کہ اُولٰٓئِكَ جزَاہُمْ اَنْ عَلٰیہِمْ لَعْنَتُہٗ اللّٰہُ وَ الْمَلَائِکَۃُ وَ النَّاسُ اَجْمَعِیْنَ۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ جزا بول رہا ہے، اور جزا ہوتی ہے اعمال نیک کی اللہ کہتا ہے ان پر اللہ ملائکہ اور انسان لعنت کرتے ہیں۔ اور ذرا غور کرو اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا۔ جو اعلان خیم غدیر اعلان ولایت علی ابن ابی طالب کا بظاہر رسول اللہ کے سامنے اقرار کر کے کر کے انکار کر گئے۔ اللہ کی نظر میں وہ کافر ہیں۔ ہاں قرآن کی آیت المائدہ و مَنْ یَّکْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَہِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ تفسیر عیاشی جلد اول صفحہ نمبر 279 حضرت جابر حضرت ابو جعفر باقرؑ سے آیت کی تفسیر پوچھی فرمایا۔ جو ایمان سے انکار کرے اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔ اس سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت ہے۔

ہاں بات ہو رہی تھی آیت بلغ ما انزل۔۔۔ الخ پر کہ اے رسولؐ کہ اعلان ولایت علیؑ رسولؐ نے ایک طویل خطبہ دیا جو جملہ فریقین کی کتابوں میں ہے جس کے آخری جملے تھے۔

## خطبہ غدیر

فَاعْلَمُوا مَعَاشِرَ النَّاسِ ذَالِكَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ نَصَّيْهُ لَكُمْ وَلِيًّا وَّ  
اماماً وَّ فَرَضَ طَاعَتَهُ عَلٰى كُلِّ اَحَدٍ صَ كَلِمَةً جَائِزَةً قَوْلُهُ  
مَلْعُونٌ مِّنْ خَلْقِهِ مَرْحُومٌ مِّنْ صَدَقِهِ.

پس جان لو اللہ تعالیٰ نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو تمہارا ولی و امام مقرر کر دیا  
ہے ان کی اطاعت ہر شخص پر واجب قرار دی ان کا حکم نافذ ہے آگے فرمایا

مَلْعُونٌ مِّنْ خَلْقِهِ مَرْحُومٌ مِّنْ صَدَقِهِ۔

جس نے مخالفت کی رحمت حق سے محروم ہو گیا اور جس نے تصدیق کی وہ مستحق رحمت ٹھہرا  
۔ آگے فرمایا لوگو!

اسْمَعُوا وَاَطِيعُوا فَاِنَّ اللّٰهَ مَوْلَاكُمْ وَّ عَلٰى اِمَامِكُمْ ثُمَّ اِلَّا  
مَا مَتَّه فِیْ وَلَدِیْ مِّنْ حَلْبَةٍ اِلَى الْقِيَامَةِ ۝

لوگو سن لو اور اطاعت کرو کیونکہ اللہ تمہارا مولا ہے علیؑ امام ہے پھر امامت میری اُس اولاد  
میں جو صلب علیؑ سے ہے قیامت تک رہے گی۔ لہذا ثابت ہوا اللہ بھی مولا رسول اللہ بھی  
مولا۔ علیؑ بھی مولا۔ پس تمہاری اطاعت واجب ہے اس کا نام شہادت ثلاثہ مقدسہ ہے اور  
ہاں فَلَا تَضَلُّوْا عَنْهُ لَا تَمْتَنُوْا اَمْنَهُ ۝ علیؑ علیہ السلام کو چھوڑ کر گمراہ نہ  
ہو جانا اور نہ ہی علیؑ علیہ السلام سے منحرف ہونا۔ اور آخر پر سرکار ختمی المرتبت نے فرمایا۔

قَالَ النَّبِيُّ "لَنْ يَتَوَّبَ اللّٰهُ عَلٰى اَحَدٍ نَكَرَ ۝ وَلَنْ يَغْفِرَ لَهُ حَتّٰى عَلٰى  
اللّٰهِ اِنْ يَفْعَلْ ذَالِكَ ۝ وَاِنْ يَعْذِبْهُ عَذَابًا نَّكَرًا اَبَدًا لَا بَدْلَیْنَ ۝

اللہ تعالیٰ کبھی اُس شخص کی توبہ قبول نہیں کرے گا۔ جو علیؑ کا منکر ہو اور نہ ہی کبھی  
اُس کی مغفرت کرے گا اللہ تعالیٰ نے یہ حتیٰ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ اس منکر (ولایت علیؑ) کو

ہمیشہ ہمیشہ بدترین عذاب سے سزا دے گا۔

اے میرے رسول! تو نے اعلان ولایت علیؑ کر دیا اور سورہ المائدہ

اليوم بنس الدين كفو وامن دينكم فلا تخشون  
ہم واخلشون۔

آج کے دن کچھ لوگ جو تمہارے دین سے مایوس ہو کر کافر ہو چکے ہیں پس ان سے مت ڈر مجھ سے ڈراؤ میرے حبیب محمد مصطفیٰؐ تو نے میرا حکم سنا دیا بیشک تیرے خدشہ کے مطابق جنہوں نے علیؑ کی ولایت کا اقرار نہیں کرنا تھا انہوں نے انکار کر دیا کسی نے ظاہر اور کسی نے منہ مخفی ہو کر انکار کر کے کافر ہو گئے ان سے مت ڈر میں تیرے ساتھ ہوں مجھ سے ڈراؤ وہاں میں اللہ تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اليوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم اسلام دینا ہ۔ (سورہ مائدہ ۳) کہ میں نے آج کے دن (ولایت علیؑ) سے تیرا دین مکمل کر دیا ہے اور آپ پر نعمتیں تمام کر دیں اب میں تیرے دین پر (جس میں ولایت علیؑ واجب ہے) راضی ہوں یہی وجہ تھی کہ رسول اللہؐ نے فوراً اس آیت کے نزول پر خوشی خوشی فرمایا۔ تفسیر البرہان الحمد للہ علی اکمال الدین و تمام النعمتہ و رضی الرب بر مسالتی و الولایتہ بعلی بعدی۔ جو ہے اللہ کی دین مکمل کرنے اور نعمتیں تمام کرنے پر میری رسالت اور علیؑ کی ولایت پر راضی ہونے پر۔

جب علیؑ کی ولایت کا اعلان ہو چکا ظہر کا وقت قریب تھا ابوذرؓ نے اذان دی جی علی خیر العمل۔ اؤ ولایت علیؑ کی طرف (بقول شیخ صدوق) لوگ دوڑے کچھ رسول کی طرف کچھ میدان غدیر سے منکر ولایت علیؑ بن کر۔

اب چونکہ قرآن کی آیت ولا تجہر بصلاتک ولا تخا

فت بھا و ابتغ بین ذالک سببلا۔ اے رسولؐ اپنی نمازیں نہ تو بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ چھپاؤ بلکہ درمیانی آواز سے اور تفسیر حسن عسکری علیہ السلام البرحان سے لے کر تفسیر عیاشی اور نور الثقلین جلد ۳ صفحہ 235 تک ہر کسی نے لکھا ہے کہ حمزہ ثمالی پوچھتے ہیں مولادہ کیا امر تھا آپؐ کی جد اطہر کو قال فرمایا و لا تجھر بولایتہ علیؑ۔ اپنی نماز میں علیؑ کی ولایت باکھمر نہ پڑھو۔ بذالک تخافت بھا و لا تکتمھا علیا۔ لیکن اتنی خفیف آواز سے بھی نہیں کہ علیؑ علیہ السلام نہ سن سکیں اتنی آواز سے پڑھو کہ علیؑ کی گواہی علیؑ سن گئے اور پہلے وضاحت حصہ القرآن میں گزر چکی ہے کہ ان تجھر با مر علی بولایتہ فاذا نزلہ باظھار ذالک یوم غدیر خم فھو قولہ یومئذ اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والہ وعادہ من عادہ۔ آخری عبارت تفسیر نور الثقلین سے واضح ہے کہ حضور اکرمؐ پہلے بھی نماز میں حضرت علیؑ علیہ السلام کی ولایت کی گواہی دیتے تھے چونکہ اللہ کا حکم تھا مگر آہستہ پڑھتے تھے صرف علیؑ علیہ السلام کو پتہ تھا۔ مگر اب یوم غدیر خم گواہی بلند تر آواز میں دینے کا حکم آگیا۔ اس لئے امیر شام نے غدیر والی نماز حضورؐ کے ساتھ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ اور تفسیر عیاشی میں جناب جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ آیت و لا تجھر بصلوٰتک کو منسوخ کر دیا گیا اور بابا بنگ دھل آواز سے شہادت ولایت علیؑ فی الصلوٰۃ ادا کرنے کا حکم جاری فرما دیا گیا۔

اب صرف دو ہی راستے ہیں یا تو لوگ اعلان خم غدیر سے پہلے مر گئے ہوتے اور اگر خم غدیر کے اعلان کے بعد زندہ ہیں تو بحکم جلی اور بافضل نبیؐ علیؑ کی ولایت کا اعلان تو حید و رسالت کے ساتھ ہر جگہ ہر دفعہ ہر موقعہ پر ہر عمل میں کرنا ہوگا۔ ورنہ ہر شیعہ اثنا عشریہ کان کھول کر غور سے سن لے کہ اللہ کا حکم حدیث قدسی ہے کہ۔



عن الرب العلی انه قال لا دخلن الجنة من اطاع علیا و ان عصانی و لا دخلن النار من عصاه و ان اطاعنی .

میں اُسے جنت میں داخل کروں گا جو علی علیہ السلام کا اطاعت گزار ہو چاہے میرا کچھ کار بھی کیوں نہ ہو اور میں جہنم میں داخل کروں گا اُسے جو میرا اطاعت گزار ہو لیکن علی علیہ السلام کا دشمن ہو۔ یہ وہ حدیث قدسی ہے جس کو علامہ خرّ عالی سے لیکر محمد حسین ذھلوی تک اور تفسیر البرہان سے لے کر انوار القرآن تک اور شیعہ سے لے کر سنی عالموں تک سبھی نے لکھا ہے۔ تو آؤ فیصلہ کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنی لاریب کتاب میں فرماتا ہے۔ فحبطت اعمالہم فلا نقیم لهم یوم القیامۃ و زناہ۔ پس اُن کے اعمال خبط ہوں گے اور اُن کیلئے کوئی وزن قرار نہیں دیا جائے گا اور دوسری جگہ ارشاد رب العزت ہوتا ہے۔ حبطت اعمالہم فی الدنیا و الاخرۃ (آل عمران)۔ اُن کی دنیا و آخرت کی ساری نیکیاں ضائع ہو گئیں۔

کیوں اس لئے کہ رسولؐ نے فرمایا۔ یا علی بغضک سینتہ لا تنفع معہا حسنۃ۔ اے علیؑ تیرا بغض ایسی بڑی بُرائی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی فائدہ دے سکتی ہی نہیں۔ اور قرآن میں سورہ زمر میں ارشاد خداوندی ہے کہ لیکفر اللہ عنہم اسو الذی عملو و یخسرہم اجرہم با حسن الذی کانو یعملون ہ۔ خدا اُن کے بُرے کاموں کو معاف کر دے گا۔ (بُرائیوں کو معاف) اور اُن کے اعمال سے بہتر اُن کو اجر دے گا۔ اور سورہ الفرقان میں ہے کہ یبدل اللہ سیاتہم حسنۃ۔ اللہ تعالیٰ اُن کے سارے گناہ نیکیوں سے بدل دے گا۔ مولا علیؑ کی محبت فرمان رسولؐ یا علیؑ حبک حسنۃ لا تضر معہا سینتہ۔ اے علیؑ تیری محبت ایسی نیکی ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے کوئی بُرائی نقصان دے بھی نہیں سکتی اور حکم خدا ہے سورہ توبہ میں فصد و عن سبیلہ انہم مساء ما کانوا یعملون۔ جنہوں نے لوگوں کو

اللہ کی سبیل سے روکا ہے وہ بیشک جو بھی عمل کرتے ہیں وہ گناہ ہیں۔ اب جملہ تفاسیر اہل بیتؑ میں ہے کہ سبیل سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے تو اب پتہ چلا کہ جو عالم بھی کسی کو علیؑ کی ولایت سے روکے تو زکے والے اور روکنے والا دونوں کے اعمال ضائع ہیں کیونکہ انہوں نے اللہ اور رسولؐ کا حکم بابت ولایت علیؑ جو ٹھکرا دیا ہے۔

جہاں تک علماء کرام مجتہدین عظام اور تقلید کا تعلق ہے تو اس بابت عرض ہے کہ ایک تو میں نے اس کتاب میں 25 مجتہدین و علماء کرام کی کتابوں کے حوالے اثبات شہادۃ ثالثہ میں پیش کر دیئے ہیں تاکہ کسی قسم کا شبہ نہ رہے اور ساتھ ہی اصل کتابوں کی فوٹو کاپیاں بھی لف کر دی گئی ہیں پھر بھی اگر کسی کے دل میں کوئی جُحْت ہے تو لیجئے۔ علامہ سید افتخار نقوی پرنسپل مدرسہ جامعہ ثمنی ماڑی انڈس ضلع میانوالی کی کتاب تبصرہ بر اصلاح الرسوم صفحہ 60 پر لکھتے ہیں کہ آقائی سید عبدالاعلیٰ سبزواری نجف اشرف والے اپنی کتاب تہذیب الاحکام جلد 6 باب الاذان و اقامت میں فرماتے ہیں کہ

الاخبار الواردة الموارد والمتخرفته يستفاد من معجوها قلداً ذم التشريع بالشهادات الثلاثه -

مختلف اور متفرق احادیث سے استفادہ ہوتا ہے کہ شرعی طور پر ہر جگہ توحید و رسالت اور ولایت (شہادات) کی تیوں شہادتیں ایک دوسرے کے ساتھ لازمی اور لازم و ملزوم ہیں۔ یہ تھے علامہ افتخار نقوی ماڑی انڈس جنہوں نے تسلیم کیا کہ جب اور جہاں بھی توحید و رسالت کی گواہی ہوگی وہیں علیؑ کی ولایت کی گواہی بھی لازمی ہے اور موصوف نے اپنی کتاب معرفت کی جانب ایک قدم (سید افتخار حسین نقوی النجفی) ناشر شریکۃ الحسین بلی کیشنز پکی شاہ مردان میانوالی کے صفحہ نمبر 121 پر نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد لکھا ہے کہ

اشھدان لا اله الا الله وحده لا شریک له و  
اشھدان محمد عبده و رسوله ارسله بالحق بشیراً  
و نذیراً بین یدی الساعته و اشھدان امیر المومنین علیاً

## و اولادہ المعصومین حُجج اللہ

آپ زندگی کی آخری نماز جس کے بعد اللہ سے ملاقات ہوتی ہے میں تو بندہ مرنے والے کیلئے شہادت علی علیہ السلام بھی دے اور اُسے تلقین میں نصیحت بھی کرے کہ اللہ کے حضور علی علیہ السلام کی ولایت کے سوال کے جواب میں کہنا ہے کہ میرا ولی اور امام علی علیہ السلام ہے اور خود تھوڑی دیر بعد جب روزانہ کی نماز ادا کرے تو علیؑ کی گواہی چھوڑ دے یہ کہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مکر تو نہیں جس کا ذکر اللہ نے اِن الفاظ کے ساتھ کیا ہے۔ کہ جو لوگ میرے ساتھ مکر کرتے ہیں میں اُن سے بڑا مکر کرنے والا ہوں اور علامہ سید افتخار حسین نقوی نے اپنی کتاب صحیفہ خمس میں لکھا ہے کہ کتاب صحیفہ خمس صفحہ نمبر 326 عنوان ہے کہ۔

ضروری دین میں تقلید نہیں

ایک اور بات بھی یہاں بتا دوں کہ جو چیز ضروری دین ہوتی ہے اُس میں تقلید نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ یہ مسئلہ تقلیدی ہے ہی نہیں۔۔۔ اگر آپ کو ایک مجتہد کہہ دے کہ نماز واجب نہیں ہے آپ اس کی بات نہیں مانیں گے۔؟ مجتہد آپ کی رہنمائی تو کر سکتا ہے کہ خمس ضروریات دین سے ہے لیکن یہ مسئلہ تقلیدی ہے ہی نہیں جو چیز ضروری دین ہوتی ہے اُس میں تقلید نہیں ہوتی۔ آپ عقائد کی کتابوں میں بھی پڑھو گے وہاں لکھا ہوتا ہے کہ عقائد میں تقلید نہیں ہوتی اور جو ضروریات دین ہیں ان میں بھی تقلید نہیں ہے اور آگے ہے کہ توضیح المسائل سے لے کر عروۃ الوثقی تک اور فقہ کی ساری کتابیں آپ دیکھیں گے کہ اُن میں درج ہے کہ تقلید فروع دین میں ہے لیکن ضروریات دین میں تقلید نہیں ہے فقہا کہتے ہیں ضروری دین میں تقلید نہیں ہوتی آگے صفحہ 327 پر لکھتے ہیں کہ۔

” خمس ضروریات دین سے ہے خمس کا وجوب قرآن سے اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔“

پتہ چلا جس چیز کا وجوب احادیث کثیرہ اور قرآن سے ثابت ہو وہ ضروری دین

جنت ہے اور اُس میں تقلید کی ضرورت ہے ہی نہیں قارئین خود فیصلہ کر لینا کہ ولایت علی علیہ السلام پر قرآن میں کتنی آیات اور کتب میں کتنی احادیث ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ 317 پر علامہ موصوف سید افتخار حسین نقوی لکھی لکھتے ہیں کہ۔

امام حسینؑ کی عزاداری آئمہ کی عصمت بلا فصل جانشین رسولؐ ہونا علیؑ کا۔  
حضرت علیؑ مولا کی ولایت کی گواہی۔ شفاعت الہی بیتؑ اور قوسل کا عقیدہ مذہب شیعہ کے ضروریات سے ہیں۔

پڑھنے والے حضرات سے اہتماس ہے کہ درج بالا تحریر کو بار بار پڑھیں اور فیصلہ کریں کہ ان میں تقلید کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ ہمارے مذہب کی رُوح ہیں اور رُوح کے بغیر بدن مُردہ ہو جاتا ہے۔

اس دُعا کے ساتھ کہ آلِ محمدؑ کا خالق آلِ محمدؑ کے صدقے میں مجھے اور میرے ساتھیوں کو اور خاص طور پر میرے فرزند محمد حون عباس خان اُگی والدہ محترمہ اور میرے والدین بھائیوں اور بہنوں کو بروز قیامت اُنکے ساتھ محشور فرمائیں جو صحیح معنوں میں ولایت علی علیہ السلام عزاداری مولا حسینؑ اور محمد وآلِ محمدؑ کو دوست رکھنے والے اور اُنکے دشمنوں سے برائت کرنے والے ہوں۔ مولائے کائنات وارثان کائنات محمدؑ و آلِ محمدؑ کے صدقے میں میرے استاد محترم جناب مولانا محمد سلیمان میانوالی کے علم و معرفت میں اضافہ کریں اور اپنی نظیر کرم سے اُن کی توفیقات میں اضافہ فرمائیں جنہوں نے ہر مشکل میں میری ہر قسم کی اصلاح فرمائی۔

آمین

احقر، عظیم راختر خان ایم اے رکن مری میانوالی

رابطہ نمبر: 0333-4953414



# القطرة

من بحار مناقب النبي والعترة عليهم السلام

تأليف

آية الله العلامة السيد أحمد المستنير

الجزء الأول

كَمَلِينَ ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ إِنْ فَلَانًا أَتَانِي بِالَّذِي أَتَانِي عَنْ الْحَسَنِ، وَهُوَ يَظْلِمُنِي، وَقَدْ غَفَرْتُ لَهُ فَلَا تَأْخُذْهُ وَلَا تَقَابِسْهُ<sup>(١)</sup> يَا رَبِّ. قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ يُلْحِقُ فِي الدَّعَاءِ عَلَى رِيبِهِ، ثُمَّ لَمَسَتْ الْبَرِّي فَقَالَ: أَنْصَرَفَ رَحِمَكَ اللَّهُ فَأَنْصَرَفْتُ ثُمَّ زَارَهُ بَعْدَ ذَلِكَ.<sup>(٢)</sup>

ثُمَّ إِنِّي أَخْتَمُ هَذَا الْبَابَ بِذِكْرِ تَشَهُدِ الصَّلَاةِ لِلصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَيْثُ اشْتَهَرَ فِي السَّنَةِ بَعْضُ النَّاسِ انْتِكَارَ الشَّهَادَةِ بِالْوَلَايَةِ مِنْ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ مَعَ مَا وَرَدَ فِي خَبَرِ الْقَاسِمِ بْنِ مَعَارِيَةِ الْمُرَوِّعِيِّ عَنْ احْتِجَاجِ الطَّبْرَسِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحْتَدٍ رَسُولَ اللَّهِ فَلْيَقُلْ عَلَيَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيَ اللَّهِ<sup>(٣)</sup> غَافِلًا عَنْ كَوْنِهَا جُزْءًا مِنَ الصَّلَاةِ اسْتِحْبَابًا عَلَى مَا رَوَى عَنْ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

وَأَيْضًا أوردُ الرَّوَايَةَ لندرة وجودها، وشرافه مضمونها، وكثرة فوائدها في زماننا فقلنا لهن تدبر فيها حتى أن العلامة النوري رحمه الله غفل عنها فلم ينقلها في المستدرک والرَّوَايَةُ مذكورة في رسالة معروفة: بفقه المجلسي عليه السلام مطبوعة في صفحة ٢٩ ما هذا لفظه:

يُوسَّعُ أَنْ يُزَادَ فِي التَّشَهُدِ مَا نَقَلَهُ أَبُو بَصِيرٍ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ: بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَخَيْرُ الْأَسْمَاءِ كُلِّهَا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ الْأَشْرَافُ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَأَشْهَدُ أَنَّ رَبِّي نَعَمُ الرَّبُّ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا نَعَمُ الرَّسُولُ، وَأَنَّ عَلِيًّا نَعَمُ الْوَضِي وَنَعَمُ الْإِمَامُ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ فِي أَمْتِهِ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

(١) القيس: السدة.

(٢) مشکاة الأنوار: ٢١٦، عنه البحار: ٢٨٥/٩١ ح ١٦، والمستدرک: ٢٩٥/٦ ح ٣٤.

(٣) الإحتجاج: ٢٣٠/١، عنه البحار: ١/٢٧ ح ١.

ترجمہ و متن کتاب شریف

# احتجاج

تألیف

شیخ جلیل أبو منصور أحمد بن علی بن أبی طالب طبرسی :

از علمای اوائل قرن ششم

مجلد اول

مترجم : بہرادر جعفری

ناشر : دارالکتب الاسلامیہ



قَالَا قَالَ أَحَدُكُم: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَلْيَقُلْ: عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ. ۶۲- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ أَخَذَ بِحَلَقَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ، مُقْبِلًا بِوَجْهِهِ لِلنَّاسِ وَهُوَ يَقُولُ:

أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَسَأَلْنِيهِ بِاسْمِي: أَنَا جُنْدَبُ بْنُ السَّكَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَا أَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ، أَنَا رَابِعُ أَوْثَمَةٍ يَمُنُّ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ: -

أَلَا أَيُّهَا الْأُمَّةُ الْمُشْعِرَةُ بَعْدَ نَبِيِّهَا، لَوْ قَدَّمْتُمْ مَنْ قَدَّمَ اللَّهُ، وَأَخَّرْتُمْ مَنْ أَخَّرَ اللَّهُ، وَجَعَلْتُمْ الْوِلَايَةَ حَيْثُ جَعَلَهَا اللَّهُ، لَمَا عَالَ وَلِيُّ اللَّهِ، وَلَمَّا ضَاعَ قَرَضٌ مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ، وَلَا اخْتَلَفَ اثْنَانِ فِي حُكْمٍ مِنْ أَحْكَامِ اللَّهِ، إِلَّا كَانَ عِلْمُ ذَلِكَ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ، قَدْ وُقُوءًا وَيَا لِمَا كَسَبْتُمْ، وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ.

پس هر کدام از شما که می گوید «لا اله الا الله، محمد رسول الله» بلافاصله بگوید: «علی امیر المؤمنین».

۶۲- از عبدالله بن صامت نقل است که گفت: ابوذر را دیدم در حالیکه حلقه باب کعبه را گرفته و روی به مردم داشت گفت:

ای مردم، هر که مرا شناخت که هیچ، و هر که مرا نشناخت او را به نام خود آگاه کنم، من جندب بن سکن بن عبدالله: همان ابوذر غفاری هستم، من چهارمین فرد هستم که همراه رسول خدا ﷺ مسلمان شدم، من خود از آنحضرت شنیدم که می فرمود: و همه آنرا تا آنجا ذکر کرد که:-

ای امتی که پس از پیامبرش حیران و سرگردان شدید، اگر در مسأله خلافت ولایت همان را که خدا بر همه مقدم داشته بود مقدم می داشتید، و آنرا که خداوند مؤخر داشته بود کنار می گذاشتید، و ولایت را در همان منظور نظر خداوند قرار داده بودید، هرگز ولی خدا محتاج به کمک خلق نمی شد، و هیچ فرضی از فرائض الهی ضایع و تباه نمی گشت، و هرگز دو نفر در حکمی از احکام الهی به اختلاف نمی افتادند، زیرا که علم هر مشکل در نزد اهل بیت پیامبر شما است، پس وبال کردار خود را بجشید، و سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ.



انوارِ شرعیہ

فقہ جعفریہ

از قلم حقیقت  
حجۃ الاسلام والمسلمین استاد العلماء والمجدین آیت اللہ علامہ حسین بخش مبارک  
تجدد العصر

پیشی - ورس گاوہ امانیہ دریا خان - ضلع میانوالی  
ناش

مکتبہ انوار التجفہ دریا خان ضلع میانوالی  
تیمت میں روپے صرف

۱) نیتِ اداس کے مبارک دامن رکھنا ۲) عجز و تواضع

7  
اُردو  
من لا يحضره الفقيه

تالیف

الشیخ الصدوق ابی جعفر محمد بن علی

ابن الحسین بن موسیٰ بن بابو القمی

المتوفی ۳۸۱ھ

پیشکش

سید اشفاق حسین نقوی



الکساء پبلشرز

آر-۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی



نہایت گہرائی میں فرمایا کہ ہر شے کو اس کے لئے کئی سزا عطا ہوئی ہو۔ اور نماز کے اندر نمازی میں دعا  
اس کے لئے کوئی نئی چیز نہیں اور وہی ہے صلوات اللہ علیہ وسلم۔

(۱۳) ابو علی نے ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا ہم نماز میں اللہ تعالیٰ کا  
نام لے سکتے ہیں آپ نے فرمایا میں کا دعویٰ نہیں کرتا کہ اسے کل گناہ۔

(۱۴) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تم دعا میں اللہ تعالیٰ سے جو حاجت بھی کرو اور ایسا کوئی کام نہیں  
اور دعا میں عمل ہے۔

(۱۵) ابو منصور بن یونس چھوٹے لکھنے سے ایک ایسے شخص کے حقوق دریافت کیا جو نماز میں روئے رکعت کی  
حالت میں ہے یہ شخص کہہ رہا ہے کہ میں نے نماز میں کسی کی آنکھیں کھلی ہوں پھر فرمایا جب ایسا ہو تو  
تم دعا میں لکھنے بھی یاد کرو۔

(۱۶) ابو داؤد سے کہی گئی ہے کہ دعا میں میت پر روئے سے دعا پڑھنا ہوتا ہے اور دعا میں جنت میں جہنم کے ذکر پر رونا  
مستحب ہے۔

نوع روایت کی گئی ہے کہ ہر شے کا ایک باب اور ایک قول ہوتا ہے سوائے خوف خدا میں روئے کے اس لئے کہ اس کا  
ایک قسم جہنم کے مسدود کو بھارتا ہے اور اگر کسی قوم کا ایک شخص بھی خوف خدا میں روتا ہے تو پوری قوم پر رحم کیا  
جائے گا۔

(۱۷) ابو ہریرہ قیامت کے دن روئے ہوگی سوائے تین آنکھوں کے ایک وہ آنکھ جو خوف خدا سے روئی ہوگی دوسری وہ  
آنکھ جس نے لکھنے کے لئے خود کو بھارتا ہو جسے دیکھنا اللہ نے حرام کیا ہے۔ تیسری وہ آنکھ جس نے راہ خدا میں جاگتے  
پھرتے ہوئے لکھنے کی۔

(۱۸) سفوان بن زید سے روایت کی گئی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے کچھ بہن  
ہوں ایک نماز میں ہر نماز میں قنوت پڑھنا کرتے تھے خواہ وہ نماز بار بار پڑھی جاتی ہو یا بلند آواز سے نہ پڑھی جاتی ہو۔

(۱۹) امام سے روایت کی گئی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہر قنوت بار بار بلند  
ہے۔ اور سوائے ورد محمد کے تمام دنوں کی نماز میں قنوت ان الفاظ میں پڑھنا چاہیے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْنٰکَ بِیْ  
وَبِحَوْلِیْ وَبِقُوَّتِیْ وَبِاَهْلِ بَیْتِیْ وَبِخَوَانِیْ الْمُؤْمِنِیْنَ بِکَ الْیَقِیْنِ وَالْعَمُو وَالْمَعَانِ وَالرَّحْمَۃَ وَالْمَغْفِرَۃَ  
وَالْحَقِیۃَ اِنِّیْ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃَ۔

(۲۰) ابو ہاشم نے اپنے والدین کیلئے اور اپنے مگر دائیں کیلئے اور اپنے برادرانِ مومنین کیلئے التجا کرتا



[illegible]

اس پر کیا ہوتا ہے۔ (خ)

والله اعلم بالصواب

قیام کا اہم فیصلہ۔ (مرسل)

۱۷۔ میں نے امام غزالیؒ کے بعد ازاں سب سے زیادہ کتب کے تصانیف پر غور کیا ہے اور ان سے استفادہ کیا ہے۔

سید مرتضیٰ علی شریعتی

۱۵۔ یہ ہے کہ ہم نے اس کے لئے ایک اور چیز بھی کرنا چاہی تھی مگر وہ نہیں ہو سکی تھی۔

ملا دیا ہے میں نے اس کے مشق پڑھا تو فرمایا: مجھے یہ پسند ہے۔ (مجدد)

۱۶۔ امام سید ابوالکلام صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے اپنے دل سے کسی شخص کی تعریف کی تو اس کا شکر

کمرورے اندر اس کائنات میں جو کچھ ہے وہ سب کا اس کے ساتھ تیرے ذہن کا ایک حصہ ہے۔

میں نے اپنے زراعت کے بہت کم سونے کی وجہ سے کہہ سکتا تھا کہ یہ عیسائی تھی، لیکن میں نے اسے اور میرا فہم رانا کہ

کرم و کج اندیشی سے مراد ہے کہ جس کے لئے انتظار اور تپشوں سے اس کو اپنے نفس کے لئے نقصان پہنچا

عبدالمجید (نور محمد) نے اپنے والدین کی خدمت میں اپنی تعلیم کے لیے درخواست کی۔

[illegible][illegible]

ابا سجدہ میں اگر اللہ میں لڑا اور کھڑوں کے گزیرے خاکہ کو تیرے اسباب در سبب کو ملنے کے تمام سکون کو اس کا

نور علیہ السلام میرا دین ہے گو کہ میرے بھائی ہیں، لیکن ان کے لئے اس کا کوئی اثر نہیں ہے۔

سے محبت کرنا اچلی اللہ دان کے دشمنوں سے بیزار ہوں بالکل میں قسم دیتا ہوں جو کوئی مسلمان اس کے خلاف لکھ

فہم بقا میں ان دھندوں کی جو تونے پہ ادھیڑ سے گئے ہیں کہ کون کس لئے کال کیا ہے اور ان کے دھندوں پر کنگ

یہی ٹھکانا ہے جو حفاظت کرنے والے ہیں شریعت کی جگہ کی یا اللہ کے رسول کریم کی جگہ سے ملتا ہے۔

فرمان ۲۲، بجز اپنا دامنہ خسار زمین پر رکھ کر کہوئے میرے جائے پناہ جب مختلف خراب و اے بے جا جو کر سیر و تفریح

بادِ جود کشاوگ کے میوے اور پرتنگ ہو جائے، اے میوے پیدا کرنے والے میوے الہیہ الہم کہ اے عالمین خریعت ان کا کہہ

۱۰۔ پھر میں زندہ رہیں کہ اگر مجھ سے ملحق کو دیں گے والے سے دیکھیں کہ حضرت کی دعا سے تم میری دعا سے

میرزا کریم الله خان سپهسالار چابهار بارگزه، پسر سید محمد جازالده شکر استوار بارگزه میرزا علی حاجت خدا

میں قلب کرو۔ (حسن)

بسم الله الرحمن الرحيم

## روایات

عن النبی ﷺ فی الرکعتین الاولیین دار ابناء المسلمین

۱- عن عبد بن حمزة، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن الحسين بن سعيد، عن عثمان بن عيسى، عن منصور بن حازم، عن بكر بن حبيب قال: سألت أبا جعفر عليه السلام عن التهنئة فقال: نعم كما يقولون واجباً على المسلم أن يهنئ من يهنئ له يقولون أسلموا عليه فلهذا جازى الله أبا جعفر.

۲- وفي رواية أخرى عن صفوان، عن منصور، عن بكر بن حبيب قال: قلنا يا جعفر عليه السلام، أليس في التهنئة والفتنة قال: بأحسن ما طمست لآب لو كان موقفاً لهلك الناس.

۳- عن عبد بن حمزة، عن أحمد بن محمد، عن السجستاني، عن طيبة بن جندب، عن يحيى بن طلحة، عن سودة بن كليب قال: سألت أبا جعفر عليه السلام عن أئمة ما يجرى من التهنئة، قال: للعهودتان.

۴- عن عبد بن حمزة، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحسن، عن داود بن لقرد، عن يعقوب بن شعيب قال: قلت لأبي جعفر عليه السلام، أقرأ في التهنئة: ملائكة الله وملائكة طيبره، فقال: هكذا كان يقول علي عليه السلام.

۵- علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البصري، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ينبغي للإمام أن يستمع من غلظه التهنئة ولا يستمعونه هم شيئاً.

۶- عن عبد بن حمزة، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن أسامة بن أيوب، عن الحسين بن عثمان، عن ابن مسكان، عن السلمي قال: قال لي أبو جعفر عليه السلام: كلما ذكرت الله به والنبي ﷺ فهو من الصلاة وإن قلت: السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فقد انصرفت.

۷۔ - محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن عثمان بن عیسیٰ، عن مسعدة، عن أبی  
عبدالله علیه السلام قال: إذا صرفت من الصلاة فاصرف عن بيتك

۸۔ - محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيوب  
عن الحسين بن عثمان، عن ابن مسكان، عن فضالة بن معب، قال: سأله أبا عبدالله  
علیه السلام من الرجل يقوم في الصف خلف الإمام وليس على يمينه أحد فكيف يسلم؟ قال:  
يسلم واحدة عن يمينه.

۹۔ - وهذا الإسناد، عن فضالة بن أيوب، عن سيف بن عتبة، عن أبي بكر  
الضرمي قال: قال أبو عبدالله علیه السلام: إذا قمت من الركعة فاعتمد على كتفك وقل:  
بسم الله وقوته أقوم وأقصد، فإنَّ علياً علیه السلام كان يفعل ذلك

۱۰۔ - محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن حماد بن عیسیٰ، عن حمزة، عن محمد بن  
مسلم قال: قال أبو عبدالله علیه السلام: إذا جلست في الركعتين الأولى والثانية فقل: تم بحمد الله  
بسم الله وقوته أقوم وأقصد.

## باب

## تشهد و سلام

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تشهد کے متعلق کہ جیسا لوگ کہتے ہیں اگر لوگوں پر امام ہے تو لوگ ہلاک ہو جائے  
لوگ بچتے ہیں جتنا وہ پڑھتے ہیں کتنا ہے جب اللہ کا حمد کرنا کا ذریعہ (مجموع)

توضیح: علامہ مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے  
۱۔ خیرات تشهد میں امام ہے ہمارے ہمارے امام کا اس پر اتفاق ہے کہ پہلے تشهد میں اگر قیامت آجائے  
جان کو کچھ پڑھے تو گناہ بخلاصہ گناہ سے کچھ بڑھے تو گناہ ظاہر ہوگا

۲۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ تشهد اور قنوت میں کیا پڑھنا چاہئے۔ فرمایا جو سب سے اچھا جائز اور صحیح ہو  
تو لوگ ہلاک ہو جائے۔

۳۔ میرے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ تشهد میں کہہ کر کیا پڑھنا چاہئے۔ فرمایا تشهد اور قنوت۔ (مجموع)

۴۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ تشهد میں جتنی بھی باتیں ہیں وہ سب خدا کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے جو چاہے



# مَهْدِيَةُ الْحُكَّامِ

فِي شَرْحِ الْمُقْتَضَى لِلشَّيْخِ الْمُفِيدِ رِضْوَانِ اللَّهِ عَلَيْهِ

١٣

تَأَلَّفَتْ

شَيْخُ الظَّالِمِينَ فِي جَعْفَرِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَظِيمِ قَدْ سَلَّمَ

الْمُنْفَعِ سَعْدِيهِ

مَعَ مَقْدَمَةٍ

لِسُلَامَةِ الْعَالَمِينَ أَيْمَنَ اللَّهُ الْعَظِيمُ السَّيِّدُ شَاهِدُ  
الدِّينِ الْمُرْعِي النَّجَفِيُّ مَدَّ ظِلَّهُ الْعِزَّ إِلَى

الْمَجْلَدِ الْأَوَّلِ

عَنْ بَنْشَرِهِ

الْحَاجُّ آقَا شَمْسِ الْفَرَاهَانِي

مَدَّ يَدَ مَكْتَبَةِ الْفَرَاهَانِي

طَبَاعَةُ سَوْدِيَّةٍ

<http://fb.com/ranajabirabbas>

<http://fb.com/ranajabirabbas>

# الأسبب في

فيما اختلف من الابداء

١٤

تأليف

شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي

الزرق ٤٦٠ هـ

الجزء الأول

حقيقه وعلق عليه الحاجه السيد حسن الخراساني

دار الاضواء

بيروت - لبنان

١٢٨٧ ٤ — عنه عن أحمد بن محمد بن أبي نصر قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام جعلت

فذلك التشهد للذي في الثانية يجزي إن أقوله في الرابعة ؟ قال : نعم . ١٦

١٢٨٨ ٥ — فأما ما رواه محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن الحسين

ابن سعيد عن عثمان بن عيسى عن منصور بن حازم عن بكر بن حبيب قال : سألت

أبا جعفر عليه السلام عن التشهد فقال : لو كن كما يقولون وأجاء على الناس هلكوا

إنما كن تقوم يقولون أيسر ما يطرون إذا حدث الله اجزأك .

فالوجه في هذا الخبر أن نفي الوجوب إنما توجه إلى ما زاد على الشهادتين لأنه

مستحب وليس بواجب مثل الشهادتين ، والذي يدل على ذلك :

١٢٨٩ ٦ — ما رواه أحمد بن محمد بن علي بن الحكم عن أبي أيوب الحزاز عن محمد بن مسلم

قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام التشهد في الصلاة ، قال مرتين قال : قلت

وكيف مرتين ؟ قال : إذا استويت حالاً فقل أشهد أن لا إله إلا الله وحده

لا شريك له واشهد أن محمداً عبده ورسوله ثم تنصرف قل : قلت له قول العبد التحيات

لله والصلوات الطيبات لله قال : هذا اللفظ من الدعاء يلغأف العبد ربه .

١٢٩٠ ٧ — فلما ما رواه محمد بن علي بن محبوب عن محمد بن الحسن عن صفوان عن عبد الله

ابن بكير عن صيد بن زرار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام الرجل يحدث بعدما

يرفع رأسه من السجدة الأخيرة قال : تمت صلاته وإنما التشهد سنة في الصلاة فيتوضأ

ويجلس مكانه أو مكاناً نظيفاً فيتشهد .

فالوجه في هذه الرواية أن تحملها على من أحدث بعد الشهادتين وإن لم يستوف باقي

الشهادة فإنه يتم صلاته ولو كن الحديث قبل ذلك لكن يجب عليه الاعادة من أولها

٤ - ١٢٨٧ - ٢٢٨٨ - التهذيب ج ١ ص ١٦٣ وأخرج الأئمة الكليني في الكافي ج ١ ص ٩٣

- ١٢٨٩ - ١٢٩٠ - التهذيب ج ١ ص ٢٢٦ .

# مُسْتَدْرَكُ الْوَسَائِلِ وَمُسْتَنْبَطُ الْمَسَائِلِ

تأليف

فاتمة المحتسب

الحاج ميرزا حسين النوري الطبرسي

المتوفى سنة ١٣٢٠ هـ

تحقيق

مؤنسب آل البيت عليهم السلام الأخاء الزمان

للجنة إحياء التراث

وبالله ، والحمد لله ، والاسماء الحسنی کلها لله ، اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ، واشهد ان محمدا عبده ورسوله ، ارسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة ، التحيات [ لله ]<sup>(١)</sup> والصلوات الطيبات ، الزاكيات الغاديات الرائحات ، التامات الناعمات المباركات الصالحات ، لله ما طاب وزكي وطهر ونمى وخلص ، وما خبت فغير الله ، اشهد انك نعم الرب ، وان محمدا نعم الرسول ، وان علي بن ابي طالب نعم الولي ، وان اجنحة حق والشار حق ، والموت حق ، والبعث حق ، وان الساعة آتية لا ريب فيها ، وان الله يبعث من في القبور ، والحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله .

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد ، وبارك على محمد وعلى آل محمد ، وارحم محمدا وآل محمد ، الفضل ما صليت وباركت ورحمت<sup>(٢)</sup> وترحمت وسلمت ، على ابراهيم وآل ابراهيم ، في السالين انك حميد مجيد .

اللهم صل على محمد المصطفى ، وعلى المرتضى ، وفاطمة الزهراء ، والحسن والحسين ، وعلى الأئمة الراشدين من آل طه ورس ، اللهم صل على نورك الانور ، وعلى حيلك الاطول ، وعلى عروتك الارفق ، وعلى وجهك الكريم<sup>(٣)</sup> ، وعلى جنك الاوجب ، وعلى بابك الادق ، وعلى (ملك السراط)<sup>(٤)</sup> .

(١) ابتداء من المصدر .

(٢) ليس في المصدر .

(٣) في المصدر : الاكرم .

(٤) في نسخة : سبيلك والسرطاف الاكرم . م . قدم .

# مُسْتَبْدَالُ الشَّيْعَةِ

فِي أَحْكَامِ الشَّرْعِ

لِلْعَلَامَةِ الْفَقِيهِ الْمَوْلَى أَحْمَدَ بْنِ الْمَوْلَى مُحَمَّدٍ

مَهْدِيِّ الزَّائِقِ قَدَسَ سِرُّهَا

الْمَجْلَدِ الْأَوَّلِ

مكتبات مكتبة آية الله العظمى المرعشي النجفي

نورقبة - إيران ١٤٠٥ هـ



182

# هزار و يك مسئله

(مجموعه استفتاءات)

با تجديد نظر و اضافات

مرجع عاليقدر

حضرت آية الله العظمى

حاج شيخ حسين نوري همداني (دام ظله)

میز یا چهاربایه کوچک گذاشته و مهر را روی آن قرار داده آیا می تواند مهر را بردارد و بر پیشانی بگذارد؟

۲۲

ج: اگر قدرت ندارد پیشانی خود را بر زمین بگذارد چانه خود را روی مهر بگذارد و اگر از آن هم عاجز است جای دیگر از صورت خود را بر زمین بگذارد. اگر از خم شدن عاجز است میزی یا مکانی زیر مهر بگذارد و روی آن سجده کند، اگر از همه اینها عاجز است همانطور که نشسته است مهر را با دست روی پیشانی بگذارد و ذکر سجده بگوید.

س ۱۳۵: شخصی در رکعت اول یک سجده را فراموش کرده بلند شد، و در رکعت دوم متذکر شد حال آیا میتواند سجده را بجا آورد یا نمازش اشکال دارد؟

ج: اگر پیش از رکوع رکعت دوم بیادش آمد برگردد و سجده را بجا بیاورد و دو سجده سهو برای قیام بجا بیاورد و اگر بعد از رکوع متذکر شد نمازش را تمام کند و بعد از نماز سجده فراموش شده را قضا کند و دو سجده نیز بجا بیاورد.

س ۱۳۶: اگر شخصی در رکعت سوم نماز هنگامی که در رکوع است و یا بعد از آن متوجه شود که در رکعت دوم تشهد را نخوانده است، وظیفه اش چیست؟

ج: بعد از نماز قضای تشهد را با دو سجده سهو بجای بیاورد.

س ۱۳۷: در تشهد نماز اگر شهادت ثالثه (اشهد ان علیاً ولی الله) به قصد قربت خوانده شود جایز است یا خیر؟

ج: به قصد ورود نباشد اشکال ندارد.

س ۱۳۸: نسبت به نمازهایی که می خوانم زیاد شک می کنم البته نه شک در رکعات و یا رکن های نماز بلکه شک در این که آیا تمام قسمت های نماز را صحیح اداء کرده ام یا خیر؟ آیا باید به این شک ها اعتنا کنم؟

ج: شک اگر ناشی از وسوسه باشد، نباید اعتنا کنید.

س ۱۳۹: شخصی در نماز عصر یادش می افتد که نماز احتیاط ظهر را نخوانده است وظیفه او چیست؟

ج: احتیاط آن است که نماز عصر را بهم بزند و نماز احتیاط ظهر را بجا بیاورد سپس نماز ظهر را مجدداً اعاده نماید و بعد نماز عصر را بخواند.

س ۱۴۰: شخصی از طرف میت نماز آیات خوانده و بعد از تقسیم سوره توحید از جهت ندانستن مسئله بعد از هر رکوع سمع الله لمن حمده گفته و بعد بقیه سوره را خوانده و بعد از خواندن نمازها متوجه شده که اشتباه کرده حالا نمی داند که چه مقدار نماز بوده و اسم شخصهائی که اجیر شده هم از یادش رفته آیا نیاز به نماز قضا دارد یا احتیاج نیست؟

ج: اشکال ندارد.

س ۱۴۱: شخصی برای چند نفر اجیر می شود که مدتی صوم و صلاة بجا آورد ولی مدت صوم و صلاة را فراموش نموده و نمی داند برای چه مقدار اجیر شده، تکلیف چیست؟

ج: اگر مراد مقدار صوم و صلاة است می تواند به قدر متیقن اکتفاء کند، لکن احتیاط آن است که به قدری بجا آورد که یقین حاصل شود برئ الذمه شده است.

بِأَطْرَافِكَ مَرْجَعُ عَالَمِدَرْ سَعْيَانِ حَضْرَتِ آيَةِ الْعِظَمَى  
سَيِّدِ شَهَابِ الدِّينِ مَرْعَشِي تَحْقِيقِي دَامَ ظِلُّهُ الْعَالِي

یکدوره

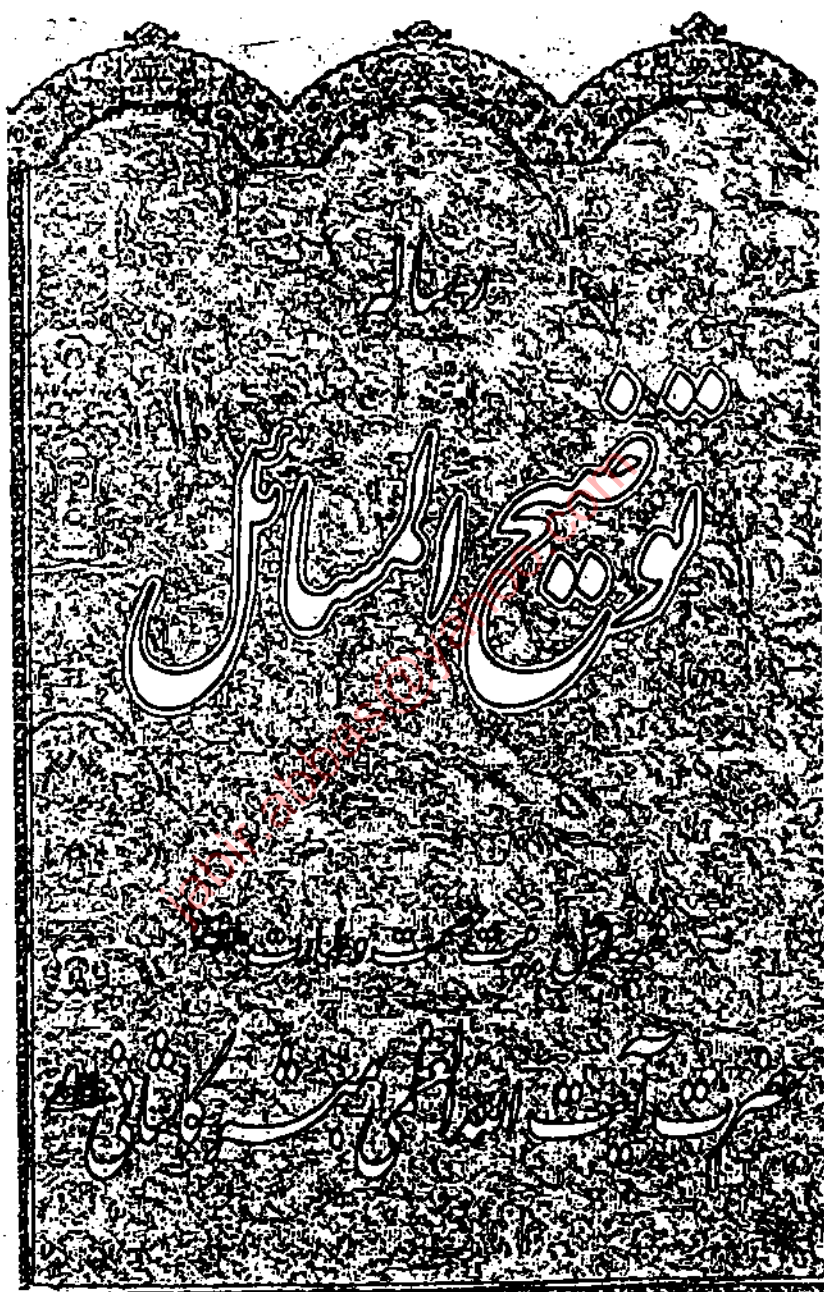
فِقْه کَامِلِ فارسی

تَقْلِیم

مَرْحُومِ عَلَّامَهُ مَوْلَى مُحَمَّدِی مَحَلِّسِ أَوَّلِ

رِضْوَانِ آئِهِ عَلَیْهِ

تشریح





مسئله ۹۴۶ - در سجده واجب قرآن باید طوری عمل کند که بگوید سجده کرد.  
 مسئله ۹۴۷ - هرگاه در سجده واجب قرآن پیشانی را به قصد سجده به زمین بگذارد، اگر چه ذکر نگوید کافی است. و گفتن ذکر مستحب است. و بهتر است بگوید: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَقًّا حَقًّا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِيْمَانًا وَتَصْدِيقًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَبْدِيَّةً وَرِقًّا سَجَدْتُ لَكَ يَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَا مُسْتَكْبِفًا وَلَا مُسْتَكْبِرًا بَلْ أَنَا عَبْدٌ ذَلِيلٌ ضَعِيفٌ خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ».

### تشهد

مسئله ۹۴۸ - در رکعت دوم تمام نمازهای واجب و مستحب و رکعت سوم نماز مغرب و رکعت چهارم نماز ظهر و عصر و عشا و پایان نماز و تر باید انسان بعد از سجده دوم بنشیند و در حال آرام بودن بدن تشهد بخواند؛ یعنی بگوید: «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ».

مسئله ۹۴۹ - در تشهد می توان به روایت ابی بصیر که مرحوم مجلسی (الافسره) در کتاب فقه الامامیه (فقه کامل) نقل فرموده، عمل نموده و چنین ذکر کند:

بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَخَيْرُ الْأَسْمَاءِ كُلُّهَا لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ وَأَشْهَدُ أَنَّ رَبِّي نِعَمَ الرَّبِّ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا نِعَمَ الرَّسُولِ وَأَنَّ عَلِيًّا نِعَمَ الْوَصِيِّ وَنِعَمَ الْأَمَامِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ فِي أُمَّتِهِ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ عِنْدَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.



# أحكام الشباب

طبقاً لفتاوى

سماعة آية الله العظمى

السيد صادق الحسيني الشيرازي دام ظله

الأجانب، فهل يجوز دخول الكافر إلى هذه المساجد لرؤية الآثار؟

ج: لا يجوز دخول الكافر إلى المساجد.

س: ما حكم الصلاة في مساجد أبناء العامة؟

ج: يجوز.

## الأذان والإقامة

١. يستحب للرجل أن يؤذن ويقيم قبل الإتيان بالصلوات

الواجبة اليومية، بل لا ينبغي ترك الإقامة، ولكن قبل

الدخول في الصلوات الواجبة غير اليومية كصلاة

الآيات يستحب أن يقول: «الصلاة» ثلاث مرات.

٢. يتألف الأذان من عشرين فصلاً هو:

الله أكبر، أربع مرات

أشهد أن لا إله إلا الله، مرتان

أشهد أن محمداً رسول الله، مرتان

أشهد أن علياً ولي الله، والأفضل: أشهد أن علياً وفاطمة

الزهراء وأولادهما المعصومين حجج الله، مرتان

حى على الصلاة، مرتان

حى على الفلاح، مرتان

حى على خير العمل، مرتان

يسجد السجدين ثم يجلس للشَّهَد، فإنَّ الشَّهَد واجب في الركعة الثانية من كلِّ الصلوات الواجبة، وكذا المستحبة، وفي الركعة الثالثة من صلاة المغرب، والركعة الرابعة من صلاة الظهر والعصر والعشاء فإذا جلس من السجدة الثانية، يتشَّهَد ويقول وهو مستقر البدن: «أشَّهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشَّهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ» فإذا كانت صلاته ثنائية - كالصبح - سلم بالكيفية الآتية وخرج من الصلاة.

٢. هُنَاكَ تَشَّهَدُ وَتَسْلِمُ رَوَاهُ جَامِعُ أَحَادِيثِ الشَّيْعَةِ عَنْ مَصْبَاحِ الْمُتَهَجِّدِ وَقَدْ جَاءَ فِي تَشَّهَدِهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ عِبَارَةٌ: «وَأَنْ عَلَيْنَا نِعَمَ الْوَلِيِّ» فَيَجُوزُ التَّشَّهَدُ بِهِ، وَجَاءَ فِي تَسْلِيمِهِ قَبْلَ «السَّلَامِ عَلَيْنَا» عِبَارَةٌ: «السَّلَامُ عَلَى الْأَئِمَّةِ الْهَادِيْنَ الْمَهْدِيِّينَ» فَيَجُوزُ التَّسْلِيمُ بِهِ أَيْضًا،<sup>٣١</sup> فَيَكُونُ خِلَاصَةُ التَّشَّهَدِ وَالتَّسْلِيمِ الْمَذْكُورِ هَكَذَا: «أَشَّهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشَّهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

جامع احاديث الشيعة المجلد ٥ ص ٣٣١ ح ٨ عن مصباح الشيخ الطوسي:

ص ٤٩

عبدُهُ ورسولُهُ، وَأَنْ عَلَيَا نَعَمْ الْوَلِيُّ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَى الْأَنْمَةِ الْهَادِينَ الْمَهْدِيِّينَ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ»

٣. إذا نسي التشهد وقام وتذكر قبل الركوع أنه لم يتشهد، جلس وتشهد، ثم يقفُ ويقرأ ما يجب قراءته في تلك الركعة ويتم الصلاة، ثم يأتي بسجدة السهو بعد الصلاة للقيام في غير محله على الأحوط وجوباً، وإذا تذكر أثناء الركوع أو بعده وجب أن يتم الصلاة وبعد التسليم يقضي التشهد ويأتي بسجدة السهو للتشهد المنسي.

### استفتاء حول التشهد

س: شاب مؤمن كان يصلي ويتشهد بعد الركعة الثانية والثالثة ثم يتشهد التشهد الأخير مع التسليم بعد الرابعة أي ثلاث مرات جهلاً فما الحكم؟

ج: صلواتك السابقة صحيحة إن شاء الله تعالى وتصحح الصلوات الآتية.

مَوْلَى الْمُجْتَبِينَ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ  
مِنْكَ

جَاءَ الْخَلِيفَةُ السَّابِقُ  
الَّذِي أَمَرَ بِتَرْكِ سُلْطَانِ  
فِي الْأَنْبَاءِ وَالْجَنَّةِ الْكَلْبَاءِ  
بِالْحَقِّ أَتَا جَسَدَ الْوَلَدِ الْبَرِّ  
بِالْحَقِّ الْوَلَدِ الْبَرِّ

مِنْهُ مَوْجُودٌ لَمْ يَكُنْ

## الرسول إلا البلاغ المبين.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحَّمْتَ وَتَرَحَّمْتَ وَتَحَنَّنْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ أَتَمَّ حَمِيدٍ مُجِيدٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَى جَمِيعِ أَنْبِيَائِهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ السَّلَامُ عَلَى الْأَكْمَةِ الْهَادِيَةِ الْمُهْدِيَةِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ وَصَبَّاحُ الشُّبُحِ ٤ غَدًا فَانَا جَلَسْتُ لِلتَّشَهُدِ فِي الرَّابِعَةِ عَلَى مَا وَصَلَنَاهُ قُلْتُ بِسْمِ اللَّهِ وَبِأَلِهِ (وذكر مثله).

٨٧٠٦ (٩) الجزء ٢٩٢ ج ٨٥ - المذهب لابن البراج في التشهد الأول يقول بسم الله وبالله والأسماء الحسنى كلها لله أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله أرسله بالحق بشيراً ونذيراً بين يدي الساعة اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ فِي أَمْتِهِ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ وَفِي الثَّانِي مِثْلَهُ إِلَى قَوْلِهِ عِبْدَهُ وَرَسُولَهُ أَرْسَلَهُ بِالْمُهْدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ (وذكر نحوه).

٨٧٠٧ (١٠) في الرُّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ ١٠٨ - فإذا تشهدت في الثانية قل بسم الله وبالله والحمد لله والأسماء الحسنى كلها لله أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله أرسله بالحق بشيراً ونذيراً بين يدي الساعة ولا تريد على ذلك (إلى أن قال عليه السلام). فإذا صَلَّيْتَ الرَّابِعَةَ فَقُلْ فِي تَشَهُدِكَ بِسْمِ اللَّهِ وَبِأَلِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى كُلُّهَا لله أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله أرسله بالحق بشيراً ونذيراً بين يدي الساعة الصَّلَاةُ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ الزَّكَايَاتُ الْفَادِيَاتُ الرَّائِعَاتُ الْقَامَاتُ الْتَّاحِصَاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّالِحَاتُ مَا طَابَ وَزَكِيَ وَطُهِرَ وَنَمِيَ وَخَلَصَ

فَلَهُ مَا خِيتَ فَلْيُغِيْرَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ نِعَمُ الرَّبِّ وَأَنْ مُحَمَّدًا نِعَمُ الرَّسُولِ وَلَنْ  
 يَحْيَى بِنَ أَيْنِ طَالِبِ نِعَمِ الْمَوْلَى (١) وَلَنْ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْمَوْتَ حَقٌّ  
 وَالْمِثْقَالَ حَقٌّ وَإِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مِنْ فِيْلِ الْقُبُورِ (و-  
 غ) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
 وَارْحَمْ عَلَى مُحَمَّدٍ (٢) وَآلِ مُحَمَّدٍ الْأَظْفَلَ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ وَ  
 سَلَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاوَاتِ أَنْتَ خَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ صَلِّ  
 عَلَى مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى وَعَلَى الْمَرْكُومِ وَطَاعَةِ الزَّهْرَاءِ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ  
 وَعَلَى الْأَكْمَةِ الرَّاشِدِينَ مِنْ آلِ طُغْيَانٍ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نُورِكَ الْأَنْوَارِ وَعَلَى حَبْلِكَ الْأَطْوَلِ وَعَلَى عُرْوَتِكَ  
 الْأَوْثَقِ وَعَلَى وَجْهِكَ الْإِكْرَامِ (٣) وَعَلَى جَنْبِكَ الْأَوْجِبِ وَعَلَى بَابِكَ الْأَدْنَى  
 وَعَلَى مَسْلُوكِكَ (٤) الصِّرَاطِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْوَادِينَ الْمُهْدِيْنَ الرَّاشِدِينَ  
 الْقَائِمِينَ الطَّاهِرِينَ الْأَخْيَارِ الْأَمْوَارِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى جِبْرَائِيلَ وَ  
 مِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَهَارُوتَ وَكَزَابِيلَ وَعَلَى مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيَائِكَ  
 الْمُرْسَلِينَ وَرُسُلِكَ أَجْمَعِينَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ  
 أَكْمَلِينَ (٥) وَاخْصَصْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلَهُ بِالْأَفْضَلِ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ  
 السَّلَامِ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ  
 بَيْتِكَ الطَّاهِرِينَ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ثُمَّ سَلَّمَ

٨٧٠ هـ (١١) ٢٩٠٠ م عَافَا صَلَّيْتَ الرَّكْعَةَ الرَّابِعَةَ فَتَشَهُدُ وَقُلْ بِسْمِ  
 اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَالْأَسْمَاءِ الْحُسْنَى كُلُّهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
 لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ يَشِيرُ أَوْ يَنْذِرُ أَيْنِ يَدَى  
 السَّاعَةِ التَّحِيَّاتُ فِي الصَّلَاةِ الطَّاهِرَاتِ الطَّاهِرَاتِ فِي الرَّاكِعَاتِ الطَّاهِرَاتِ

(١) المولى - (٢) وارحم - (٣) الإكرام - (٤) المسلك - (٥) ع - (٦) صل - (٧) راحم

رسالہ

توضیح المسائل

آیت اہل.. محمد علی گرامی





مسئله ۱۱۳۲ - بنابر احتیاط واجب در سجده قرآن باید ذکر بگوید، هر ذکر و چند مختصر باشد کافی است و بهتر است بگوید: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَقًّا حَقًّا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اِبْرَاهِيمًا وَتَضَرِّقًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ غُبُورِيَّةً وَرِقًّا سَجَدْتُ لَكَ يَا رَبِّ تَعَبُّدًا قَلًّا مُسْتَكْبِرًا وَلَا مُسْتَكْبِرًا بَلْ أَنَا عَبْدٌ ذَلِيلٌ ضَعِيفٌ خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ».

### تشهد

مسئله ۱۱۳۵ - در رکعت دوم تمام نمازهای واجب و رکعت سوم نماز مغرب و چهارم نماز ظهر و عصر و عشاء، باید انسان بعد از سجده دوم بنشیند و در آرام بودن بدن، تشهد بخواند، یعنی بگوید: «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَئَكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ». و کمتر از این کفایت نمی‌کند، و احتیاط واجب آن است که به همین آیت بگوید.

مسئله ۱۱۳۶ - کلمات تشهد باید به عربی صحیح و بطور آن که معمول است، سر هم گفته شود.

مسئله ۱۱۳۷ - در برخی گروه‌های شیعه، شهادت ثالثه مرسوم است، یعنی در بعد نماز هم به دنبال شهادتین می‌گویند: «وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللَّهِ» گرچه تنال دارد که اشکالی نباشد، لیکن احتیاط لازم آن است که اگر بخرامد بگوید، به وقت دعاء گفته شود. مثلاً «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى وَلِيِّكَ عَلِيِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ».

مسئله ۱۱۳۸ - اگر تشهد را فراموش کند و بایستد و پیش از رکوع یا پیش از آن تشهد را بخواند، باید بنشیند و تشهد را بخواند و در باره بایستد و آنچه باید در آن تشهد خوانده شود، بخواند و نماز را تمام کند و بنابر احتیاط مستحب، بعد از نماز ایستادن بیجا، در سجده سهو بجا آورد، و اگر در رکوع یا بعد از آن یادش بیاید، نماز را تمام کند و بعد از سلام نماز، تشهد را قضا کند، و بنابر احتیاط واجب

المجلد الثامن عشر من

# نجد الانوار

تأليف

علاء الدين العلامة شيخ الاسلام توفيق محمد باقر المجلد  
النوفه

من منشورات

المكتب الإسلامي

الجزء الرابع الثمانون

٨٤

طهران شارع ١٥ خرداد

تلفون : ٥٥٦٢١٩٦٦

المطبعة الاسلامية

الزكيات الغاديات الرائحات الناعمات المباركات الصالحات لله ما طاب وزكي،  
وطهر ونمي، وخلص، وما خبت فلفير الله.

أشهد أنك نعم الرب، وأن عهداً نعم الرسول، وأن علي بن أبي طالب  
نعم الولي، وأن الجنة حق والنار حق، والموت حق، والبعث حق، وأن الساعة  
آية لا ريب فيها وأن الله يبعث من في القبور، الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي  
لولا أن هدانا الله.

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وبارك على محمد وعلى آل محمد و ارحم محمد  
و آل محمد أفضل ما صليت و باركت و رحمت و ترحمت و سلمت على إبراهيم و آل  
إبراهيم في العالمين، إنك حميد مجيد، اللهم صل على محمد المصطفى، وعلى  
المرضى، و فاطمة الزهراء، والحسن والحسين، وعلى الأئمة الراشدين من  
آل طه و يس، اللهم صل على نورك الأنور، وعلى جبلك الأطول، وعلى  
عروتك الأوثق، وعلى وجهك الأكرم، وعلى جنبك الأوجب، وعلى بابك الأدنى  
و على سبيلك الصراط اللهم صل على البادين المهديين الراشدين الفاضلين الطيبين  
الطاهرين الأخيار الأبرار.

اللهم صل على جبرئيل وميكائيل وإسرافيل و عزرائيل وعلى ملائكتك  
المقرئين، و أنبيائك المرسلين، و رسلك أجمعين، من أهل السموات والأرضين،  
و أهل طاعتك أكرمهم، و اخصص محمداً بأفضل الصلاة والتسليم، السلام عليك أيها  
النبي ورحمة الله وبركاته، السلام عليك وعلى أهل بيتك الطيبين، السلام علينا  
وعلى عباد الله الصالحين، ثم سلم عن يمينك، وإن شئت يميناً وشمالاً، وإن شئت  
نجاه القبلة.

و إذا فرغت من صلاة الرزوال، فارفع يديك ثم قل اللهم إني أتقرب إليك  
بجودك وكرمك، وأتقرب إليك بمحمد عبدك ورسولك، وأتقرب إليك بملائكتك  
و أنبيائك و رسلك، وأسألك أن تصلي على محمد وعلى آل محمد، وأسألك أن تغفر  
عزوتي، و تستر عورتني، و تغفر ذنوبي، و تقضي حوائجي، و لا تمذني بغيري فعالي،

# پرواز در ملکوت

یا

اسرار معنوی نماز

از آغاز اذان تا پایان سلام

جلد دوم

در این جلد تفسیر سوره حمد و توحید

و قدر، بقلم امام خمینی روحی فداه

و بسیاری از معارف الهیه را از امام

و دیگران میخوانید .

مؤلف : سید احمد فهری

نباید باشد و الا خلافت باصالت برگردد و این برای احدی از موجودات امکان ندارد .

پس سائلک الی الله باید مقام خلافت کبرای احمدیه را بیاطن قلب و روح برساند و بواسطه آن کشف حجاب و خرق ستور نماید و از حجب تعین خلقی بکلی خارج شود پس ابواب جمیع سموات برای او مفتوح شود و بمقصد خود بی حجاب نائل گردد .

### فرع فقهی واصل عرفانی

در بعضی از روایات غیر معتبره وارد شده است که پس از شهادت بر سالت در اذان بگویند أَشْهَدُ أَنْ عَلِيًّا وَابْنُ أَبِي الْقَاسِمِ هُوَ خَلِيفَةُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ أَبِي الْقَاسِمِ هُوَ خَلِيفَةُ عَلِيٍّ .

و در بعض دیگر است مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ خَيْرٌ مِنَ الْبَرِيَّةِ وَشَيْخٌ صَدُوقٌ رَحِمَهُ اللهُ این روایات را از موضوعات مقوضه قرار دادند و تکذیب آنها را کردند و مشهور بین علماء رضوان الله علیهم عدم اعتماد باین روایات است .

و بعضی از محدثین آن را جزء مستحبی قرار دادند بواسطه تسامح در ادله سنن و این قول بعید از صواب نیست گرچه بقصد قربت مطلقه گفتن اولی و احوط است زیرا پس از شهادت بر سالت مستحب است بولایت و امامت مؤمنین .

چنانچه در حدیث احتجاج وارد است که قاسم بن معویه گفت که بحضرت صادق عرض کردم که اهل سنت حدیثی در معراج نقل کنند که چون رسول خدا را بمعراج بردند دید بر عرش لایله إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّیقِ .

فرمود : سُبْحَانَ اللهِ تغییر دادند هر چیز را حتی این را نگفت : آری، فرمود خدای عز و جل چون خلقی فرمود عرش را نوشت بر آن لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ .

پس ذکر فرمود کتابت این کلمات را بر آب و کرسی و لوح و جبههٔ اسرافیل و دو جناح جبرئیل و اکناف آسمانها و زمینها و سرکوهها و برشمس و قمر .

پس فرمود وقتی یکی از شما گفت: لا اله الا الله محمد رسول الله بگوید: تعالیٰ

أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ . بالجمله این ذکر شریف مطلقاً پس از شهادت بر سالت مستحب است و در فصول اذان بالخصوص بعید نیست که مستحب باشد گرچه بواسطه تکذیب علماء اعلام این روایات را احتیاط افضا کند که بقصد قربت مطلقه گویند نه خصوصیت در اذان .

و اما نکته عرفانیه برای نوشتن این کلمات بر کلیه موجودات از عرش و اعلا تا منتهی ارضین آن است که حقیقت خلافت و ولایت ظهور الوهیت است و آن اصل وجود و کمال آن است و هر موجودی که حظی از وجود دارد از حقیقت الوهیت و ظهور آن که حقیقت خلافت و ولایت است حظی دارد و لطیفه الهیه در سراسر کائنات از عوالم غیب تا منتهای شهادت بر ناصیه همه ثبت است و آن لطیفه الهیه حقیقت وجود منبسط و نفس الرحمان از حق مخلوق به است که بینه باطن خلافت ختمیه و ولایت مطلقه علویه است .

و از اینجهت است که شیخ عارف شاه آبادی دام ظلّه می فرمودند که شهادت

بولايت در شهادت بر سالت منظوی است زیرا که ولایت بساطن رسالت است

و نویسنده گوید: که در شهادت بألوهیت شهادتین منظوی است جمعا و در شهادت

بر سالت آن دو شهادت نیز منظوی است چنانچه در شهادت بولايت آن دو شهادت

دیگر منظوی است والحمد لله اولاً و آخراً .

ادامهٔ معارف از استاد روحی فداه در بعضی از آداب جمیلات فرماید :

چون سالك الى الله بانكبيرات اعلان عظمت حق تعالى را توصیف

نمود و با شهادت بألوهیت قصر توصیف و تحمید بلکه هر تاثیر را در حق نمود و خود

را از لیاقت قیام به امر انداخت و با شهادت بر سالت و ولایت اختیار رفیق

# بِسْمِ الْإِيمَانِ

## الشهادة الثالثة في الأذان

بمجموعة فتاوى العلماء الأعلام من الماضين والحاضرين

في استحباب التبادة بالولاية لدلي بن أبي

طالب عليه السلام في الأذان وغيره

عبد الرزاق الموسوي الحروري

و ذكر النبي (صلى الله عليه وآله وسلم)، مع أن للمنع من خروجه عن هذا العنوان مجالا واسعا:

أما أولا: فلما كان دعوى انصراف الكلام المحكوم عليه بالكراة أو الحرمة عن مثل الشهادة بالولاية لعلي (عليه السلام) كما اعترف به غير واحد من أهل العلم.

و أما ثانيا: فلما دل على أن ذكره و ذكر الأئمة من ولده (عليهم أفضل الصلاة والسلام) من ذكر الله تعالى و ذلك ما رواء في الكافي عن أبي بصير عن أبي عبد الله الصادق (عليه السلام): «ما اجتمع قوم في مجلس لم يذكروا الله و لم يذكرونا إلا كان ذلك المجلس حجرة عليهم يوم القيامة».

ثم قال: قال أبو جعفر الباقر (عليه السلام): «ذكرنا من ذكر الله و ذكر يدونا من ذكر الشيطان» و هذا التنزيل المستفاد صريحا من هذه الرواية الشريفة يقتضي بخروج ذكرهم (صلوات الله عليهم) عن دائرة الكلام المكروه والمنعوم ولحقه بذكر الله سبحانه و تعالى في جميع ما رتب عليه من الأحكام. و قد جاء في رواية أبي بصير عن أبي عبد الله الصادق (عليه السلام): «كل ما ذكرت الله عن وجل به والنبي فهو من الصلاة» و من هنا يظهر لك وجه القول بجواز ذكر الشهادة الثالثة في الصلاة فضلا عن الإذان والإقامة. والله العالم.



# رسالہ توضیح المسائل

مطابق بافتادای

استاد الحقین، رئیس المفسرین، فقہ اہل البیت علیہ السلام  
حضرت آیہ اللہ العظمیٰ بیہدوب الدین دستکار جوہیاری  
جلد اول

## ۸- تشهد:

(مسئله ۱۵۵۷) در رکعت دوم تمام نمازهای واجب و مستحب، و در رکعت سوم نماز مغرب و رکعت چهارم نماز ظهر و عصر و عشاء باید انسان تسبیح و تهنیت بعد از سجده در زمین بنشیند و در حال آرام بودن بدن، تشهد بخواند، و در نماز و تهنیت تشهد لازم است یعنی بگوید:

«أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ مُحَمَّدٌ»

و رکعت از این کلمات فراموش نکند، و احتیاط واجب آنستکه بهمین ترتیب بگوید، و جائز است پس از نهادن بگوید: «وَأَشْهَدُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا وَآلَهُ الْقَاصِمِينَ حُجَّجَ اللَّهُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ آمِينَ».

(مسئله ۱۵۵۸) کلمات تشهد باید بر سر صبح و بطوری که معمول است پشت سر هم گفته شود.

(مسئله ۱۵۵۹) اگر تشهد را فراموش کند و بایستد، و پیش از رکوع بادهش، باید که تشهد را بخواند، باید بنشیند و تشهد را بخواند، و دوباره بایستد، و آنچه باید، در آن رکعت خوانده شود بخواند، و نماز را تمام کند، و بنا بر احتیاط واجب، بعد از نماز برای ایستادن بیجا، یا فراموش تسبیحات زهادی، در سجده سحر بجا آورد، و اگر در رکوع یا بعد از آن بادهش بیاید، باید نماز را تمام کند، و بعد از سلام نماز، تشهد را تضا کند، و برای تشهد فراموشی ندهد، در سجده سحر بجا آورد.

(مسئله ۱۵۶۰) هرگاه شک کند که تشهد را خوانده یا نه در صورتی که وارد رکعت بعد شده، اعتناء نکند، و اگر هنوز بر نخاسته باید آنرا بخواند.

(مسئله ۱۵۶۱) مستحب است در حال تشهد بر وان چپ بنشیند، و روی پای راست را بکف پای چپ بگذارد، و پیش از تشهد بگوید: «الْحَمْدُ لِلَّهِ» یا بگوید: «بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ خَيْرُ الْأَسْمَاءِ لِلَّهِ» یا بگوید: «بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ خَيْرُ



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ تَقْبِلْ شَفَاعَتَهُ فِي أَمَّتِهِ وَاسْرِ قُدْرَتَهُ جَنَّتْ بِسَلامٍ اسطرح  
 کے کہ اَللّٰهُمَّ عَلَيكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ  
 الصَّالِحِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ جب سلام پھیرے تو دو رکعت نماز تمام  
 ہو گئی پس سنت کہ بعد از ابغ ہر دو رکعت کے تسبیح حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام پڑھے اور اگر اس  
 دعا کو بھی بعد ہر دو رکعت کے پڑھے تو سنت ہر اور بہتر ہو اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَلَمْ  
 یُعْطَ سُلُکَ اَنْتَ مَوْجِبُ صَلَوةِ السَّائِلِیْنَ وَمُسْتَجِیْبُ رَغْبَةِ الرَّاعِبِیْنَ اَدْعُوكَ وَلَمْ  
 یُدْعَ مِثْلُکَ وَارْغَبْ اِلَیْکَ وَلَمْ یُورَغَبْ اِلَیْیَ مِثْلِکَ وَ اَنْتَ حَیْبٌ دَعْوِیَ الْخَطِیْئِیْنَ  
 وَارْحَمْ الرَّاحِلِیْنَ اَسْأَلُکَ بِاَفْضَلِ السَّائِلِیْنَ وَاجْتَنِبْهَا وَاعْظُمْهَا یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمَنُ یَا رَحِیْمُ  
 وَیَا نَمَائِکَ الْحَسَنِیَّ وَ اَمْثَالَکَ الْفُلْیَا وَ تَحْمِکَ الْبَنِیَّ لَا تُخْصِنِ وَ یَا کَرِیْمَ اَسْأَلُکَ عَلَیْکَ  
 وَاجْتَنِبْهَا لَیْکَ وَ اقْرِبْهَا لَیْکَ وَ سَبِیْلَهُ وَ اسْرِ فِیْہَا عِنْدَکَ مَثَرُکَ وَ اَحْزَلْہَا لَدَیْکَ  
 کَوَاثِبًا وَ اسْرِ عِہَا فِی الْاُمُوْر اِجَابَہُ وَ یَا سَمِیْعَ الْعٰلَمِیْنَ اَلَا کَبِّرُ الْاَعْدَی الْاَجْمَلِ الْاَلَا  
 کَرِیْمُ الْاَعْظَمِ الْاَلَدِیْ مِیْجَبُہُ دَعْوَاہُ وَ تَرْضٰی عَمَّنْ دَعَاکَ بِہُ وَ اسْتَجِبْتَ لَہُ دَعَاؤُہُ  
 وَ حَقُّ عَلَیْکَ اَنْ لَا تُرَدُّ سَآئِلُکَ وَ یُکَلِّ اِسْمُہُ اَمَّا اَنْتَ فِی التَّوْسِیَةِ الْاَوَّلِیِّیْلِ وَ  
 الرَّبُّوْرِیِّیْلِ الْاَفْطِیْمِیِّیْلِ اِسْمُہُ دَعَاکَ بِہُ حَمْلُہُ عَمْرُ شَیْکَ وَ مَلَا عَلَیْکَ لَیْکَ وَ  
 اَنْبِیَاؤُکَ وَ رُسُلُکَ وَ اَهْلُ طَاعَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَنْ یَفْعَلَ  
 قَرِیْبَ دَیْلِکَ وَ ابْنِ دَیْلِکَ وَ یَفْعَلَ خَیْرَیْ اَعْدَیْہُ وَ اَنْ یَفْعَلَ لَیْ کَذٰلَکَ اَوْرَجَالِی  
 لَہُ اَوْرَجَالِی مَاجِتْ کُوْنُکَ کَرِیْمَ بَعْدَ عَامَانِکَ کے دو سجدہ شکر بجا لائے اور اگر ایک سجدہ  
 میں ان دونوں سجدوں سے اس دعا کو پڑھے تو بہتر ہے اس واسطے کہ یہ دعا حضرت امام زین العابدین  
 علیہ السلام نے اس طرح فرمائی ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ  
 وَ جَلِّ لَیْکَ وَ عَظِّمْ لَیْکَ لَوْ اِنِّیْ مُسْتَدِیْدٌ عِنْتَ فِطْرَتِیْ مِنْ اَوَّلِ الدَّہْرِ عِبْدُکَ ذُو  
 خُلُوْدٍ رُبُّوْیْنِیْکَ بِکُلِّ شَعْرِیْ فِیْ کُلِّ طَرَفِیْ عِیْنِ سَمْعِیْ اَلَا بِدِیْ مُحَمَّدٍ لِحَدَّیْکَ وَ  
 شُکْرِہِمْ اَجْمَعِیْنَ لَکُمْ مَقْصِدًا فِیْ بُلُوْغِ اَدَارِیْ شُکْرِ حَقِّیْ نِعْمَہُ مِنْ نِعْمَتِکَ  
 عَلَیَّ وَ کَوْنِیْ کَرِیْمًا مَعَادِنَ حَدِیْدِ الدُّنْیَا یَا نَبِیَّیْ وَ حَوْرَتِیْ اَرْضِہَا بِاَشْفَاقِ

اَمْسِكْ وَلَكَ اَمْسَلْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَارْتَبِ سَبْحَةَ وَجْهِكَ الَّذِي خَلَقَهُ  
 شَيْءٌ نَمُتْهُ وَبَصَرُهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَرَبِ الْعَالَمِينَ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْحَيِّ الْقَيُّومِ بَطْلُ سِرِّ  
 تِنِ رَجَبِ يَابِجِ مَرْتَبَةِ بُنْحَانَ رَبِّكَ الْوَاعِلِي وَيُحْمَدُ هَ كَمِ اور جو وقت کہ دونوں بکروں سے  
 فارغ ہو لو دوسری رکعت کے لیے اُمُّ کُرْا ہو اور سورہ حمد اور دوسرا سورہ پڑھے اور قنوت پڑھے  
 اور دعا سے قنوت مشور ہو اور اگر اس دعا کو قنوت میں پڑھے تو افضل ہے کہ قنوت میں طول دینا  
 بہتر ہے بحجت اسکے کہ وقت بہت وسیع ہے اور حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ جس شخص کا تم میں نہ دینا  
 میں قنوت زیادہ اور طولانی ہر قیامت کے دن اُسکو راحت زیادہ ہو اور ادبہ قنوت کے کتب  
 ادبہ میں حضرت ائمہؑ سے بکثرت منقول ہیں اور یہ قنوت کہ ان قنوتوں پر مختصر ہے اور حضرت امام  
 جعفر صادقؑ سے منقول ہے اگر اُسکو بجالائے تو بہتر ہے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاعْفَاؤُنَا  
 عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا لَكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ بعد اسکے قنوت میں یہ دعا پڑھے  
 اَللّٰهُمَّ اَدْعُوكَ وَقَدْ عَجَبْتُكَ وَكَيْفَ لَا اَدْعُوكَ وَقَدْ عَزَمْتُ جَنَّتَكَ فِي  
 قَلْبِي وَانْ كُنْتُ عَاصِيًا مَدَدْتُ اِلَيْكَ يَدًا بِالْذُّكُوبِ مَمْلُوءَةً وَعَيْنًا بِالرَّجَاءِ  
 حَمْدُ وَدَعَاءُ مَوْلَايَ اَنْتَ عَظِيمُ الْعُظَمَاءِ وَاَنَا سَيِّئُ الْاَسْرَاءِ اَنَا الْاَسِيءُ  
 يَدُ بَنِي الْمُرْتَدِّينَ يَجْرِمُ اِلَيْهِ لَيْقًا طَابَ لِسْتِي بِذَنْبِي لَا طَابَ لَيْتَكَ بِكُورِكَ وَلَكِنْ  
 طَابَ لِسْتِي بِجَوْرِ بَنِي لَا طَابَ لَيْتَكَ بِعُقُوبِكَ وَلَكِنْ اَمَرْتُ بِي اِلَى النَّارِ لَا خَيْرَ لِي اَلْهَمَّا  
 لِي كُنْتُ اَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ مُحَمَّدٌ رَّسُولُكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَتَيْنَاكَ بِطَاعَةٍ تَشْرُكُ  
 وَالْحَقِيصَةِ لَا تَصْرُكَ فَهَبْ لِي مَا اَبْتَدَيْتَ وَاغْفِرْ لِي مَا لَا يَصْرُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّ  
 حِمِينَ پس جو وقت کہ قنوت سے فارغ ہو لو نہ کو ع اور جو د کو بطریق مذکور بجالائے اور شہد  
 مشور پڑھے اور سب سے کہ شہد نبشت تو رک پڑھے جو کہ شہد طولانی پڑھا ستر ہے او  
 سنت ہے اگر اس شہد کو پڑھے تو مناسب ہے شہد اللہ وَاَلَا لِلّٰهِ خَيْرٌ اَلَا اَسْعَادُ رُكْبَةٍ  
 لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
 وَرَسُولُهُ يَا اَلْحَقُّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا يَدِي السَّاعَةِ وَاشْهَدُ اَنْ رَبِّيَ مُحَمَّدٌ الرَّ  
 وَّانْ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُولُ وَاَنْ عَلِيًّا وَاَلِيَّهُ مِنْ دَرَجَتِهِ لَعَمْرُكَ اَلَا اَمْسُ



كادوم الشيخ  
أبو الله الطيبي الحاج السيد  
محمد علي الطيبي الحنفي دام طاه

الجزء الأول

(الطبقات)

الطبعة الرابعة

١٨١٦ هـ - ١٩٩٥ م

حكم ٣٠٤ - ورد عن الإمام الرضا (ع) (فإذا تشهدت في الثانية) أي لتشهد الأول (فقل بسم الله وبالله والحمد لله والأسماء الحسنى كلها لله أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله أرسله بالحق بشيراً ونذيراً بين يدي الساعة) ومعلوم أنه بعدها الصلاة على محمد وآله المفصل الذي سياتي.

وقال (ع) : (فإذا صليت الركعة الرابعة فقال في تشهده بسم الله وبالله والحمد لله والأسماء الحسنى كلها لله أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله أرسله بالحق بشيراً ونذيراً بين يدي الساعة ، التحيات والصلوات الزاكيات الغايات الرايات التامات الناعمات المباركات الصالحات لله ما طاب وزكى وطهر ونمى وخلص وما خبى قلغير الله ، أشهد أنك يا رب نعم الرب وأن محمداً نعم الرسول وأن علي بن أبي طالب نعم الولي وأن الجنة حق والنار حق والموت حق والبعث حق وأن الساعة آتية لا ريب فيها وأن الله يبعث من في القبور والحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله اللهم صل على محمد وآل محمد وبارك على محمد وآل محمد وارحم محمدًا وآل محمد أفضل ما صليت وباركت وترحمت وسلمت على إبراهيم وآل إبراهيم في العالمين إنك حميد مجيد اللهم صل على محمد المصطفى وعلي المرتضى وفاطمة الزهراء والحسن والحسين والأئمة الراشدين من آل طه وإسحقين اللهم صل على نبيك الأنور وعلى حبيبك الأطول وعلى عروتك الأوثق وعلى وجهك الكريم وعلى جنبك الأوجب وعلى بابك الأدنى وعلى سبيلك والصراط، اللهم صل على المهادين المهديين الراشدين القاضيين الطاهرين الأخيار الأبرار



استدانت اعدائنا من ابداً و تكبروا

[illegible]



# الإعتقادات

في دين الإمامية

للشيخ الجليل ورئيس المحدثين

أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي

الصدوق (ره)

المتوفى سنة ٣٨١

حق الطبع محفوظة للناس

## (١٧) - باب الاعتقاد في المسألة في القبر)

قال الشيخ أبو جعفر رحمه الله:

إعتقادنا في المسألة في القبر: أنها حق لا بد منها، فمن أجاب بالصواب فاز بروح وريحان في قبره وبجنة النعيم في الآخرة، ومن لم يجب بالصواب فله نزول من حميم في قبره وتصلية جحيم في الآخرة.

وأكثر ما يكون عذاب القبر من التميمية وسوء الخلق والإستخفاف من البول وأشد ما يكون عذاب القبر على المؤمن الحق مثل اختلاج<sup>(١)</sup> العين أو شرطة الحجامه ويكون ذلك كفارة لما بقى عليه من الذنوب التي لم تكفرها الهموم والغموم والأمراض وشدة النزع عند الموت.

٢٦

فإن رسول الله صلى الله عليه وآله كفّن فاطمة بنت أسد أم أمير المؤمنين عليه السلام بقميصه بعد ما فرغت النساء من غسلها، وحمل جنازتها على عاتقه، فلم يزل تحت جنازتها حتى أوردّها في قبرها واضطجع فيه، ثم قام فأخذها على يديه ووضعها في قبرها، ثم انكب عليها يتناجىها طويلاً ويقول لها: إبتك إبتك، ثم خرج وسوى عليها التراب، ثم انكب على قبرها

(١) اختلاج العين: إضطرابه.

فسمعوه وهو يقول:

لا إله إلا الله اللهم إني أستودعها إياك، ثم  
انصرف، فقال له المسلمون: يا رسول الله صلى الله  
عليه وآله إننا رأيناك صنعت اليوم شيئاً لم تصنعه  
قبل اليوم؟

فقال صلى الله عليه وآله: في اليوم فقدت بز  
أبیطالب عليه السلام، إنها كانت ليكون عندها شيء،  
فتوثرني به على نفسها وولدها، وإني ذكرت يوم  
القيامة يوماً، وأن الناس يشيرون عراة، فقالت:  
واسوأته! فضمنت لها أن يبعثها الله كاسية، وذكرت  
ضغطة<sup>(١)</sup> القبر، فقالت: واضغطاه! فضمنت لها أن  
يكفها الله تعالى ذلك فكفنتها بقميصي واضطجعت في  
قبرها لذلك وانكبت عليها، فلقيتها ما تسأل عنها  
وإنها سئلت عن ربها، فقالت: الله ربّي، وسئلت عن  
نبيها؟ فأجابت: محمد، وسئلت عن وليها وإمامها؟  
فارتج<sup>(٢)</sup> عليها وتوقفت، فقلت لها: إبنك ابنك، فقالت:  
ولدي إمامي، فانصرفا عنها وقالا: لا سبيل لنا عليك،  
نومي كما تنام العروس في خدرها<sup>(٣)</sup>، ثم ماتت موة

(١) ضغطة القبر: تضيقه على الميت.

(٢) ارتج وارتج واسترتج على الخطيب: استغلق عليه الكلام.

(٣) الخدر بالكسر: ستر أعد للجارية البكر في ناحية البيت.

# الشَّهَادَةُ الثَّالِثَةُ الْمَقْدَسَةُ

مَعْدِنُ الْإِسْلَامِ الْكَامِلِ  
وَجَوْهَرُ الْإِيمَانِ الْحَقِّ

عَبْدُ الْحَلِيمِ الْغَزِّي

## من صيغ التشهد في الصلاة:

١٠ قال في الحقائق (ره): (أنضِلْ التشهد ما رواه الشيخ في الموثق عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا جلست في الركعة الثانية قل: بِسْمِ اللَّهِ، وبِاللَّهِ، والْحَمْدُ لِلَّهِ، وخَيْرُ الْأَسْمَاءِ لِلَّهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلَهُ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ نِعَمَ الرَّبِّ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلَهُ نِعَمَ الرَّسُولِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ فِي أُمَّتِهِ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ. ثُمَّ تَحْمَدُ اللَّهَ تَعَالَى مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ تَقُومُ فَإِذَا جَلَسْتَ فِي الرَّابِعَةِ قُلْتَ: بِسْمِ اللَّهِ، وبِاللَّهِ، والْحَمْدُ لِلَّهِ، وخَيْرُ الْأَسْمَاءِ لِلَّهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ نِعَمَ الرَّبِّ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلَهُ نِعَمَ الرَّسُولِ. التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ الطَّاهِرَاتُ، الطَّيِّبَاتُ، الزَّكَايَاتُ، الْغَادِيَّاتُ، الرَّائِحَاتُ، السَّابِغَاتُ، النَّائِمَاتُ لِلَّهِ، مَا طَلَبَ رَزْكًَا وَطَهَّرَ وَخَلَصَ وَصَفًا فَلِلَّهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، أَشْهَدُ أَنَّ رَبِّي نِعَمَ الرَّبِّ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلَهُ نِعَمَ الرَّسُولِ. وَأَشْهَدُ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا. وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَتَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ، وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا، رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ.

٤٦

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَامْنَنْ عَلَيَّ بِالْحَقِّ، وَعَافِنِي مِنَ النَّارِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِي مُؤْمِنًا، وَلَا تَرُدْ

الظالمين الأتبار<sup>(١)</sup>. ثم قل: السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام على أنبياء الله ورسله، السلام على جبرئيل، وميكائيل، والملائكة المقربين، السلام على محمد بن عبد الله صلى الله عليه وآله خاتم النبيين، لأنبيء بعده، والسلام علينا وعلى عباد الله الصالحين. ثم تسلم<sup>(٢)</sup> (٣).

ملاحظة:

هذا هو التشهد الذي رواه شيخ الطائفة الطوسي (ره) في تهذيبه، وشيخنا الحر (ره) في وسائله، وأشار إليه شيخنا صاحب الجواهر (ره) بقوله الذي تقدم ذكره حيث قال: ولعله بذلك يتم الاستدلال أيضا بخبر أبي بصير الطويل ... ، وقد قال عنه صاحب الحدائق (ره) كما مر عليك قبل قليل، وغيره من الفقهاء (ره): «أنه أفضل التشهد».

وقريب من هذه الصيغة ما ذكره الشيخ الصدوق (ره) في الفقيه من جهة المعاني والعبارة وإن كان التشهد المشار إليه ينحصر أنحصراً، وقد ورد فيه السلام على الأئمة عليهم السلام تضييحا:

(... السلام على محمد بن عبد الله خاتم النبيين، السلام على الأئمة الراشدين المهديين<sup>(٤)</sup>).

٢٠ ومن التشهد الأفضل الذي ذكره صاحب الحدائق (ره): تشهد آخر، أنقل لك أيها المحب بعضاً من عباراته الشريفة التي تؤيد المعنى الذي ذكره السيد أحمد المستبسط (ره): (... أنشهد أنك نعم الرب، وأن محمداً صلى الله عليه وآله نعم الرسول، وأن علي بن أبي طالب عليه السلام نعم المولى ...) (٥)، إلى أن يقول عليه السلام في هذا التشهد الشريف: (اللهم صل على محمد المصطفى، وعلى المرتضى، وفاطمة الزهراء، والحسن، والحسين).

(١) تبارأ: هلاكاً.

(٢) المراد التسليم الذي يُختم به الصلاة.

(٣) عن الحدائق الناضرة ج ٨ ص ٤٠٠ و ٤٠١.

(٤) عن الفقيه ج ١ ص ٣١٩.

(٥) عن الحدائق الناضرة ج ٨ ص ٤٠١.

کتاب مسنطاب

مِصْبَاحُ الْمُنْهَجِدِ

و  
سِلَاحُ الْمُنْعَبِدِ

الشَّيْخُ الطَّائِفَةُ النَّيْسُ مَذْهَبُ الْإِمَامِيَّةِ  
أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الطُّوسِيِّ  
جَلِيلِ الْقَدْرِ عَظِيمِ الْمَنْزِلَةِ قَدْسِ الْمَنَاسِكَةِ

حَاجِ الْمَوْئِدِ عَبَّاسِ فُلَيْحِي خَا  
١٣١٣ هـ ذُو الْحِجَّةِ الْحَامِدِ

انتشارات:

مطبع علمي مشهد الرضا عليه السلام ايران

کلی فتنے کا قیدی ہو

پس مانی بچہ و مکتوب لبا  
اقل القوی

حج

[illegible]

دَعَا دُنَيْتَهُ وَاصْطَفَى مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ أَمَّا عَلَى مَا شَاءَ فَدَعَا  
ثُمَّ تَخَرَّجُوا وَقَالُوا لَا أَهْلَ التَّوْبَةِ وَأَهْلَ الْمَغْفِرَةِ بَابُ مَا رَجِمَ  
أَنْتَ أَهْلُ مَقْتِ بِنْتِ رَجِيٍّ وَأَبِي مِنْ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ أَجْمَعِينَ أَيْ لَيْسَ بَعْضُ أَحَادِثِهِ  
عِلَالًا عَنِ مَرْحُومَاتِهِ وَفَدَّ كَثْرَتِ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ عَنْ مَرْفُوعِهِ  
إِلَى الْفَرْضِ بَعْدَ أَنْ يُؤْذَنَ وَلَيْسَ عَلَى مَا صَفَى ذِكْرَهُ وَتَنْفِخِ الصَّلَاةِ عَلَى مَا ذَكَرَهُ  
بِسَبْكِهَا وَتَخَرُّجِهَا مِنَ الْفَرْضِ أَيْ فِي الظُّهْرِ مَا شِئْتَ مِنَ التَّوْبَةِ وَأَهْلُهَا  
أَمَّا زَيْنُهَا فِي الْأَوَّلَى فِي الثَّانِيَةِ فَلَمْ يَوَالِهَا أَحَدٌ نَادَا صَلِّتِ رَكْعَتَيْنِ  
بَعْدَ الْفَرَائِضِ مِنْ بَيْتِكَ بِالتَّكْبِيرِ عَلَى مَا صَفَى مِنْ جَمِيعِ الْبَلَاءِ بِمَا ذَكَرَهُ  
ثُمَّ نَعُودُ إِلَى الثَّلَاثَةِ نَعُولُ (يَحْمِلُ اللَّهُ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ) وَنَعُولُ الْحَمْدَ  
وَنَحْمِلُ عَلَى الرُّكْعَتَيْنِ أَنْ يَشِئْتَ بَدَلًا مِنْ ذَلِكَ عَشْرَ نَحَاتٍ نَعُولُ (يُحْيِي اللَّهُ  
وَيَحْمِلُ إِلَيْهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَنْتَ تَحْمِلُ فِي ذَلِكَ فَإِذَا جَلَسْتَ  
لِلشَّهَادَةِ فِي الرَّابِعَةِ عَلَى مَا وَصَفْنَا فَلَمْ يَسْمَعْ اللَّهُ وَيَا لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
وَالْأَسْمَاءُ الْمُحْسَنَى كُلُّهَا لِلَّهِ أَشْهَدُ إِلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدًا لَا شَرِيكَ  
لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
بِالْهُدَى وَبِالْبَيِّنَاتِ عَلَى الَّذِينَ كُنْهُمْ كُلُّهُمْ وَأَوْكِرُهُ الْمُسْرُكُونَ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الْغَايَةِ الْغَايَةِ الْغَايَةِ الْغَايَةِ الْغَايَةِ الْغَايَةِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الْغَايَةِ الْغَايَةِ الْغَايَةِ الْغَايَةِ الْغَايَةِ الْغَايَةِ  
وَحْدًا لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
بِالْهُدَى وَبِالْبَيِّنَاتِ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْيَوْمَ خَيْرٌ وَأَنَّ النَّارَ خَيْرٌ وَأَنَّ السَّاعَةَ  
أَيْتُهُ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ فِي الرَّبِّ وَأَشْهَدُ  
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ الرَّسُولِ وَأَنَّ عَلِيًّا نَعِيمُ الْوَلِيِّ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا عَبْدُ الرَّسُولِ



سلسلة مصادر بحار الأنوار - ١



# الفقيه

المنسوب للإمام الرضا عليه السلام

والمشهور بـ (فقيه الرضا)

محقق

نور محمد بن أبي طالب عليه السلام لإختار التراث

مؤيد عالمي الأديب الرضا عليه السلام

ثم اركع وقل في ركوعك مثل ما قلنا.

فإذا تشهدت في الثانية فقل: بسم الله وبالله، والحمد لله، والأشهاد الحسن كلها لله، أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، أرسله بالحق بشيراً ونذيراً بين يدي الساعة. ولا تزياد. على ذلك.

ثم انفض إلى الثالثة وقل إذا نهضت: بحول الله وقوته أقوم وأقعد.

واقرا في الركعتين الأخيرتين: إن شئت - (الحمد) وحده، وإن شئت سبحت ثلاث مرات، فإذا صليت الركعة الرابعة فقل في تشهدك:

بسم الله وبالله، والحمد لله، والأشهاد الحسن كلها لله، أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، أرسله بالحق بشيراً ونذيراً بين يدي الساعة، التحيات لله، والصلوات الطيبات الزاكيات، الغادات الرانحات، الثمات<sup>٢</sup> الناعديات، المباركات الصالحات لله، ما طاب وزك، وظهر ونما، وخلص فله<sup>٣</sup>، وما خبت فله<sup>٤</sup>.

أشهد لك: نعم الرب، وأن محمداً نعم الرسول، وأن علياً<sup>٥</sup> نعم المولى، وأن الجنة حق، والنار حق، والموت حق، والبعث حق، وأن الساعة آتية لا ريب فيها، وأن الله يبعث من في القبور<sup>٦</sup>.

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله، اللهم صل على محمد وآل محمد، وبارك على محمد وآل محمد، وارحم محمد وآل محمد، أفضل ما صليت وباركت وترحمت وسلمت على إبراهيم وآل إبراهيم في العالمين إنك حميد مجيد<sup>٧</sup>.

١- في نسخة «عز».

٢- في نسخة «ش»: زيادة: «الله»، والظاهر أنه اشتباه. لأن المقصود هو سورة الحمد.

٣- في نسخة «عز»: «الناعديات».

٤- ليس في نسخة «عز».

٥- في نسخة «عز»: «علي بن أبي طالب».

٦- الفقيه ١/٢٠٩، المقنع ٢٩، التهذيب ٢/٣٧٣ باختلاف في الفاظه من «فإذا تشهدت في الثانية».

٧- التهذيب ٢/٣٧٣ باختلاف يسير.

تا گردد تعین نشانی ایدل  
مشکل که شهود حق توانی ایدل  
خواهی که بزی راه به سر منزل او  
میرد به نشان بی نشانی ایدل

# نشان از بی نشانها

## جلد دوم

شرح حال و کرامات و مقالات و طریقه  
سیر و سلوک عرفانی عارف ربانی  
و مقتدای اهل نظر مرحوم حاج شیخ حسنعلی اصفهانی قدس سره

مؤلف : علی نقی اصفهانی

می‌رود از عذاب آتش جدائی از اهل بیت می‌باشد.

و دعای دیگر: ... رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا  
یعنی: «پروردگارا رحمت خود را به ما عطا فرما و در کار ما رشد و اصلاح مقرر  
کن.»

و بهتر است در قنوت این دعا را که از حضرت امیرالمؤمنین و ولی  
رَبِّ الْعَالَمِينَ و مقتدای اهل ایمان و دین مروی است بخوانند وَاللّٰهُ نُوْرٌ  
ظَاهِرٌ بِطَاعَتِكَ وَ بَاطِنٌ بِمُخَابَاةِكَ وَ قَلْبِي بِمَغْفِرَتِكَ وَ رُوْحِي بِمُشَاهَدَتِكَ وَ  
بِزِي بَاسْتِقْلَالِ اتِّصَالِ حَضْرَتِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ، خداوندان نورانی  
گردان ظاهر مرا به بندگی خودت و باطن مرا به دوستی خود و قلب مرا به  
شناسائی خود و روح مرا به دیدار خود و هستی مرا متکی به حضرت خود  
قرار ده ای صاحب جلال و کرامت.

۶۴

در تشهد و تسلیم مستحب است دو زانو بشیند دستها را بر رانها گذاشته  
و انگشتانرا بهم چسبانید، و به کنار خود نظر کند و بگوید «بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ،  
یعنی به نام خدا و به توفیق او» وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، ثناء و حمدها همه از آن خداست  
وَ خَيْرُ الْأَسْمَاءِ لِلّٰهِ، و بهترین نام خدا راست و أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، شهادت  
می‌دهم به اینکه معبودی و مرجوعی به جز خداوند نیست. «وَحْدَهُ» در  
حالی که یکتا و منفرد است «لَا شَرِيكَ لَهُ» که او را نه در عبادت نه در خلق نه در  
افعال نه در صفات شریکی نیست.

و هو الفرد اصل معرفتش  
عقل از گنه ذاتش آگه نی

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ صفتش  
شرک را سوری و حدش ده نی

## هشتم در راه کبریا و جلال      شرکت نالاین و شریک معالی

«وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ» یعنی: «شهادت می دهم که محمد (ص) بنده و فرستاده خداوند است. برخی از علمای گفته اند اگر پس از شهادت به رسالت حضرت محمد (ص)، شهادت سومی بر ولایت امیرالمؤمنین علی علیه السلام که «وَأَشْهَدُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا وَلِيُّ اللَّهِ» می باشد به قصد نیمن و تزکی گفته شود نه تنها خللی در حاکمیت ندارد بلکه موجب کمال آن باشد و معنای آنه گواهی می دهم که امیرالمؤمنین علی علیه السلام ولی خداوند است.

و از حضرت امام صادق ص فرمود: «وَصَلَاةُ عَلَيْهِ رَوَايَتٌ شَدِيدَةٌ» است که حضرتش فرمود: «مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَلْيَقُلْ عَلِيٌّ وَلِيُّ اللَّهِ» یعنی: هر کس که خدای را به یکتایی و توحید یاد کرده و محمد را رسول و فرستاده خدا می گوید، باید که پس از آن به ولایت علی بن ابیطالب (ع) نیز لب بگشاید.

در کتاب مصباح المجالس صفحه ۱۲۲ تألیف شمس الراغبین مولانا مولوی سید ظفر حسن حامد آمده است که: کلمه مبارکه «أَشْهَدُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا وَلِيُّ اللَّهِ» داخل اذان بوده است. بعد می نویسد ابواللیث هروی در ریاض الصادقین چنین می نویسد: در حین حیات حضرت رسول خدا (ص) پنج بار در مدت ششماه یا نه ماه اتفاق این مثال افتاد و روضه را از این جا دست داده که این الفاظ را در اذان و اقامه می گویند اما نمی دانستند که آن حکم منسوخ شده است که مشایخ صحابه هرگز آنرا در زمان خلافت خود در اذان و اقامه نگفته اند بلکه اگر احدی جرأت این امر کردی حضرت عمر فاروقی او را به تادیب شدید می گرفت.

هَذَا كِتَابُنَا يُطَقُّ بِالْحَقِّ ط

أَيُّهَا الْمَلَائِكَةُ

الْإِمَامَةُ وَالْوَكِيلَةُ

الْمُؤَلَّفُ :

استاذ الفقه في النجف ومشهد آية الله العظمى  
عَلَيْهِ السَّلَامُ الرَّضَا الْبَاقِرُ النَّجَافِيُّ

الأولوية . ولا مناص عن اتحاد المعنى فى المقدمة وذبيها . والى  
 ذلك أشار ابن الجوزى فى التذكرة ( ص ٢٠ ) والحافظ ابو الفرج  
 الاصفهاني فى كتابه ( مرج البحرين ) وابن طلحة الشافعى فى مطالب  
 السؤل ( ص ١٤ ) وغيرهم من اعظم القوم .

٢- قوله ( ص ) ذيل : (( اللهم والى من والاه وعاد من عاداه  
 وانصر من نصره واخذل من خذله )) .

فهل هذا الدعاء على اطلاقه من الساحة المقدسة النبوية يلائم  
 مع المولوية بأى معنى غير الاولوية والولاية ؟ وهلا يقتضى العصمة  
 التى هى اساس الولاية والامامة ؟

وهل الموالاة العامة والنصرة المطلقة له ( ع ) اللازمة على جميع  
 الأمة . بحيث يشمل المتخلف والمتهاون سخط الله ورسوله . ودعوة  
 رسول الله ( ص ) عليه بالخذلان ومعاداة الله تعالى له . تناسب غير  
 الاولوية المطلقة اللازمة للامامة والخلافة أو المتحدة معهما ؟

وهل ينكر هذا الذيل . مع تصحيح جماعة كثيرة من الاعلام  
 له وتقويتهم له والاعتراف بصحته ؟ فراجع ما أشرنا اليه من كلمات القوم  
 حول سند الحديث .

٣- قوله ( ص ) : (( أيها الناس بما تشهدون ؟ قالوا : نشهد أن  
 لا إله الا الله قال . ثم مَه ؟ قالوا : وأن محمداً عبده ورسوله . قال  
 فمن وليكم ؟ قالوا : الله ورسوله مولانا . ثم ضرب بيده الى عضد على  
 ( ع ) فأقامه فقال : من يكن الله ورسوله مولاه فان هذا مولاه . ونسى  
 لفظ آخر ( ثم قال : أيها الناس ان الله مولاي وأنا مولى المؤمنين وأنا

أولى بهم من أنفسهم ، فمن كنت مولا فهذا مولا ) يعنى علي  
فالمولوية المطلقة التى يجب الاشهاد بها فى حد الشهادة  
بالتوحيد والرسالة ويجب تصديقها والايمان بها فتكون الشهادة  
بالولاية شهادة ثالثة تالية للشهادتين ملازمة معهما .

هل تكون بغير معنى الاولوية المطلقة الملازمة أو المتحدة مع  
الامامة والخلافة ؟ ألا يدل قوله (ص) : ( وأنا مولى المؤمنين وأنا  
أولى بهم من انفسهم ) على اتحاد معنى المولى وكونه أولى بهم من  
انفسهم .

٢- قوله (ص) : ( الله أكبر على اكمال الدين واتمام النعمة  
ورضى الرب برسالتى والولاية لعلى بن ابيطالب ) وفى لفظ آخر: ( الله  
أكبر على اتمام نبوتى وتمام دين الله بولاية علي بعدى )  
فأى معنى تراء اولاية على بن ابيطالب (ع) التى جعلت نوى  
سياق الرسالة و ردیفها ، كما اكمل بها الدين وحصل بها تمام النعمة  
ورضى الرب ؟ أليست هى الامارة والامامة والخلافة ؟ أليست هذه  
خلاصة قوله (ص) : من كنت مولا فعلى مولا ؟

ألا تكون قرينة على ارادة الأولوية بأنفسهم والولاية المطلقة من  
لفظ المولى ؟

٥- قوله (ص) قبل بيان الولاية : ( كأنى دعيت فأجبت ) وأمثاله  
من العبارات المروية عنه (ع) ، طرقتها العديدة فانه يدل على انه بقى  
من تبليغه مهمة يخاف أن يذكره الأجل قبل تبليغها ، ومن البداهة  
أنها ولاية على بن ابيطالب عايه السلام ، لأنه (ص) لم يبلغ بعد قوله





سوال: (۳۳) کیا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ جہاں میوزک و موسیقی کی آواز نہ آتی ہو صحیح ہے؟  
 جواب: ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ جہاں آلات لود و لعب میوزک وغیرہ استعمال ہو رہا ہو اور  
 کے کانوں تک آواز پہنچے تو باطل ہے اور اگر نماز کے شروع کرنے کے بعد سکوت شروع ہو  
 اگر کان بھی اسکی طرف متوجہ ہو کر نہ سنے تو نماز صحیح ہے، لیکن اگر نماز کے شروع کرنے سے پہلے  
 ہی سے گاہن چاہا ہو اور آواز نہ آتی ہو تو امکانی صورت میں دوسری جگہ نماز پڑھے۔

## نماز کے متفرقہ مسائل

سوال: (۳۵) کب مت کی تعریف کیا ہے اور شہادت ثلاثہ کا حکم کیا ہے؟  
 جواب: بدعت یعنی کسی چیز کو کہ جو جہاں نہ ہو بسوا ایک امر دین کے عنوان سے دین کی  
 داخل کرنا اور اس پر عمل کرنا، لیکن جو دین و اقامت میں شہادت ثلاثہ ایک امر مستحب ہے  
 البتہ بدعتوں ذکر مطلق، چرکہ شہادت ثلاثہ قول علامہ مجلسی باسرافت ذکر ہے اور آذان  
 مت یا نماز میں اس کا کہنا باطل ہے اسی مسئلہ کا بدعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔  
 سوال: (۳۶) آذان و اقامت میں حضرت علی کی ولایت کی شہادت کس قصد سے دی جائے  
 کیا تشہد میں حضرت رسول اکرم کی نبوت کے بعد شہادت ولایت بھی کہا جائے تو کیا  
 جواب: جس طرح توضیح المسائل کے مسئلہ ۹۳۸ میں لکھا گیا کہ شہادت ولایت آذان و اقامت  
 کا جز نہیں ہے لیکن بھر ہے کہ بعد قریبہ کہا جائے اور نماز کے تشہد کو اس طرح پڑھا جائے  
 طرح توضیح المسائل میں تحریر ہے۔

سوال: (۳۷) صبح کی نماز کب اور کس وقت قضا ہوتی ہے؟  
 جواب: جس وقت قرص آفتاب نماز گزار کے افق میں دکھائی دے قضا ہو جاتی ہے۔

# مِنْهَاجُ الصَّالِحِينَ

لِلْعِبَادِ

فَتَاوَى

مَرْجِعُ السُّلَيمِيَّةِ الْحُزَّةِ الْعَلِيَّةِ

السَّيِّدِ الْبَاقِي الْمَوْجُودِ الْخَلْقِ

الثاني : الداخل في الجماعة التي أذنوا لها وأقاموا وإن لم يسمع .

الثالث : الداخل إلى المسجد قبل تفرق الجماعة، سواء صلى جماعة إماماً، أم مأموماً، أم صلى منفرداً بشرط الاتحاد في المكان عرفاً، نعم كون إحداهما في أرض المسجد، والأخرى على سطحه يشكل السقوط ويشترط أيضاً أن تكون الجماعة السابقة بأذان وإقامة، فلو كانوا تاركين لها لاجتزائهم بأذان جماعة سابقة عليها وإقامتها، فلا سجوط، وأن تكون صلاتهم صحيحة فلو كان الإمام فاسقاً مع علم المأمومين به فلا سقوط وفي اعتباره كون الصلاتين ادائيتين واشترائهما في الوقت، اشكال، والأحوط الاتيان حينئذ بهما برجاء المطلوبة، بل الظاهر جواز الاتيان بهما في جميع الصور برجاء المطلوبة، وكذا إذا كان المكان غير مسجد .

الرابع : إذا سمع شخصاً آخر يؤذن ويقيم للصلاة إماماً كان الآتي بهما، أو مأموماً، أم منفرداً، وكذا في السامع بشرط سماع تمام الفصول وإن سمع أحدهما لم يجز عن الآخر .

## الفصل الثاني

فصول الأذان ثمانية عشر الله أكبر أربع مرات، ثم أشهد أن لا إله إلا الله، ثم أشهد أن محمداً رسول الله، ثم حي على الصلاة، ثم حي على الفلاح، ثم حي على خير العمل، ثم الله أكبر، ثم لا إله إلا الله كل فصل مرتين، وكذلك الإقامة، إلا أن فصولها أجمع مثنى مثنى، إلا التهليل في آخرها فمرة، ويزاد فيها بعد الحيعلات قبل التكبير، قد قامت الصلاة مرتين، فتكون فصولها سبعة عشر . وتستحب الصلاة على محمد وآل محمد عند ذكر اسمه الشريف . وإكمال الشهادتين بالشهادة لملي (ع) بالولاية وإمرة المؤمنين في الأذان وغيره .

جلد اول

# مجموع المسائل

فقیہ اہل بیت عصمت حضرت آید اللہ العظمیٰ  
آقای حاج سید محمد رضا کلنایکانی مدظلہ العالی

(جمع)

## تشهد

س ۲۰۴- حضرت رسول اکرم صلی الله علیه وآله وسلم در زمان صلوات در تشهد را بهمین کیفیت بضمیمه (و آل محمد) می خوانده است یا نه؟

ج- بلی بهمین نحوی خوانده اند. در عبارتی از انصار نقل می کند که حضرت در تشهد می گفتند: (اللهم صل علی محمد و آل محمد).

س ۲۰۵- هرگاه در حال نشستن برای خواندن تشهد سرزانو یا وسط قلم یا بواسطه ناهمواری بودن زمین یا ضخیم بودن لباس، به زمین نرسد و مثلاً باندازه یک بند انگشت یا کمتر، از زمین فاصله داشته باشد اشکال دارد یا نه؟

ج- با فرض صدق جلوس، مانعی ندارد.

س ۲۰۶- بعضی از وقایع پاکتاف بیان می کنند که در احتجاج طبرسی روایت ناسم چین ساویه از مصورین صلوات علیهم اجمعین ماثور است که (اذا قال بعد کم لا اله الا الله محمد رسول الله فليقل علی امیر المؤمنین علیه السلام) و ایضا

در بحار باب مناقب النبی والمرتبة حالات امام ششم، ابو صیر از حضرت صادق علیه السلام نقل کرده که هر تشهد بگویند (شهد ان ربی نعم الرب وان محمداً نعم الرسل وان علیاً واولاده نعم الاوصیاء) حال خواندن این تشهد، در نماز چه صورت دارد؟

ج- تشهد بلی بصیر در عمرة النبی مذکور است به همان نحو بخوانند و چون مسئله فرمات فرعونیه بکفرین، زائد بر آنچه در رسائل عملیه مذکور است نخوانند.

## سلام نماز

س ۲۰۷- شخصی سلام نماز را در اموش نمید و بدون متانی بلا فاصله داخل در نماز دیگر شد حکمش چیست؟

ج- احوط آنست که نماز دوم را قلع کند و بنشیند و سلام نماز اول را بدهد و نماز را احتیاطاً اعاده نماید و پس از آن نماز دوم را بخواند.

س ۲۰۸- تکرار سلام، مبطل نماز است یا نه؟

# صراط النجاة

في أجوبة الاستفتاءات

لسماحة آية الله العظمى آية الله الفقيه العبد والمجاهدين

السيد أبو القاسم الموسوي الخوئي "قدس سره"

مع تعليقات وملاحظات لسماحة آية الله العظمى

الميرزا الشیخ هادي التبريزي

"دام ظلّه النوار"

مجلد 81 = 11

جواب سوال نمبر 240

الجزء الثاني

سؤال ٢٣٧: شخص جرت طريقته على التسليم بعد تشهد الركعة الثانية، بنه لا استحباب بالنحو الذي يكمل فيه الركعتين الآخرين بعد ذلك جهلاً منه بالحكم، فهل يحكم ببطلان صلاته، علماً بأنه غافل تماماً عن السؤال عن الحكم، لاعتقاده بمشروعية التسليم مرتين في الصلاة الثلاثية والرابعة؟

الخوئي: صلاته محكومة بالبطلان.

سؤال ٢٣٨: لو أن شخصاً دخل الجماعة والامام رافع، لكنه ركع وعندما وصل الى حد الركوع تبين له أن الامام رفع رأسه من الركوع قبل وصوله الى الركوع، فهل ينفرد أم تبطل صلاته لتركه القراءة؟  
الخوئي: تبطل صلاته.

سؤال ٢٣٩: هل يعتبر الطمأنينة في القيام الركني المتصل بالركوع؟ مع العلم أنه ورد لكم تعليقة على العروة بأنه لا يعتبر؟ فهل يصح الاعتماد عليها؟  
الخوئي: نعم يصح الاعتماد عليها.

سؤال ٢٤٠: من يذكر في كل تشهد في الصلاة، بعد الشهادة بالوحدانية والرسالة، الشهادة لعلي عليه السلام بالولاية، هل يحكم ببطلان صلاته، لو كان ذلك منه جهلاً بالحكم، واعتقاداً بلزومها أو استحبابها، أم تصح تلك الصلاة؟

الخوئي: إذا كان معتقداً بصحة الصلاة معها، صحت ولا إعادة عليه فيها.

سؤال ٢٤١: إذا قال المصلي في ركوعه «سبحان ربّي الأعلى وبحمده» بدل «سبحان ربّي العظيم وبحمده» عمداً، وقال في سجوده ذكر الركوع هل تصح صلاته؟



# شناخت امیر المؤمنین

تالیف:

سید عباس قمر بنی ہاشمی

چاپ دوم

۱۳۸۲



تہران - انتشارات آزاداندیشان

ملکه مستحبه است و شهادت بولایت در اذان و اقامه در این سرایچه شده است. این  
شبهه است واجب است. در تشهد نماز نیز واجب است که اسنان بولایت امیرالمؤمنین  
علیه السلام که قریضه الهی است شهادت بدهد.

با استمداد از حضرت باب الحوائج قمر بنی هاشم صلوات الله و سلامه علیه با  
معن این مصنف از کتاب حیره در حدیث درستی می باشد.  
کمتر موارد موجه قرار می گیرد می پردازیم.

### (۱۰۶) غیرت العباسیه

حجة الاسلام والمسلمین آقای حاج سید باقر موسوی گلپایگانی، فرزند مرحوم  
آیت الله العظمی آقای حاج سید محمد رضا گلپایگانی، در تاریخ ۱۳۷۳ ش.  
الحرم ۱۴۱۴ ق برابر ۲۹ فروردین ۱۳۷۳ ش. از حجة الاسلام رضوانی نمانده  
شیراز نقل کردند که گفت: من به خواندن صلوات خواجه نصیرالدین طوسی  
مداومت داشتم. شبی در رویا حضرت محاتم الانبیا محمد بن عبدالله علیه السلام را در  
خواب دیدم. حضرت فرمودند: صلوات را بخوان. خواندم. حضرت فرمودند:  
درست نیست! چند مرتبه دیگر خواندم. ولی پس از اتمام هر یک باز می فرمود:  
درست نیست! عرض کردم چرا درست نیست؟

فرمود: بعد از کلمه «و الفجاءة الحسینیه» بگویند: «و الفیره العباسیه».

بنده با نقل این روایات صادق می خواهم عرض کنم خیلی چیزها است که به ما  
نرسیده است. شما در کدام یک از نسخه های که این روایت را به ما رسانده است  
«و الفیره العباسیه» را دیده اید؟! ولی واقعاً این فقره جزء زیارت بوده ولی بنا به دلالت  
نامعلومی به ما نرسیده است. از این نمونه ها در فقه و تاریخ بسیار زیاد می باشد.

### (۱۰۷) نماز واجب توقیفی

بعضی ها اصول فقهی فکر نمی کنند. در حالی که ما از اصول فقه بعد از آنکه  
فکر کردن برای استنباط احکام شرعی استفاده می کنیم. ولی ما هم می دانیم نماز  
واجب توقیفی است. ما هم می دانیم پیامبر علیه السلام فرمودند: نماز بگذارید همانطور که

الحاق اول من

من نماز می گذارم. «صلوا كما رأيتموني أصلي»

در نتیجه بنده با توجه به اصل قطع و یقین شهادت به ولایه امیر المؤمنین علی علیه السلام را در حال حاضر که شرایط تقیّه بر داشته شده است واجب شرعی می دانم و این بحث مختصر را با نقل تشهد مروی از مولانا جعفرین محمد الصادق علیه السلام به پایان می برم.

(۱۰۸) تشهد نماز از لسان امام صادق علیه السلام

ويستحب أن يؤدّى في التشهد ما نقله أبو بصير عن الصادق علیه السلام و هو: بسم الله و بالله و الحمد لله و خير الأئمة كلها إليه. أشهد أن لا إله الا الله و خذ: لا شريك له و أشهد أن محمدًا عبده و رسوله. أرسله بالحق نبيرًا و نذيرًا بين يدي الساعة و أشهد أن ربي نعم الرب و أن محمدًا نعم الرسول و أن عليًا نعم الوصي و نعم الإمام. اللهم صل على محمد و آل محمد. و ثقّل شفاعته في أمّتي و أرفع درجته عندك يا ذا الجلالين.

مستحب است که اضافه بشود در تشهد آنچه که ابوبصیر از امام صادق علیه السلام نقل کرده است که تشهد مذکور می باشد.

توحید و نبوت و امامت

هر سه در گفتن یک علی و لم ی الله است

(۱۰۹) ثواب لعن دشمنان اهل بیت علیهم السلام

قبل از قسمت پایانی این کتاب لازم می دانم یک روایت در اهمیت مسئله تبری از قول مولانا و پیوند حضرت جعفرین محمد الصادق علیه السلام و سلامه علیهم نقل کنم. <sup>(۱)</sup> نقلاً عن مکمال المکارم و ما یبدل أن اللعن علیهم (بنی امیه) و علی سائر أعداء الانتم من أقسام نصره الأمام بالان ما فی تقسم الامام الصکری علیه الصلوة و السلام أنه قال رجل للصادق علیه السلام: یا بن رسول الله صلی الله علیه و آله انی عاجز ببدن عن نصرتکم و لست أملك إلا البرائة من أعدائکم و اللعن علیهم! فکیف حالی؟ فقال له الصادق علیه السلام: حدّثني امی عن امیة عن جدّه رسول الله صلی الله علیه و آله قال: من ضعف عن نصرتنا أهل البيت و لمن فی خلواته أعداءنا بلغ الله صوته جمیع الأملاک من الثری الى الثری فکلّمنا لعن هذا الرجل أعداءنا لعناً ساعیه فمعلوا